



چودھویں صدی ہجری کی ایک عظیم شخصیت

مترجم:
محمد یوسف صاحب

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک
Alahazrat Network

تبیلیحی اشاعت

مکتبی جہت مغوثیہ کی

مکتبہ

مکتبہ طبرستان

مکتبہ طبرستان

مکتبہ طبرستان

مکتبہ طبرستان

مکتبہ طبرستان

مکتبہ طبرستان

مکتبہ طبرستان

مکتبہ طبرستان

مکتبہ طبرستان

مکتبہ طبرستان

مکتبہ طبرستان

مکتبہ طبرستان

مکتبہ طبرستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

چودھویں صدی ہجری

کی

تبلیغ سلسلہء اعتبار

ایک عظیم شخصیت

عظیم البرکت اعلیٰ حضرت اجماعہ صانان بریلوی عہد ستر

مختار
محمد یوسف صاحب

نئی دہلی

مقدمہ حضرت شیخ الحدیث پیر بریلوی
امام اہل سنت و جماعت

مکتبہ دارالافتاء دارالحدیث بریلوی

ناشر

مکرمی جماعت غوثیہ غوثیہ سٹرک ۳۵۵ راق آباد فیصل آباد

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

نام کتاب ————— چودھوی مدنی جبری کی ایک نظمِ شخصیت
مصنف ————— محمد پروفیسر مبارک
گورنمنٹ کالج سمن آباد فیصل آباد
تعداد ————— ایک ہزار
تاریخ شایعہ ————— ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ جوئی ۱۹۸۲ء
پریم ————— دہلے غیر بحق، راکین دسمالزین

ملنے کے پتے

پیر سید محمد حسین شاہ صاحب بنامی
بخاری کتب خانہ کی نمبر ۱۰ گلس پرنسپل آباد
مدار شاہ دفتر مرکزی صدر ہاؤس خوشیہ
غوثیہ سٹریٹ نمبر ۳۰، فلاح پرنسپل آباد

یہ حضرات ایک روپہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر حاصل کریں۔

یہ کتاب خریدنا اور فروخت کرنا اخلاقی اور قانونی مجرم ہے

... in Bosnia-Herzegovina
...
...
1371

انتساب

امام اسد رضا خاں ہی کے نام — جنہوں نے
دولت کے لئے کدوں میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کی شمع روشن کی — اور اپنے تہذیبی کارناموں کے
ذریعے برصغیر کو سپانہ کے سے خوفناک انجام سے
بچالیا !

ترتیب

| نمبر | عنوان | صفحہ | نمبر | عنوان | صفحہ |
|------|-------------------------|------|------|-------------------------|------|
| ۸۳ | مبانی پرگرام | ۲۱ | ۵ | بسم اللہ | ۱ |
| ۸۷ | نعت گوئی | ۲۲ | ۶ | امام احمد رضا خان | ۲ |
| ۱۰۲ | دعائی زندگی | ۲۳ | ۷ | غلامی حالات | ۳ |
| ۱۰۶ | عادات و فضائل | ۲۴ | ۸ | بچپن | ۴ |
| ۱۰۹ | اقوال و ذریعہ | ۲۵ | ۹ | تعلیم | ۵ |
| ۱۱۰ | خلیہ مبارک | ۲ | ۱۰ | عالمی زندگی | ۶ |
| ۱۱۰ | لباس مبارک | ۲۶ | ۱۱ | پہلو سفر ج | ۷ |
| ۱۱۰ | سفر آخرت | ۲۷ | ۱۲ | دوسرا سفر ج | ۸ |
| ۱۱۲ | صایا شریف | ۲۸ | ۱۳ | علمائے کرام معتمد | ۹ |
| ۱۱۳ | آخری خطبہ | ۲۹ | ۱۴ | علمائے مدبر منورہ | ۱۰ |
| ۱۱۵ | آخری تحریر | ۳۰ | ۱۵ | دیگر مالک کے علماء | ۱۱ |
| ۱۱۶ | آخری خط | ۳۱ | ۱۶ | مدیر منورہ میں محضری | ۱۲ |
| ۱۱۹ | ضیغہ رضا | ۳۲ | ۱۷ | تہذیب و احیائے اسلام | ۱۳ |
| ۱۱۹ | خلفائے کرام | ۳۳ | ۱۸ | تعلیم و تالیف | ۱۴ |
| ۱۲۱ | تلاذہ | ۳۴ | ۱۹ | ترجمہ قرآن پاک | ۱۵ |
| ۱۲۱ | زبان خلق نقد خدا | ۳۵ | ۲۰ | فہرست کتب امام احمد رضا | ۱۶ |
| ۱۲۶ | امام احمد رضا پر کتابیں | ۳۶ | ۲۱ | جامع العلوم | ۱۷ |
| ۱۲۷ | انہدات و رسائل | ۳۷ | ۲۲ | سیاسی بصیرت | ۱۸ |
| ۱۲۷ | تحقیقی و تہلیلی ادارے | ۳۸ | ۲۳ | دینی حکمت | ۱۹ |
| ۱۲۷ | ماخذ و مرجع | ۳۹ | ۲۴ | تحریر پاکستان | ۲۰ |

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چودھویں صدی ہجری کے عظیم مجدد

امام احمد رضا خاں

ہمسایہ حادثاتی حالتوں نے غلو سپاہیہ میں پوری کامیابی کے ساتھ وار کیا اور ایک منظم پروگرام کے تحت وہاں مسلمانوں کی سرکوبیت کو ختم کیا۔ انیس سو تیس میں لڑایا۔ وہاں کے میرپنوں اور میرصادقوں کو علیحدہ کر اسلامی ریاست کو ختم کیا۔ وہاں کے مسلمانوں کو زیر ہستی کیساتھ بنایا اور اس ٹکڑے کے انتظام پر وہاں کے خاندان کو بھیرو دم کی نذر کر کے گرفتار کر لیا۔ اہل منظم سازش کا تجربہ نکلا کہ وہ بہت کم خفیہ جاسوسوں میں ایک اعلیٰ درجہ کا ہوتا تھا اور اہل اسلام دنیا بھر کو دس علم و معاشرت دیتے رہے۔ آج ڈھونڈتے ہوئے ایک مسلمان بھی جیسے ہی۔

اسی طرح برصغیر پاک و ہند میں تشدد حاصل کرنے کے ساتھ ہی یہاں بھی اسلام اور اہل اسلام کو کمزور پر ختم کرنے کے لئے ایک پروگرام بنایا گیا۔ مسلمانوں کے باطنی ہندسے بند کر کے لادینی نظام تعلیم رائج کر دیا گیا۔ ان کے ہر پہلو پر ہندوؤں کو چڑی بن کر تسخیر کر دیا گیا۔ لادینیہ طبیعت کو کہے ہوئے ہال کی سڑا دی گئی۔ مسلمانوں کے دینی، ملی اور سیاسی اتحاد کو ختم کرنے کے لئے کامیاب پروگرام بنائے گئے۔ مسلمانوں کے مسلم مذہبی عقائد کو ٹکڑوں کی طرح انسان کے دلوں سے نکل کر اہل منظم ملیہ و علم کی محبت کو مٹانے کی کوشش ہونے لگی۔

یہاں تک کہ حکومت نے اپنی سرپرستی میں قادیانی بنی کو بھی سمیٹ کر دیا اور صاف دکھائی دینے لگا کہ برصغیر کا سرکاری بے پناہ سے لطف نہیں ہوگا۔

لیکن جس سرزمین کی بادشاہی محمد بن قاسم اور مجروح غزنوی جیسے مہادین کی اذانیں خاموش ہوں۔ جیسے عین الدین چنگی اور نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہما جیسے بزرگوں نے اپنے صحابہ سے آداب کیا ہو جس میں مجدد الف ثانی سرسندی رحمۃ اللہ علیہ جیسے مدی خوانوں نے روحانی زندگی کی تڑپ پیدا کی ہو۔ غیرت خداوندی اسے یوں تباہ ہونے لگا دیکھ کر کھسکتی تھی۔

لہذا اس نے انگریزوں کے قتل کا دل ۱۸۵۵ء سے ایک سلسلے ہی اس خوش نصیب و عرق کے ایک شہر، بریلی میں، امام احمد رضا کو پیدا کر دیا جس نے مسلم دشمن قزاقوں کی سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اپنے تہیدی حکمتوں سے برصغیر کو بے پناہ سے خوفناک انجام سے بچایا۔

خاندانی حالات امام احمد رضا خاں شہرلوں کے جواد خان خیل سے تعلق رکھتے تھے نانا کا اصل وطن تہ عمارتہ آپ کے

بزرگوں میں سب سے پہلے محمد حنفی جگت بہادر سمیٹا خاں، نادر شاہ کے ہمراہ تھار سے بھارت آئے تھے اور شہر بڑی منصب پر فائز ہوئے اور راجہ شیش محل انہی کی جاگیر تھا انہیں دھمکائی جاگیر ملی تھی جو امام احمد رضا کے جد شہاب بہک ان کی ملکیت میں تھے۔ بعد میں امام احمد رضا کی انگریزی سہارا سے مخالفت کی پاداش میں وہ جاگیر ضبط ہو گئی تھی۔ سمیٹا خاں کے صاحبزادے نواب سعادت پور خاں وزیر اعلیٰ تہ عمارتہ پور صوبہ رہیں کئی عرصہ دارمقرر ہوئے جن کے درمیان میں محمد اعظم خاں کے فری ٹیٹ سبیل

لے حضرت امام احمد رضا خاں بریلی صلا ازمور و زامہ قادری

کی کپ کچھ عرصہ بعد دوزارت پر فائز رہے۔ اور ہر رنگ بینک کے گوشہ نشین ہو گئے۔ مافوق
کاظم علی خاں ان کے ہزار فرزند تھے جو بلیوں کے قصیدہ لکھتے اور دوسو سواروں
کی ٹائمن ان کی خدمت میں راکرتی تھی۔

مافوق کاظم علی خاں کی اولاد میں قطب الوقت مولانا رضا علی خاں کا مرتبہ سب
سے بلند تھا یہ وہ شخصیت ہے جس نے حکومت کا کوئی عہدہ قبول نہیں کیا اور ساری
زندگی نہایت تقویٰ اور فقر و تصوف میں گزیر دی۔ آپ کے بعد پورے خاندان کا تقن
اور سلطنت کی بجائے امور دینیہ سے قائم ہو گیا۔ ۱۸۵۰ء کی جنگ دہادی میں آپ نے ہریچ
حصہ لیا۔ جبریل بدین نے آپ کا سر قلم کرنے کا حکم پانچ سو روپے کا قتل کیا۔

شاہنشاہ علی خاں مولانا رضا علی خاں صاحب کے صاحبزادے اور نام احمد رضا
خان کے والد ماجد تھے۔ آپ نے اپنے والد ماجد سے عاہری و باطنی علوم حاصل کئے
آپ زبردست عالم اور دلی کامل تھے۔

۱۲۰۲ھ مطابق ۱۸۵۶ء جون ۱۸۵۶ء ۱۱ جیٹر ۱۹۱۳ء سبت بروز شنبہ

نہجین

ظہر کے وقت بریلی کے محلہ بھول میں مولانا علی خاں کے گھر
ایک مہر پیدا ہوا جس کی قسمت میں چودھویں صدی ہجری کا مجتہد سراج لکھا گیا تھا۔ دادا
مولانا رضا علی خاں اسے اپنے منیر درند کا نام عطا کیا۔ گھر میں والدہ ماجدہ پیر سے
آج پیاں اور والدہ ماجدہ دیگر اعزہ احمدیاں کہہ کر پکارتے تھے۔

ہجری ۱۲۴۲ (۱۸۲۶ء) رکھا گیا۔ اور عوداں نے اپنے نام کے ساتھ محمد المصطفیٰ
کا مناد کیا۔ امام حسین بن صالح شامی لکھی نے دیکھا تو بے اختیار پکار اٹھے۔

لے سنے مری نیرم

لے اعلیٰ حضرت بریلی ص ۲۵

إِنِّي ذُو فَؤَادٍ مِّنْ هَذِهِ الْجَبِينِ .

مگر مجھے تو اس کی پشانی میں طوائف اور چمکتا ہوا دکھائی دیتا ہے، مدد فرمائیے۔

مقبلاً نام ضیاء الدین احمد ہے۔

علم جفر و کیمیا میں آپ کے استاد شاہ ابوالحسن نوری آپ کو ہندوستان کا شیخ کبیر کہہ کر دیکھتے تھے۔ اعلیٰ حضرت کا خطاب بھی انہیں کا دیا ہوا ہے لہٰذا
مولانا عزیٰ کوچا اہل علم نے فاضل بریلوی کا مدد مجدداتہ حاضرہ کے معزز واقعات سے بھی یاد فرمایا۔

آپ کی تاریخ پیدائش قرآن پاک کی تائید کریمہ سے لگتی ہے۔

أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَ بِمُزَيِّنٍ مِّنْهُ (۱۲۶۲)

ترجمہ: یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان نقش فرمادیا اور انہی حزن کی مدد سے ان کی مدد فرمائی۔

آپ کی بڑی بہن فراتی بھی کہ بھین ہی سے تمام خاندان
تفہیم میں بچہ اپنے مزاج، اطوار، اور ذہانت کے اقتدار سے

آج کل کے آقا، دانا اور رضا، چار سال کی عمر میں ناعزہ قرآن پاک علم کر لیا اور چار سال
کی عمر ہی میں ۱۲ ربیع الاول ۱۲۷۸ء میں ایک بڑے مجمع کو مسجد مصطفیٰ کے
موضوع پر تقریباً دو گھنٹے تک خطاب فرمایا لہٰذا

آپ نے ابتدائی کتابیں مرزا غلام قادر جگ سے چڑھیں اور درس نظامی کی تکمیل
اپنے والد ماجد مولانا نقی مل خاں سے کی۔ علم ہیئت مولانا عبدالحق دہلوی سے، علم

لہٰذا: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی..... نور احمد قادری

تھے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی ص ۱۲

جعفر و کبیر شاہ ابوالحسن نوری مارہروی سے اور حدیث کی سند امام حسین بن صالح
ابن شافیر، مکہ مکرمہ سے حاصل کی جس میں امام محمد بن اسماعیل بخاری کی ایک صرف نگارہ
ماستہ میں آپ کے دیگر اساتذہ میں تید کمال رسول مارہروی، سید احمد و علان مفتی
شافیر کو اور شیخ عبدالرحمن سرخ مفتی ضنیہ مکہ مکرمہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

جدید و عہدیم عقلی علوم کی تحصیل پر کپ لے بہت کم وقت صرف کیا خود فرماتے
ہیں کہ میں نے شرح چینی شروع کی تھی کہ حضرت ولید ماجد نے فرمایا کہ یہاں اپنا
وقت ضائع کرتے ہو مصطفیٰ پیارے صلی اللہ علیہ وسلم کی سرکار سے ہر علوم تم کو خود ہی
سکھا دیئے جائیں گے، اور مصطفیٰ پیارے کی پیاری سرکار سے انہیں علوم کا اتنا وسیع
خود کو کرنا لے ہر کے پاس سے زیادہ علوم میں بے مثل اور نیکتا ہو گئے اور یوں ہر
امریکی کی یونیورسٹیوں کے اساتذہ بھی آپ کے علم لدنی سے ضعیف حاصل کرنے کیلئے
محضر خدمت ہونے لگے۔

آپ کے تحصیل علم کی شان بھی لازمی تھی آپ کے ایک بہترین مولانا حسان حسین
فرماتے ہیں کہ آپ نے اتار دے کبھی ہفتائی صحرے زلزلہ کتاب نہیں پڑھی پھر تعالیٰ کتاب
پڑھنے کے بعد تمام کتاب از خود چڑھ کر اور یاد کر کے نادبا کرتے، اسوانح اعلیٰ حضرت
امام احمد رضا ازہر لدین احمد؛

حافظے کا ہر عالم خاکِ مرث یک ماہ میں ترقی پک حنفی کر لیا اور وہ بھی اس شان
سے کہ غلامِ مغرب سے مثلاً یک یا دو فرماتے۔

۴۴ شبانِ معلّم ۱۲۸۹ھ کو آپ نے ۱۲ ربیع الاول ۱۰۰۰ھ میں ۵ دن کی چھٹی سی عمر میں
تمام علومِ متداولہ سے لافحت حاصل کی اور آپ کو دستِ رضایت عطا کی گئی اس لحاظ
سے آپ کو دنیا بھر میں انفرادی حیثیت حاصل ہے۔

عائلی زندگی ۱۲۹۱ھ تا ۱۸۴۴ء میں شیخ فضل حسین کی صاحبزادی شادی ہوئی

سے انتہائی سادہ اور منون طریقے سے آپ کی شادی ہوئی شادی کے ایک سال بعد
 آپ کے بڑے صاحبزادے حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں اور ۲۲ ذوالحجہ ۱۳۱۰ ھ
 ۱۸۹۲ء کو چھوٹے صاحبزادے مفتی اعظم ہند شاہ مصطفیٰ رضا خاں مظاہرِ معالی کی ولادت
 ہوئی آپ کے تین صاحبزادے اور اولاد امجاد کے اسرار گروہاں خانے کے لئے آپ کے
 شجرہ نسب کا نقشہ پیش کیا جاتا ہے۔

سید القادری خاں شجاعت جنگ بہادر
 سعادت یار خاں (وزیرِ مملکت ہند)
 محمد معتمد خاں — محمد منعم خاں — محمد کرم خاں
 محمد صاحبزادہ خاں — حافظ کلام علی خاں
 مبین صاحبزادہ خاں — نقی علی خاں
 محمد رضا خاں — امام احمد رضا خاں — حسن رضا خاں — درویش علی خاں
 حسین رضا خاں — حسین رضا خاں
 تحسین رضا خاں — حبیب رضا خاں — حسین رضا خاں

پہلا مخرج سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے پناہ محبت کی وجہ سے آپ ہر وقت زیارت طیبہ کے لئے مضرب رہتے تھے اسی مضرب نے ۱۲ سال کی عمر میں ۸۱۵ھ کو حج بیت اللہ پر مجبور کیا۔ مولوی دہلوی علی اپنی مشہور زمانہ کتب تذکرہ مصائب ہند میں تحریر فرماتے ہیں۔

۳۹۵ھ ۱۸۸۱ء میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ زیارت حرمین سے مشرف ہوئے اور وہاں کے اکابر علماء یعنی سید احمد و مولیٰ مفتی شافعیہ اور عبد الرحمن سراج ملتوی حنفیہ سے حدیث فقہ اصول تفسیر اور دوسرے علوم کی سند حاصل کی۔ ایک دن نماز مضرب مقام ابراہیم میں ادا کی۔ نماز کے بعد امام شافعیہ حسین بن صالح جل اہل بکر کسی سابقہ تعارف کے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اپنے گھر لے گئے۔ وہیں کھان کی پیشانی خدے رہے اور فرمایا۔

إني لأجد نور الله من هذا الجبين

ہے تنکلی مجھ اس پیشانی سے اللہ کا نور پاتا ہوں۔

اس کے بعد صحاح شریک سند اور تلامذہ کی بیعت اپنے دستخط خاص سے دعوت فرمائی اور فرمایا۔ تبدا انہم ضیاء الدین احمد ہے۔ سند مذکورہ میں امام بخاری رحمہ اللہ علیہ محسن کبارہ واسطے ہیں کہ معتبر میں شیخ جلیل بصورت لے لہی کتاب جہیز منہ کی شرح کر لے کہ اس کتاب میں شامک کا کوشاں مذہب کے مطابق بیان کیا گیا ہے۔ امام احمد رضا رحمہ اللہ نے صرف دونوں میں اس کی شرح مکمل کہ اس کا امام ترمذی رحمہ اللہ فی شرح المعجمۃ للضیاء ذکر اس شرح میں آپ نے شامی مذہب کے ساتھ ساتھ حنفی مذہب کو بھی دیکھ کر شامی کے ساتھ بیان فرمایا۔ شیخ موصوف نے کتاب دیکھی تو بیعت طوطی ہوئے اور ان کے حق میں تحسین و تکریم فرمائی۔

(تذکرہ علماء ہند از مولوی عثمان علی ۱۹۰۶ء)

دوسرا سفر حج
دوسری دفعہ تقریباً پچاس سال کی عمر میں ۱۹۰۵ء میں حج کے لئے تشریف لے گئے۔ قرآپ کے علم و فضل اور عروج و شرف کا سورج نصف النہار پر تھا۔ عربین میں آپ کی چوہدر و منزلت ہوئی بہت کفار کے حصے میں آتی ہے۔ مولانا کریم اللہ مہاجر مدنی کا بیان ہے کہ ہم سال ہا سال سے یہاں رہ رہے ہیں یہاں پر عجم ہیں، اعزاز و اتفاق سے علماء آتے ہیں اور جزیل چوتھے حصے ملتے ہیں۔ کوئی بات نہیں پوچھنا لیکن اعلیٰ حضرت کے پہنچنے سے پہلے ہی علماء و علماء باطنی و خارجی آپ کی زیارت و وفات کے شائق تھے

(سراخ اعلیٰ حضرت ص ۲۹) محبوبہ نوری بکھلا چور :

اور مولانا محمد رفیع درویش مدنی فرماتے ہیں کہ منہ سے عزم شریف حبیب اعلیٰ حضرت سے ملے تو دست بوسی کرتے اور اتنا احترام فرماتے کہ میں نے اتنا احترام کسی بندہ کی حالت میں دیکھا۔

(ایضاً ص ۳۰)

لیکن فطری بات یہ ہے کہ جب کسی کو عروج حاصل ہوتا ہے تو اس کے علماء بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا ہے ہندوستان سے آپ کے کچھ مخالفین بھی عربین میں تشریف لے گئے۔ اور وہاں آپ کے خلاف چھوٹے بڑے کلامات لگا کر آپ کو ہٹا کر لے کر لاکھ کوش کی شریف علی پاشا شریف کے ہاں میں غلاموں کے دوادی : محمد غفر اللہ عنہ عن اسکوئی، تھے جنہوں نے شریف کو کوا اعلیٰ حضرت کے خلاف ابرا اور عزم لگا کر معلوم نہ بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مہد کی کو قہر تھانے کے علم کے مدی قرار دیتے ہیں۔ اور شریف کو کہے کہ اگر وہ شہوت چاہتے ہیں تو ابھی علم حلیہ کے بارے میں چند سوالات پیش کر کے ان کے تحریری جوابات لئے جائیں گے۔

مخالفوں کا نہیں تھا کہ اعلیٰ حضرت سحر کی حالت میں ہیں۔ عدم مصروفیت اور اپنی نگاہوں

سے دور ہونے کی وجہ سے وہ قتلِ غشِ جواب زد سے کیس گئے اور شریف کو کئی
طرف سے انہیں سزا مل جائے گی۔ اس سے اچھے جذبہ مخالفت کی تسکین ہو سکے گی لیکن اہل معرفت
تو علمِ لدنی کے ملک نئے دم فرصت اور شدید ہمدرد کے باوجود صرف آٹھ گھنٹے میں ان
کے سوانح کے چاروں پر مشتمل ایک ضخیم کتاب **الدولة للکلیہ** **امادۃ الضیاع** عربی زبان
میں تحریر فرمادی جب وہ کتاب شریف کو کئی دربار میں چڑھ کر سنائی گئی تو وہ بے اختیار
پکار اٹھا: **اِنَّ قَائِلِيْ ذٰلِکَ لَوْ لَوْ فِتْنُوْکَ کَرِهْتُ** تاملے تو دنیا ہے اور یہ لوگ روکتے ہیں
شریف کو کئی دربار میں جب مخالفین کی ذل نہ گئی تو انہوں نے گورنر کو احمد
ذات پشاک طرف رجوع کیا اور اس سے شکایت کی کہ بندہ دستِ حق سے ایک عالمِ
ہے جس نے لوگوں کے عقیدے سے بگاڑ دیے ہیں شیخ محمد سید باہیل، شیخ صالح مکمل
اور محدثہ ابوالخیر مراد اس کے منبر پر اتر آئے مگر نہ کسی شکایت سنی تو فیصلہ کن انداز
میں بولا۔

اَلْكَانَ هُوَ الَّذِيْ يَفْضِلُ اَمْ يَفْضِلُ

کہ جب ایسے عظیم لوگ اس کے ساتھ ہیں تو وہ بگاڑ پیدا کرتا ہے یا مصلحت کرتا ہے
مگر نہ اسے اس لیے سے خاموشی پر اس پر گئی اور اہل معرفت کو نقصان پہنچانے
کے تمام منصوبے خاک میں مل گئے۔

الدولة الکبریٰ کی شامت نے عربیہ علم کے عمار سے اہل معرفت کی تحقیق اور
دستِ علمی کا لوہا منوایا۔ عمار کرام نے جی بھر کر اس عظیم علمی کاوش کی داد دی اور اس
پر شاندار تعریف و تحریروں میں یہ مختصر سی کتاب تقاریر کی تفصیل کی تحمل تو نہیں ہو سکتی تاہم
ان عظیم ہستیوں کے صرف اس لئے گراہی درج کیے جاتے ہیں۔

۱۔ سید اسماعیل بن طویل ۲۱۔ شیخ محمد سید مفتی طاہر، ۳۔

علمائے مکہ معظمہ شیخ عبداللہ بن عبدالرحمن مفتی حنفی، ۲۲۔ شیخ محمد عابد بنی بکر

۵۲۔ شیخ یوسف بن اسماعیل نہانی بیروت، ۵۳۔ شیخ محمد بن صلی اللہ علیہ السلام، ۵۴۔ شیخ محمد سعید نقشبندی، ۵۵۔ شیخ عبدالحکیم دمشقی، ۵۶۔ شیخ محمد یحییٰ دمشقی، ۵۷۔ شیخ یوسف علماء مدرس درگاہ قادریہ لہندہ و شرقیہ، ۵۸۔ شیخ عثمان کلدی حیدر آبادی، ۵۹۔ شیخ محمد امین دمشقی، ۶۰۔ شیخ حمدان الجواسری۔

الدولۃ المکیہ کے مخالف سے علماء عرب و عجم صرف آپ کی تعریف میں رعب و صند بھی نہیں ہوئے بلکہ آپ کے پیروں میں سے منتفیض بھی ہوئے جن علماء نے آپ سے اس قدر حاصل کیا کہ آپ کے عقائد و ارادت میں داخل ہوئے ان کا ذکر ہم آگے چل کر کریں گے یہاں صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ علماء عرب و عجم علم کے اس بچے دریا سے کس طرح سیراب ہوئے

ان دنوں لوٹ نیا نیا چلا نما اور نقباء اس کی شرعی حیثیت متعین کرنے میں ناکام ہو گئے تھے۔ یہاں ہم کہہ کر کہہ کر کے ظہر ترین عالم شیخ محمد بن عبد اللہ مطلق صلی اللہ علیہ وسلم امامت فی اعناق العلماء کہہ کر مفردی کا انہدام کر دیا تھا کہ مسم علماء کی گردنوں میں ماننا ہے

علماء نے کہیں اعلیٰ حضرت کی موجودگی کو قنیت نہ مانا اور مسجد حرام کے نام شیخ عبد اللہ احمد میر دادا خان کے استاد شیخ حامد احمد محمد جادوی نے اس مسئلے کے بارے میں باوجود اختلاف ۱۸۱۱ھ رضا کی خدمت میں پہنچی کہ جس پر آپ نے صرف دلیہ و دن کی تیس سی مت میں ایک حکم کتاب الفقہ السیاحیہ فی احکام قرطاس الدواعیہ ۱۳۲۲ھ عربی زبان میں تحریر فرمائی جس میں تحقیق کا حق ادا کر دیا اور نوٹ کے مسئلہ کو جویش کے لئے حل کر دیا۔

۱۔ اعلیٰ حضرت خاتمی الرسول کے دس بے ہم مدینہ منورہ میں حاضری پہنچے ہوئے تھے وہاں گروہ سے

تعلق رکھتے تھے جن کا دل کوئے طہر کے بغیر نہیں تھا حضرت امام بلک کو سب سے پہلے
 میوں سے اپنی محبت تھی کہ ساری زندگی مدینہ منورہ ہی میں گزار دی۔ مدینہ سے اہل عرف
 ایک مرتبہ گئے اور وہ بھی گھر کو واپس نہ آئے۔

امام احمد رضا کے حقیقی معطلے نے امام بلک کی یاد آ کر وہ فرما کر تھے۔
 "فلک مرگ قریب ہے اور میرا دل بند کو بند نہ کر سکتا میں بھی مرنے کو نہیں
 چاہتا۔ اپنی ملاشیں سی ہے کہ مدینہ منورہ میں ایمان کے ساتھ موت اور بقیع مبارک میں
 خیر کے ساتھ دفن نصیب ہو اور وہ قادر ہے" (الغفر)

آپ مدینہ منورہ میں ۳۱ دن رہے جس تمام طرح سے یہ صرف ایک مرتبہ سجد
 تھا اور ایک مرتبہ میدان شہداء امیر عمرہ کے مزار پاک کی زیارت کئے گئے۔
 باقی تمام وقت گہنہ غفری کے مزار مقدس میں گزار دیا۔

ایک رات ہی میں یہ انہی اسی اللہ حبیب مدیم کی زیارت کا شوق پیدا ہوا اور جب
 شرفیابی کو شرف سے محروم و مدوسلام کا اندازہ نہیں کر سکتے ہیں لیکن زیارت سے شرف
 دوسرے کے حبیب بے نزاری مد سے گزری تو اذعود و فحش کے عالم میں غزل غواں
 ہو گئے۔

وہ سوئے دل زار پھرتے ہیں تیرے دن اسے بہار پھرتے ہیں
 اور جب حسرت دید اپنی انتہا کو پہنچ گئی تو قطع عرض کیا۔
 کوئی کہوں پوچھے تیری بات رفا جگر سے کہتے ہزار پھرتے ہیں
 یہ کہنا تھا کہ قسمت ملک اعظمی اور شہم سے محبت بیداری میں دیدار مصطفیٰ صل
 اللہ علیہ وسلم سے سر از ہوئے (سوانح حبسرت ص ۲۹)

ایں سعادت ہر دم داد و نصیحت
 تازہ بخند خدا تھے بخششندہ

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
تجدید و احیائے دین ان اثنی عشر لہذا الامۃ علی راس
 کل مائۃ من یجددہا اھد و ینسبہا (ہود داور)

اللہ تعالیٰ ہر صدی کے خاتمے پر اس امت کے لئے ایک مجدد بھیجے گا جو
 امت کے لئے اس کا دین تازہ کر دے گا۔

امام ابو النضر سیوطی اپنی سرقات المسود شرح ہود داور میں اس مقام پر مجدد کی
 سب سے بڑی علامت یہ بتاتے ہیں کہ گزشتہ صدی کے آخر میں اس کی شہرت ہو
 چکی ہو اور ہر وہ صدی میں بھی وہ مرکز علوم سمجھا جاتا ہو یعنی علماء کے درمیان اس
 کے احیائے سنت اور ازالہ بدعت اور دیگر دینی خدمات کا چرچا ہو اس لحاظ
 سے علماء کے فیصلے کے مطابق چودہ صدیوں میں مندرجہ ذیل مجددین شریفین کا
 ۱۔ حضرت عمر بن عبد العزیز پہلی صدی ۱۰۲ھ شافعی (دوسری صدی ۱۰۳ھ) حنفی

اشعری تیسری صدی ۱۰۴ھ ابو بکر باقر قزوینی چوتھی صدی ۱۰۵ھ حرانی پانچویں صدی
 ۱۰۶ھ فخر الدین رازی دہلی صدی ۱۰۷ھ تاج الدین یزدگانی دسویں صدی ۱۰۸ھ زین الدین عراقی
 گاہکیں صدی ۱۰۹ھ مہدی بلخانی سیوطی (دسویں صدی ۱۰۱۰ھ ملا قاری دسویں صدی)

۱۱۔ شیخ احمد مجد الف ثانی سرہندی دیکارہوی صدی ۱۱۲ھ قادیانی اورنگ زیب عالمگیر
 (بارہویں صدی ۱۱۳ھ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی تیرہویں صدی ۱۱۴ھ احمد رضا خاں
 بریلوی (چودھویں صدی)

۱۲۔ امام احمد رضا کو سب سے پہلے ہندوستان کے مقتدر عالم مولانا شاہ عبدالقادر دہلوی
 نے ۱۳۱۸ھ میں مجدد آثار حاضرہ کے لقب سے ہاراران کے بعد ملائے مجاز میں سے
 شیخ موسیٰ علی شامی، شیخ حسن بن عبد القادر اور شیخ اسماعیل عسکری نے اور پھر ملائے
 کی کمریت نے اس پر اتفاق کر لیا۔

۱۴) احمد رضا نے سب قلعہ سے فارغ ہو کر نئی زندگی میں قدم رکھا تو ماہنامہ اسلام
 مخصوص ہندوستانی کی ساری انتہائی ناگفتہ بہ حق ۵۰۰ سو کی ناگہانک آڈیو کے بعد
 احمدیوں نے کتب - سائنس اور اسلام کا اثر کو کرنے کے لئے متعدد جلسے منعقد
 کو شپ نہیں کرتی کہ وہاں ہمیں کسے ہائی کی سزا دے دی۔ اسلامی لٹریچر تباہ کر دیا گیا جنیم
 جہد کر رہا سوای کتب کوڑیوں کے مول ہندو میوں کے ہاتھ پھرنے دی نیکام کر دی گئی
 اور تمام اسلامی مدرسے بند کر دیے گئے۔ یہ مدرس ایک رو نہیں بلکہ ہزاروں ہزاروں
 کے مطابق صرف پنہاں میں ۲۸۸۹۹ مدرس و کتب تھے اور پھل میں ان کی تعداد
 اتنی ہزار ۸۰۰۰۰ تک تھی۔

سب سے کمزور کا سوا گریزوں نے کیا وہ تھا کہ مسلمانوں میں لٹریچر کے
 حوالہ دینے کی سرپرستی کی جنہوں نے متفقہ مدد ساق کو زیر بحث و کر خدا ثابت کرنے
 کی کوشش کی۔ اس طرح ان کی جہاد کا حقیقتات میں نے استہساں کو نئے نئے فرقوں
 کے حصے دیکھ اور اس کا شیرازہ بکھرا رہ گیا۔

مذہبی کے قبل ماہ اور سوای لٹریچر کی تباہی سے مسلمان حوام کی رہنمائی کو نہ دلا
 کوئی ذرا کو حوام میں ملے قسم کہ مذہبی لے جنم لے اور انتہا ہندو مسلمانوں کی متعلقہ بینہ کی
 ہم سے کام لے رہا ہے۔ ہمیں کوئی ملنا نہیں ہے۔ ہمیں کوئی ملنا نہیں ہے۔ ہمیں کوئی ملنا نہیں ہے۔
 میں شریعت دینی التبیان اور دوسرے وہ جس سے اختلاف دینی کا لکھا گیا۔ ان
 کی اس سوانح دینی سے انہیں کبھی ملنا نہ سکے اور یہ وہ وہ دینی یہاں تک پہنچ
 گئی کہ بقول مولانا حسین احمد مدنی "ان کے بڑوں کا شعور ہے۔ معاذ اللہ معاذ اللہ
 نقل کو کفر نہ باشد کہ ہمارے ہاتھ کی دشمنی ذات سرو کا نیت میں اسلام سے ہم کو
 زیادہ قطع و پھٹا لی ہے ہم اس سے کہنے کو بھی دیکھ کر کہتے ہیں اور ذات کو حرام
 علیہ مدعیہ علم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے بلکہ

.....

.....

۳۱
 اخصرت نے اس مقام پر سوچا راستہ کی ناہمواری اور انگریزی حکومت کی
 اسلام دشمنی کو ملحوظ کیا اور پھر فنا کا نام لے کر تہذیب دین و ملت کے راستے پر گامزن
 ہو گئے۔ آپ نے اپنی زندگی کے تین مقاصد قرار دیئے۔

- ۱۔ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت و محبت
- ۲۔ جہنمیوں کی یزید گئی جو دین کے دعویدار ہیں حالانکہ وہ مسند صحن ہیں۔
- ۳۔ سب استقامت صنفی مذہب کے مطابق فتویٰ نویسی۔^۱

پچھلے کام بینی سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت و محبت کے بارے میں فرمایا
 کہ میرے لئے یہی کافی ہے کہ میرا رب اسے قبول فرمائے گا۔ اور رب کی رحمت کے
 بارے میں میرا یہی یقین ہے جیسا کہ اس نے خود فرمایا۔

ان شاء اللہ صمدی بی۔

کہیں اپنے بندے سے اس کے یقین کے مطابق مدد فرماتا ہوں تھے
 ان مقاصد کو پورا کرنے کے لئے آپ نے سب سے پہلے قیسی نقدان اور صفا
 حق کے نو کو پورا کرنے کی طرف توجہ دی ۱۸۶۲ء میں آپ نے اپنے والد ماجد سے ہجرت
 کے کراچی خانقاہ میں اپنے دینی تعلیم کے لئے دوزن العظم بریلی کے نام سے مدرسہ قائم کیا تھے
 ۱۸۵۶ء کی جنگ دہلی اور انگریزوں کی طرف سے اسلامی مدارس پر بند کرنے
 کے بعد بنارس میں اعلیٰ دینی تعلیم کے لئے سب سے پہلے مدرسہ بریلی اور تمام مشہور
 مدارس بعد میں معرض وجود میں آئے مثلاً مولانا محمد قاسم نانوتوی کا دارالعلوم دیوبند ۱۸۶۷ء میں
 سرسید کا دارالعلوم علی گڑھ ۱۸۵۷ء میں اور فیضی نعلانی کا مکتبہ اسلامیہ کشتی ۱۸۶۸ء تمام بولتے
 گویا جب دوسرے لوگوں نے غارِ سحر کی لالہ امام احمد رضا بریلوی منزل کی طرف
 بہت آگے نکل چکے تھے ان کے بعد سرسید پر صغیر پاک و بڑا کے علاوہ حجاز، عراق،
 ۱۔ ہجرت ۱۸۵۷ء

۲۔ عورتوں کو تعلیم دینا
 ۳۔ عورتوں کو تعلیم دینا
 ۱۔ ہجرت ۱۸۵۷ء
 ۲۔ عورتوں کو تعلیم دینا
 ۳۔ عورتوں کو تعلیم دینا

افغانستان بزرگ بیون اور ہر ماہ غیرہ بہت سے ماسک سے کثیر تعداد میں طلبہ
تاریخ علم حاصل کرنے کے لئے آئے تھے تو آپ کی خاتہ کی جگہ تنگ ہو گئی بلکہ
۱۹۰۹ء میں دارالعلوم کے لئے ایک چڑی عدالت اور وسیع سبجہ تعمیر کرائی اس کے ساتھ ہی غیر
مضای طلبہ کی رشتہ کے وسیع اقامت گاہ کا بہنام بھی کیا اور اسی معیار درس گاہ کا بہنام
دارالعلوم منظر الاسلام رکھا۔

موجودہ میں جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی کے نام سے مشہور ہوا طلبہ کی رشتہ کے
مذہب محمدیہ و روش، کتابوں اور سفر خرچ کے اخراجات کا مدرسہ بھی کھیل تھا۔
پھر آپ کے شاگردوں نے آپ کی ہدایت کے مطابق ہندوستان کے طولہ عرض
شکوہ بریلی، سی پ، برہم پور، احمد نگر، بڑودہ، سوات، احمد آباد، حیدر آباد، مدرس، بنگلہ
کھڑک، دارچنگ اور شہرہ وغیرہ میں دینی درس گاہوں کا جلال پھار دیا جن میں ۱۹۳۰ء تک
طلبہ کی مجموعی تعداد چودہ ہزار تک پہنچ چکی تھی۔

ان مدارس میں بے شمار علماء کرام، راغبان، تحصیل ہو کر نکلے جنہوں نے علمی اور سیاسی
دنیا میں بہت سے کامائے نمایاں سر انجام دیئے یہ امام احمد رضا کی تحریک اسلامائے
علم دینی کا نتیجہ تھا کہ ہر کے دور میں جب بڑی بڑی تعلیمی درس گاہوں کا قیام عمل میں آیا
تو آپ ہی کے تلامذہ و تلامذہ ان کے صدر مقرر ہوئے۔

مثلاً پہلی جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد لٹاکا وکن میر عثمان علی خاں نے امیر شیراز
کی خاتہ میں جامعہ ادھر کی طرز پر برصغیر کی پہلی سکولری دینی یونیورسٹی جامعہ مسیحیہ شیراز
قائم کی اور ان کی نظر اسباب امام احمد رضا کے فیض صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی صاحب

۱۰ ایضاً مست

۱۱ ایضاً مست



بہارِ شریعت پر پڑی جو بعد میں اس درس گاہ کے شیخ الجامعہ میں رہے۔
 ۱۹۶۱ء میں علی گڑھ کالج کو مسلم یونیورسٹی کا درجہ ملا تو آپ کے فیاض سید سید سید
 کو شہزادہ سلیمان کا مسٹر کر کیا گیا اور ان کا شہزادہ الدین احمد اس کے پیٹے وٹس پانسٹر بنے
 جس کے جنموں کے علم ریاضی میں ایم اے، اےمڈیٹا سے استفادہ کیا اور سید سلیمان اشرف
 کے ہاتھ پر سند عالیہ تادیب میں رجسٹر ہوئے۔
 اسی طرح لاہور کی مشہور دینی درس گاہ حزب الامت کے حضرت سید احمد اللہ صاحب
 کچھ عرصہ پڑھنے کی حد تک دارالعلوم حضرت سلطان اشرف جہانگیر سنائی کے حضرت سید
 محمد عفت کچھ عرصہ ہی امر لہ آباد کی مرکزی درس گاہ (دوسرے ۱۹۰۹ء) کے ہانی صدر جعفر
 سید سلیم الدین اور شمس المہدی کا بلچ پٹنہ کے پرنس مولانا ظفر الدین جباری آپ ہی کے توفیق
 اور شفقا تھے۔

دینی درس اور علمائے حق کی کمی کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ آپ نے دینی فکر کی
 کئی طرف بھی توجہ دی اور تقریباً ۵۵ علوم میں ایک ہزار سے زائد کتابیں تصنیف فرمائیں
 اور علماء سو کے تذکرہ بلا دلوں شہنوں کے غدت علمی جہاد فرمایا۔ پہلے جتنے کا اثر
 دال کرنے کے لئے علی اصوات، الزلزال، البشیرۃ، بل شہود، مقتل العرفان اور الزبقة
 الخیر، وغیرہ بیوروں کی ہیں نکلیں۔ اور نام نہاد صورتوں کے برعکس دونوں اہل ان فرمایا۔
 "شریعت اصل ہے اور طریقت اس کی فرع، شریعت منع ہے اور طریقت
 اس سے نکلا ہوا دریا۔ طریقت کی جدائی شریعت سے محال و دشوار ہے۔ شریعت
 ہی پر طریقت کا زبدہ ہے۔ شریعت ہی اصل کلام اور ملک و معبد ہے۔ شریعت ہی

وہ راہ ہے جس سے وصول الی اللہ ہے اس کے سوا آدمی ہر راہ پہلے گا۔ اللہ
تعالیٰ کی راہ سے دھنڈے گا۔ طریقت اس راہ روشن کا ٹکڑا ہے۔ اس کا اس سے
جادو نہ ملے و نہ سنا ہے۔ طریقت میں حکم رکھنا جتنا ہے شریعت و مقبوضہ کی
تباہ کا صدقہ ہے۔ جس حقیقت کو شریعت نہیں سمجھتا اور نہ کہہ سکتا مقلد مرنے
مردوں کے حرموں پر جانے سے متعلق ایک سوال کے جواب میں فرمایا۔

”یہ دیکھو کہ مردوں کا مزہ پر جانا جائز ہے یا نہیں۔ بلکہ یہ دیکھو کہ اس صورت پر
کس قدر لعنت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوہے کی تھڑی صاحب قبر کی جانب
سے کسی وقت وہ گھر سے اداہ کرتی ہے لعنت شروع ہو جاتی ہے اور جب
مک داہمی آتی ہے تو گو لعنت کرتے رہتے ہیں (مردوں کو) سوائے وہ وقت اور
کے کسی مرد پر جانے کی اجازت نہیں دیاں کی ماضی البرہ سنت جلیلہ وغیرہ قریب
پر واجبات ہے (اللعنوا)“

دوسری جگہ یوں ارشاد فرمایا۔

”جو عورتیں قلیلہ بندیوں کی اور فحاشی مردوں کی سنتے کہ جاتی ہیں ان کو

زیارت مقبور کو جانا حرام ہے“

(جل الفوری فی النہی الفاسد عن زیارة القبور)

خیر خدا کو سہہ کہنے کی نفی میں آپ نے ”الوہدۃ الذکیہ لی تعویذ سہدۃ حقیر“ تحریر

فرمائی جس میں ”آیات تکراری ہم امارت نبوی اور ۱۵ اقوال اسلاف کے درجے

تعلیمی سہہ حرام ثابت کیا اور فرمایا۔

”مسلمان! اے مسلمان! اے شریعت مصطفویٰ کے تابع فرمان! جان لو یقیناً

جان کہ سہہ سہادت تو یقیناً، جماعتی سہہ میں اور کفر میں اور سہہ حرام و گنہ

کہہ دیجئے اس کے کفر سہہ میں استغوث ملے دین ایک جماعت نقیضے سحر

منقول ہے۔ ” (الزبدۃ الزکیہ)

ادنیٰ بادشاہ زرتکبوں سے متعلق ایک سوال کے جواب میں فرمایا۔
 - طواف سنت ہے میرے والد ماجد، میری والدہ ماجدہ، میرے بھائی کی قبریں
 دیکھنے ایک باشت سے ادنیٰ نہ ہوں گی مواللفوظہ صوم
 ”تاہم ایسی ہی ہوئی قبروں کے گولے کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ کیونکہ اس سے
 قبروں کی بے حرمتی ہوتی ہے اور مسلمانوں کی قبریں گرانے اور ان کی بے حرمتی کرنے
 کا جواز شریعت میں کہیں بھی ثابت نہیں۔
 طواف مزار کے بارے میں فرمایا۔

”مزار کا طواف برنیت تکفیم کیا جائے، تاہم اگر جہے کہ تعظیم بالمطواف مخصوص بہ خاندان
 کبر ہے مزار کو لہر نہ دینا چاہیے۔“ (واللفوظہ)
 ردعنا اللہ کی جہاں شریف کے لہر سے کے بارے میں ہدایت فرمائی۔
 ”خبردار جہاں شریف کو لہر نہ دینے یا اتھ دھکنے سے بچو کہ خلافِ لہب ہے۔
 بجز چھ اتھ سے زیادہ قریب نہ جاؤ۔ یہ ان کی رحمت کیا کم ہے کہ تم کو اپنے حضور بلایا
 اپنے ہوا جہاں اقدس میں جگہ بخشی۔“
 (الذکر البشارۃ فی مسائل الحج والزیارات)

مزید فرمایا

”روضہ انور کا طواف نہ کرو، نہ سجدہ، نہ اتنا جگن کر کہ حج کے برابر ہو۔ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ان کی اطاعت میں ہے، ایضاً۔
 میت کے گھر شدائیوں کی طرح احبابِ نور دوستوں کے اجتماعات اور دعووں
 کے متعلق ایک استفادہ کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں

”اے مسلمان! یہ سوچنا ہے کہ ہمارے پاس کیا آج کی چیز ہے کہ ہم کو اپنا رکھنے کی چیز

اور شدید گنج ہوں، سخت و شیع خرابیوں پر مشتمل ہے۔

(جلی مصحف نبی ص ۱۰۷ ح ۱۰۷)

دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

”سیت کی طرف سے کمال کی ضمانت تیار کرنی منع ہے کہ شرع نے ضمانت

بلوٹی میں رکھی ہے نہ کہ غمی میں اور یہ ۴ حق خفیہ ہے۔ (یعنی)

اور سیت کی طرف سے کمال تیار کر لے میں اس اختیار کی تعیین فرمائی۔

”اگر حق جوں کے دینے کو کہیں کوئی نہیں بکھڑا ہے۔ بشرطیکہ کوئی

حافظ باطن اپنے مال خاص سے کرے یا کر۔ کہ کریں تو صوبہ وارٹ مسجد و باطلو

(یعنی ہوں)۔ (یعنی)

طبیعت و اعتقاد لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں۔

”بعض لوگ کہتے ہیں کہ فعل و صفت پر شہید مرد نہیں، فلا نے طاق میں شہید مرد پر

ہیں۔ اس درخت اور تاک کپا کپا کر ہر معرفت کو شہید مرد و بڑے و بڑے وہ تعین

ارٹھکاتے ہیں۔ وہ دن سناٹے میں مرادیں مانگتے ہیں۔ یہ سب دہیات و طوائف و طوائف و طوائف

معات و بھلائی میں مان کا ازالہ لازم ہے۔“

آخری جگہ شہر کے بارے میں یوں تعیین فرماتے ہیں۔

”مخبر صبا شہر کی کوئی اصل نہیں نہ اس دن صحت یا بی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ثبوت

بکرمی احکام میں وفات سہرک ہوئی۔ اس کی ابتدا اسی دن سے بنائی جاتی ہے ابتداء

ابتداء سے تا الیوم فی دنیا و علیہ الصلوٰۃ و السلام ہی دن حتی۔“

— علم غیب کے بارے میں ان کا عقیدہ دیکھئے۔ فرماتے ہیں۔

”علم ذاتی اللہ عز و جل سے خاص ہے اس کے غیر کے لئے محال ہے اس

میں سے کوئی چیز اگرچہ ایک ذرہ سے کمتر خدا کے لئے مانے نہ یقیناً کافر و شرک

ہے۔“ (خاص و اعتقاد)

مزید فرماتے ہیں۔

”اگر تمام اہل علم و کلام سب کے علوم جمع کئے جائیں تو ان کو معلوم الہیہ سے وہ نہت نہ ہوگی جو ایک بوند کے دس لاکھ حصوں سے ایک حصے کو دس لاکھ سمندر سے (ایسا)

اور اپنے اسے میں واضح احول فرماتے ہیں کہ
 ”اگر اس سے بڑھ کر جس نعمت کا اعتقاد میری طرف کوئی نہت کرے مغزی کتاب
 ہے اور عقل کے بیان اس کا حساب (ایسا)
 مخصوص پوری شدت سے آپ نے نام نہاد موصوفوں کا رد فرما کر حدیث اللہین
 کو ان کے شر سے محفوظ فرمایا۔

سارے لوگ دراصل جنت اس سے بھی زیادہ مغشوک تھا کیونکہ ان کی سرزمینوں کا سب
 سے بڑا اعتقاد ہی یہی تھا کہ مسندوں کے دلوں سے محبت رسول کو ٹھوکر دیا جائے۔ وہ محبت
 رسول جو ایمان کی مہل ہے جس کے بغیر ایمان، ایمان نہیں کفر بن جاتا ہے۔ انہوں نے
 ایسی ایسی عبارتیں اپنی کتابوں میں لکھ کر شائع کر دیں جنہیں عقل کرتے وقت علم ہی کا پتہ
 نہا ہے تاہم چند حدیثیں یہاں درج کی جاتی ہیں تاکہ حقیقت منہ کا اندازہ ہو سکے۔
 ۱۔ مولانا محمد اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب ”افروز احمد“ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
 کی وسعت علمی بیان کرتے ہوئے ایک عقلی دلیل یہ دی تھی کہ شیطان اور مکمل انوث
 کو اللہ تعالیٰ نے اتنا وسیع علم اور فہم عطا فرمایا ہے کہ شیطان ان واحد میں دنیا بھر میں
 لاکھ افراد کے دلوں میں رسا دس پیدا کرتا ہے اور انہیں گندہ کی ترغیب دیتا ہے
 اور مکمل انوث ایک ہی لمحے میں لاکھوں افراد کی جانیں نقصان کرتا ہے۔ گو وہ دونوں
 ساری دنیا کا علم ہی رکھتے تھے اور ایک وقت دنیا کے لاکھ آدمی مقامات پر حاضر بھی ہو
 سکتے ہیں۔

جب شیطان اور مکمل انوث کو اللہ تعالیٰ نے اتنا وسیع علم اور اختیار عطا فرمایا
 ہے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعت علمی کا اندازہ کوئی گمان کر سکتا ہے مولانا

خلیل احمد انجمنی نے اس کے رد میں براہین قاطعہ بھی درج کرنا بعد مسیح کا رد ان
انفاد میں کیا۔

۱۔ اہل حق کہ چاہیں کہ شیطان و ملک الموت کا عمل دیکھ کر علم حیو زین کا علم
علم کو طوت نصوص قطعیہ کے ذیل میں تھام لیں۔ یہ ثابت کن شرک نہیں تو
کوئی ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت گویہ وصفت نفس سے ثابت ہوئی غیر
علم کی وصفت علم کی کوئی نفس قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص رد کے ایک شرک
ثابت کرتا ہے (براہین قاطعہ)

اب مولانا خلیل احمد ؒ کو یہاں چھ کتب کو شیطان اور ملک الموت کی وصفت
علمی کے بارے میں تو نفس قطعی نظر آگئی لیکن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک کے
بارے میں جو کہ بعد ان نصوص قرآن پاک میں موجود ہیں۔ انہیں آپ کی آنکھ کیوں نہ دیکھ
سکی؟ اور چہرہ کی دلا ہے کہ شیطان اور ملک کی وصفت علمی کو ثابت کرنا تو زمین بسو
طہر لیکن فقرام صلی اللہ علیہ وسلم کی وصفت علم کی بات کن شرک ثابت کرنا قرار پایا۔

۲۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پاک نے خاتم النبیین فرمایا اور اس آیت کے خدول
حصے کے رات تک تمام علماء اس کا ترجمہ آخری نبی ہی کرتے آئے لیکن جانے کیوں
مولانا محمد ؒ رتوی نے اس معنی کو حرم کا خلیل کہہ کر ترک کر دیا۔ اور اپنی
کتاب تہذیب قرآن میں "میں یوں گوہر افشانی فرمائی۔

مولانا صلی اللہ علیہ وسلم انہیں معلوم کرنے چاہیں، تاکہ ہم جواب میں پھر قدرت ربوسو معلوم
کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہی معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے
بعد اور آپ سب ہی آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدیم یا آخری جانے میں بدلتا
کو مضبوط نہیں ہے۔ ہر مقام مدح میں،

وَلَكِنْ رَّسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ
فرمایا اس صورت میں کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے، لے
خود قرآن میں صحت معلوم ہوئی ہے کہ ہر نبی کے بعد

گو یا خاتم النبیین کا معنی آخری ہی نہیں بلکہ افضل نبی ہے اور پھر ہی کہہ کر "انفیت"

ان الفاظ میں ثابت کی کہ

مگر بالآخر بعد از ان نبوی صلعم ہی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمت محمدی میں

کچھ فرق نہ آئے گا۔ ۲۷

امت کے متفقہ مضموم سے مدگردانی کرنے کے بعد اکابرین امت پر اپنی بڑی

کا جذبہ اس حد و انتہا میں فرمایا۔

مگر جو ہر کم اتفاقا بڑوں کا ہضم اس مضمون تک نہ پہنچا تو ان کی شان میں کیا نقصان

آگیا کہ کسی عقل بخلان نے کوئی شک کرنے کی بات کہہ دی تو کیا قہی بات سے وہ غلیظ عیش

برگیا۔

کہہ اشد کہ کو کلاں ناداں بغلط بردہ نذیر سے۔ ۲۸

اسے اتفاق بھیجے یا باقاعدہ ایک منظم سازش کہ اس صاحب کی اس شکل

کی بات شائع ہونے کے نتیجے میں چند سال بعد ہی مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی خاتم

النبیین کا یہی مضموم بیان کرتے ہوئے اپنی جھوٹی نبوت کا اعلان کر دیا۔ ۲۹

۲۸ ایضاً صفحہ ۲۹

۲۹ ایضاً صفحہ ۲۹

۲۸ ختم پر اس سب سے پہلے ۱۲۹۱ھ (۱۸۷۴ء) میں مطبعہ جدیدی بریلی سے شائع ہوئی

(موجودہ نام سن ۱۲۹۱ھ میں حضرت علامہ محمد علی صاحب دہلوی نے احمدیہ کا پہلا اردو تراجم ۱۸۸۰ء میں،

تیسرے تراجم ۱۸۸۱ء میں اور چوتھے تراجم ۱۸۸۴ء میں پہلی بار شائع ہوا اور دعائی خزانہ کی جلد نمبر ۱۷۰

میں اس کی شمس بیگم نے تیسری مرتبہ ۱۸۸۴ء میں شائع کیا۔)

مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک جگہ اپنی دعوت کی مصلحت سے ان الفاظ کو لے کر

اسی طرح ان الفاظ نے دوسری جگہ لکھا ہے کہ "اسی طرح" اور یہ ہے۔

شاید اسی لئے علامہ سابقہ نے یہ تحریر قائم کی کہ آقا دین اللہ علیہ السلام ایک دوسرے کی سند ہیں لیکن دونوں کا سرچشمہ ایک ہے اور دونوں اس تحریک کی پیداوار جیسے حرف عام میں وہ اہمیت کہا جاتا ہے (۱) قبل کے حصہ ۱۲ جزو اول از سید ذریعہ نیازی مطبوعہ سابقہ تھری کراچی (۱)

۳۔ مولانا شرف علی تھانوی نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر یوں تبصرہ فرمایا۔
 ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا علم کی جانا اگر بقول زید صبح ہو تو در یافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا علم غیب۔ اگر بعض معلوم غیبیہ مراد ہی تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے جب علم غیب تو زید و عمرو و دیگر مبراہ صبیح و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و پیام کہنے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی کی کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہے کسب کو عام غیب کہہ دے۔
 ہم اس انداز تحریر پر تبصرہ کرنا نہیں چاہتے بلکہ اتنا ضرور پوچھیں گے کہ اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے خود مصنف کا نام لکھ دیا جائے تو یہی حدیث یوں پڑھی جائے۔
 ”مولانا شرف علی تھانوی کی ذات پر علم کا حکم کی جانا۔ اگر بقول زید صبح ہو تو در یافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کلی اگر بعض معلوم مراد ہی تو اس میں مولانا شرف علی کی ہی کیا تخصیص ہے جب علم تو زید و عمرو و دیگر ہر کسی، بچے اور بچوں، دیوانی، بلکہ جمیع جمیع حیوانات و پیام دہندگان و گھروں (۱) کے لئے بھی حاصل ہے۔ کیونکہ ہر شخص کو کسی کی کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہے کسب کو عام کہا جائے تو کیا مولانا کے کلمات کیش برا نہیں مانتے؟ اور کیا مولانا کو عام کہا چڑھ دیا گئے؟

۴۔ مولانا رشید احمد گنگوہی سے سوال ہوا کہ ایک شخص وقوع کذب باری کا قائل ہے۔
 دینی مسائل کا کتبہ کفر اتانے لے جھٹ ہوا، تو ایسا شخص مسلمان ہے یا کافر اور مسلمان ہے
 تو بہدب گمراہ یا کفر ہے۔
 مولانا نے اس جواب میں فرمایا۔

مگر جہاں شخص نے قابل نجات میں خطا کی، ہم اس کو کافر کہنا یا بدعتی خلیفہ کہنا نہیں
 چاہتے کیونکہ خروج طاعت و حرم کو جماعت کثیرہ و عدا ریف کی قبول کرتی ہے غلط و عیض
 جہاں کذب عام کیونکہ کذب برہتے ہیں قول طاعت و طاعت کو سوردہ کا عید بننا ہے کہ وہ
 صلاہ کا جز اور سب کذب کے افواج ہیں اور وجود روح کا وجود جنس کو مستلزم ہے انسان
 اگر سوجھ تو حیران ان ضرور موجود موجود ہے گا لہذا خروج کذب کے سنی ریت جو کئے گھر
 جنہاں کسی خود کے موہیں باز علیہ اس شخص کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہیے۔

دستوری مہری تحقیقی گنگوہی کا حوالہ سوانح المعصرات

یہ فتویٰ ۱۳۰۸ھ میں چھاپا تو بڑی پہلی ۱۳۰۹ھ میں مولانا محمد امجد علی پوری نے رشید احمد
 گنگوہی پر کفر کا فتویٰ دیا اور اس کی رد میں ایک کتاب صیغۃ ایمان بھی میرٹھ سے چھپی علاوہ
 ۱۳۱۱ھ میں صلیب محمد حسن بکلی اور ۱۳۲۰ھ میں صلیب تحفہ ضعیفہ پٹنہ سے بھی اس
 کے رد میں رسالے چھپے۔ (سوانح المعصرات امام احمد رضا)

اس قسم کی جہالت جہالت کی ہڈیاں لہلہ کر اسلام کا چہرہ مساکر نے کی کہ وہ کوششیں
 ہوں ہی جنہیں یہ بات تو ایک عالم مسلمان بھی برداشت نہیں کر سکتا خدا پر ہلنے کے
 ایک ایسا شخص غلطی سے دیکھتا اور سناتا رہتا، جسے لڑنے والے نے تجدیدی صوفیوں
 سے توڑا تھا لہذا امام احمد رضا خاں نے ان کفریہ جملوں کے شائع کرنے والے
 اور اداروں سے خط و کتابت کی اور ان کفریہ جملوں سے رجوع کرنے کی اپیل کی جو عربی
 پروردگار کیس اور ان کی شاعت بھی کی لیکن انہماک تو فہم کی اس تمام سارست کا منفی جذب

کافر کی کے، اس جو نے پراپیٹڈ سے کا ذکر کرتے ہوئے امام احمد رضا علی خود
 سمجھتے ہیں۔

• نامہ پر علم مسین کو بڑا کھانا اور دن و رات سے ان پر اندھیری ڈالتے کو یہ چال
 چلتے ہیں کہ معاذ اہل سنت کے فتوے سے گھبرایا گیا اقتدار! یہ لوگ خدا ذرا سی بات پر
 کافر کہہ دیتے ہیں مان کی مشین میں ہمیشہ کفری کے فتوے سے چپا کھاتے تھے اسما میں دی
 کو کافر کہہ دیا، مولوی سہاق صاحب کو کہہ دیا، پھر جن کی حیا اور نرمی ہوتی ہے وہ اور لاتے
 ہیں کہ معاذ اللہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کو کہہ دیا، شاہ ولی اللہ کو کہہ دیا، اور مولانا شاہ
 فضل الرحمن صاحب کو کہہ دیا، چلو سے ہی مدد کیا ہے گڑ گئے وہ یہاں تک بڑھتے ہیں۔
 کہ معاذ اللہ عباد آبانہ حضرت شیخ محمد رفیع ثانی کو کہہ دیا، غرض جیسے جس کا معتقد پلا اس
 کے سامنے کسی کا نام لے دیا، کہ انہوں نے اسے کافر کہہ دیا، یہاں تک کہ ان میں سے
 بعض ہر گز لوگوں نے مولانا مولوی شاہ محمد مسین الزاادی مرحوم و مغفور سے ہاکر چڑی
 کھلائے معاذ اللہ حضرت شیخ سیدنا اکبر علی ہادی بن ابی حنیفہ کس سر کو کافر کہہ دیا، مولانا کو
 اللہ تعالیٰ جنت عالیہ عطا فرمائے انہوں نے آج تک کریں،

ان جاہل کم فاسق نہ ساء، جتنیوں پر عمل فرمایا خط کو کر صاف بت کیا، جس پر یہ ہیں
 سے رسالہ انہما را بری عن دوسواں المغزی لکھ کر ارسال ہوا، اور مولانا نے مغزی کتاب
 پر لاجلہ شریف لکھنا نہ سمجھا، غرض ہم پر کچھ ایسا فرادہ پہنچا کرتے ہیں تمام اہل علم
 امام احمد رضا کی زندگی میں تو یہ لوگ کامیاب نہ ہو سکے کیونکہ ان کا لکھ حکم ہی ملنے
 ہر کے مفندوں کے لئے کافی تھا، لیکن جن کے دھماکے کے بعد یہ ترکیب بند ہو گئی، اور
 اگر گورنر کی پالیسی کے مطابق آنا جھوٹ ہو گیا کہ وہ صمیم ہونے لگا، مگر مفتوی
 کو دنیا ہر کے حواس نے دیکھا لیکن نزلہ مرتضیٰ امام احمد رضا پر گرا اور اس کی اس حد
 تک کوشش کی گئی کہ نئی پود اس عظیم مجدد دین و ملت کوئی الاتح کافر سمجھنے لگی، تا کہ

میر محمد علی کے اعتقادیں ۔ ایک جماعت تعریف و ترمیم تو دیکھ کر ان کے متعلق بہت
 میں غور و غور نہیں کرتی اور شدت تنقید کا سہا ہے کہ اگر انہی جیسا کہ ان کی تعریف میں مذکور
 احسان ہو تو سزاؤں کا نہیں لینا بلکہ اس سے سزاؤں میں
 (داخل برہمنی علماء کی نظر میں)

گو یہ کہ کوئی بزرگ کی طرز پر مچھلی ہوئی یہ تو ایک دوسری طرح کا مایہ ہے لیکن میں دیکھتا
 ہے کہ کیا امام احمد رضا نے اس کے متعلق جو نصف صدی کے مسلسل مثنوی پر مبنی ہے
 نے انہیں دیا اس مقصد کے لئے مدد دے دیں باقی وہ ہیں رکن ہوں گی

۱۔ امام احمد رضا نے القندلس کے نام سے ہفتویں ۱۹۰۲ء میں شائع کر دیا اس کی خلیہ
 شافعیہ رسول بدلتی کے فتویٰ القندلس کے نام سے ہفتویں ۱۹۰۲ء میں شائع کر دیا اس کی خلیہ
 شائع ہو چکا تھا آپ نے اس پر تعلیقات دواش کا اضافہ فرمایا تھا۔

۲۔ دوسرے یہ کہ مذکورہ پانچویں علماء کی عرب و عجم کے علماء نے شیعہ طور پر چھوڑ دی تھی۔
 ۳۔ امام احمد رضا نے بھی جیسے کہ چھپے حوزہ کو چھپا ہے انہی جہان پشیمانانہ نظم
 کی سزا کے بعد یہ قدم اٹھا دیا تھا۔ اور اس کی قسطنطنیہ میں نے بھی خوب اچھا طبع کر لی تھی
 حیا کہ مثنوی منہ کے متعدد عالم شیعہ متعدد ترمیمی جیسا کہ ایسی ملے ہوئے ہیں کہ

لہذا تکملہ سائنس العلماء الاجود ان کتابات والاعتقاد وعلی قواعد برہمن
 اور الامانات لا یجوز وجمعین ولبخار مرفوعین یوماً مختصاً لہ بالابصار وجمعین
 ہمارے علماء کے نزدیک اس وقت تک نہیں رہے ہیں۔ بلکہ نور شریعت ایمان اور انہی جہان
 کی تعلیم جنوں پر اعتماد فرمایا دھنسی نازد سے اور خبر کی بنیاد پر اسی دن کا خوف کرتے ہوئے
 جس میں انہیں چھپائی کی چھپائی ہوئی ہے۔

۴۔ مولانا محمد تقی نام ناٹووی کے بارے میں مولانا اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں کہ
 جس وقت مولانا نے تہذیب انہیں ملے کسی نے ہندوستان جبر میں مولانا کے ساتھ وقت

وکی ہجرت مولانا صاحب دہلی کے، "دعوت الہدٰی جلد ہدیم (۱۹۳۷ء)
گو یا مومن امام احمد رضا ہی نہیں بلکہ ہندوستان ہر میں ایک کے سوا تمام علماء نے
مولانا قاسم ہاتھری کی مخالفت کی تھی کیونکہ اہل علم نے تمام انہیں کے متفقہ معنی دینی
ہے انہوں نے کہا تھا۔

۵۔ مفتی محمد شفیع دہلوی نے قاسم انہیں کے بارے میں فیصلہ دیا کہ
ان اللغة اعمربجہ حاکمہ ان معنی عالم فہمین فی علایة حکومت فہمین وغیرہ
ترجمہ: جسٹس عربی زبان کا یہاں فیصلہ ہے کہ آئینت کریم کے اندر قاسم انہیں کا معنی
ہاتھری نبی ہے دوسرا کوئی معنی نہیں۔

صرف یہی نہیں بلکہ مفتی صاحب دہلوی نے اس متفقہ معنی سے انحراف کرنے والے
پران افطرس کو کفر کا فتویٰ ہی دیا:

اجمعت علیہ الامۃ فیکف مدعی غلطہ وافتل ان مسر۔ ۷۰

یعنی امت ہمت کا قاسم انہیں کے اس معنی پر اجماع و اتفاق ہے لہذا اس کا دوسرا
معنی مکرر لے دینا کا فرق قرار دے گا۔ لہذا اگر اس پر اصرار کرے تو قتل کیا جائے گا۔

۶۔ خود راہ علوم دہلیہ کے عالم تعلیمات مولانا مرتضیٰ حسن دہلوی امام احمد رضا خاں کے
ان الفاظ میں حق بجانب ثابت کر کے دی۔ اگر خاں صاحب (امام احمد رضا خاں) کے نزدیک
بعض علماء دہلیہ نے ایسے ہی تھے جیسا کہ انہوں نے سب راہ خاں صاحب پر ان کی
تخلیل میں لکھی۔ اگرچہ ان کو کافر کہتے تو خود کافر ہو جاتے۔ جیسے علامہ اسلام نے جب ان
صاحب کے متعلق کفر کا فتویٰ دیا اور وہ قطعاً ثابت ہو گئے تو اب علامہ اسلام پر زلت

اور مرزا یسویں کو کافر مرتد کہنا شروع ہو گیا، اگر وہ مرزا صاحب اور مرزا بیویوں کو کافر نہ
کہیں چاہے وہ کوسوں ہوں یا تادیالی وغیرہ دیو، تو وہ خود کافر ہو جائیں گے کیونکہ جو
کافر کو کافر نہ کہے خود کافر ہے۔ (اشارۃ لطیف، اسرار مرقطہ ص ۸)

۶۔ مولانا طور شاہ کشمیری صمدیہ دہلی بھی مولانا اہلی نعمانی کے بارے میں اس قسم کا فتویٰ
دیجے ہوئے فرماتے ہیں

واللہ اعلم علیٰ ہین الناس ان لیس من الدین ان یفرض من کافر سہ
یعنی میں شیخ نعمانی کی یہ بعید کی اور یہ مذہبی لوگوں کے سلسلے اس لئے ظاہر کرتا
ہوں کہ دین اسلام میں کافر کے کفر کو چھپا نہیں۔

کتنے اچھے بات ہے کہ ایک لفظی پر عرب و عجم کے علماء متفق ہیں، ایک فرد، جس کی
کھینک گئی، یہ ہندوستان جہی ایک سوا تمام علماء اس کے مخالف ہیں، خود اس کتب کے
مفتی و محدثین، انہیں کافرانہ قلمی قتل قرار دے رہے ہیں، اس بارے کے نام قدیمیت
امام احمد رضا پر فتویٰ دینا غرض قرار دے رہے ہیں، دہرند کی رہنمائی و سرنگا شخصیت
مولانا طور شاہ کشمیری بھی کہہ رہے ہیں کہ کفر کو چھپانا جائز نہیں، لیکن جب وہی بات امام
احمد رضا کے منہ سے نکلتی ہے تو انہیں کافر مقرر کئے خطاب ہے، لازماً جاتا ہے!

حقیقت یہ ہے کہ امام احمد رضا، المحب للہ و للبعض للہ کا مکمل نمونہ تھے وہ
کا کہنا ہے کہ بحمد اللہ مجھے پسینے و دشمنیوں کے لئے نفرت رہی ہے، نہ عرفان مجھے بلکہ میرے
بچوں کے کچل کو بھی اس سے ملتا ہے۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہو گیا
کہ اولئک کتب فی قلوبہم الایمان ہم لئلا نرکب کے دو کھولے کئے جائیں تو
خدا کی قسم ایک ٹکڑے پر لا الہ الا اللہ اور دوسرے پر محمد رسول اللہ تحریر ہو جائے

دشنامان خدا و رسول سے اسی نفرت لے ہی انہیں مذکورہ افراد کی تکذیب پر مجبور کیا۔
چنانچہ وہ عام الحرمین میں اقتیلہ کھیل لیا اور تمام حجت کے لیے تکفیر کا سبب بھی بن کر رہے
ہیں۔ لڑاتے ہیں۔

۱۔ اہل تبر و حصے حکم نقبائے کرم لودم کو کراہت دے کر یہی حکم چکا تھا کہ ہنر ہنر
ہاں عاشق نہ میں سرگزبان کی تکذیب نہ نہیں کرتا جب کیا ان سے کوئی طلب تھا۔ لہٰذا بخش ہو گیا
جب ان سے عایدہ کی کوئی شرکت نہ تھی اب پیدا ہو گئی، عاشق اللہ مسلمانوں کا ملحق
حجت و عداوت صرف حجت خدا و رسول ہے۔ نہ

اور یہ بات ان کے ہر قرین دشمن بھی تسلیم کرتے ہیں چنانچہ خود مولانا اثرن علی
تھانوی فرماتے ہیں: میرے دل میں احمد رضا کے لئے بے حد احترام ہے۔ وہ ہیں
کا فرقہ ہے لیکن حقیقی رسول کی بنا پر کہتا ہے کسی ذاتی طعن سے تو نہیں کہتا ہے

جب یہ بات سنا ہے اور اپنے پرائے تمام اسے تسلیم کرتے ہیں کہ ان کا یہ فتویٰ
حقیقی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بنا پر تھا۔ تو ان پر کافر مری کی جہتی بھی نہیں ملتی لیکن بد قسمتی
سے معنی مخالفت برائے مخالفت کی بنا پر ایسا کیا گیا۔ درحرف یہ کہ انہیں منقطع کلموں سے
لوازا گیا۔ ان کے ایک مخالف نے ۱۱۲ صفحات کی ایک کتاب و شہاب ثاقب بھی جس
میں بقول مولانا محمد امجد علی منجلی ۳۹۹ گالیاں امام احمد رضا کو دی گئیں دالو احمد رضا کی جھڑپ
رضا کے اس عظیم پیکر نے اُن تک نہیں کی۔
وہ خود فرماتے ہیں

نہ سم۔ لڑین محبوب و ہر مدد

نہ چنان و ہر ۱۲ اپریل ۱۹۶۶ء

دیکر براؤنش گاہیں دیتے ہیں۔ بعض کو مصلحت ہے ہرے بوسے پر یکس خطوط
 بیچتے ہیں۔ ہر ایک نہیں اللہ اہم لکھتا ہے یہی سمجھا اس کی پہلے نہیں اس لئے کہ میری مدت
 پر غور کریں تو میں شکر کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل نے مجھے دین حق کے لئے پہنایا کہ تیری وجہ وہ
 مجھے کوئے لہاں دے دے ہذا صحت کہتے ہیں۔ اسی در اللہ رسول جل جلالہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی قرینہ متقیوں سے بلا رہتے ہیں بلکہ اس کے جواب کا وہ بھی نہیں اور نہ کہیں
 بڑا مسلم ہوتا ہے کہ بدلی عورت ان کی عورت پر شکر ہونے ہی کے لئے ہے بلکہ ان پر
 شکر بھی عورت ہے۔ (مسند)

لیکھ لاری بچو آپ یوں فرماتے ہیں۔

اگرچہ دشمنی حضرت بھی اس پہلے پر ذمہ ہوں کہ وہ اللہ و رسول جل جلالہ و صلی
 اللہ علیہ وسلم کی جناب میں گستاخی سے باز آئیں اور یہ شرط ہے میں اور دلائل اس بندہ خدا نام
 احمد رضا ان کے پاس ہزار مصلحت گاہیں تھیں اور کھڑے کرنا ہیں اگر اس قدر پر پٹ منبر سے
 اور محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی سے از رہا اس شرما پر شہرہ زور ہے کہ اس بندہ خدا کے
 ساتھ اس کے باپ ذوالہر عہدہ دست، سرزیم کہ بھی نکلیں وہی تو این ہم پر علم، اسے خوش
 نصیب اس کا کہ اس کی کاروں کے آباد خدا کی آباد ہو گویوں کی زبوں سے محمد صلی
 اللہ علیہ وسلم کی کاروں کے لئے ہر کوئے دہم، الرحمن، اللہ عزوجل

الطریق ابنوں نے حصار سو کے مذکورہ دونوں طبقوں کے غلوں میں دیکھا اور اس
 راستے میں آلے والی تمام تر شکوت اور تلافین کو خفہ پیشانی سے ہراشت کیا یہ خیال کرتے
 ہونے کو۔

جنا جو عشق میں ہوتا ہے وہ جہاں ہی نہیں

ستم نہ ہو تو عبت میں کچھ مزا ہی نہیں

حضرت امام احمد رضا کے تجویزی کاموں کو سونا انتہائی مشکل ہے۔ کپ لے انعام

کیا ہے جس کے لئے ایک کل جماعت کی ضرورت تھی، آپ نے مذہب، سیاست، معیشت،
تفریح، بریدان میں امت اس میر کی رہنمائی فرمائی، جن کا ذکر ہم آئندہ صفحات میں کریں گے۔
آپ نے بہت سے عوامی علوم مثلاً محکمہ بیت، نجوم، جہز، ذریعات و غیرہ کو ”بہ نفع و نفعی“
بیت سی مردہ منتوں کو زندہ فرمایا مثلاً جمعہ کی آذان ثانی کو نبی پاک خدا نے زندہ کر دیا
کے ساتھ بنی خلیفہ کے سامنے مسجد کے دروازے پر دوانے کا رواج قائم کیا، آج جو حال
پاکستان، افغانستان، ترکی اور افریقہ و ایشیا کے ملک میں ہیں جہاں کہیں جمعہ کی آذان ثانی
مسجد کے دروازے پر دی جاتی ہے وہ آپ ہی کی سہار کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

”تذکرہ“ کو اردو میں کبھی کبھت کے طوطا و دواغلی، اسی طرح نبی پاک صلی اللہ
علیہ وسلم کے اکرم زری کے ساتھ مسم یا جو، کھنے کو حرملز، بہت کہا، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین
کے اسمائے گرامی کے ساتھ ۲۰ اور بزرگوں کے ناموں کے ساتھ رکھنا بھی ناچند و غلط قرار دیا
کر یہ بدعت فقیر جوڑگوں کی شان گنہ گاروں کی ذمہ داری ہے، سوانح طہات مسیحی۔

جب اُتر عرض کیا ۲-۲ کا ہے، صحیفہ نے پوری جماعت
تصنیف ”تالیف“ کے برابر کہا ہے آپ فرماتے ہیں:

”تذکرہ“ نے میری عمر سے دس گنا زیادہ کام میرے ذمہ فرما دیا ہے، اگر وہی تالیف
میرے ذمہ نہ ہوتے تو جو کچھ سمجھتا ہوں کسی قدر ابھر گھٹاتا، (الطیول)
اور آخری عمر میں ایک مرتبہ فرمایا:

”تذکرہ“ نے میری عمر سے دس گنا کام لے لیا ہے، یہ اس کا انتہائی فضل
کرم ہے، (الکرمی)

آپ نے آٹھ سال کی عمر میں زمانہ طلب علمی میں ہدایت اللہ کی عربی زبان میں شرح لکھی
اور خانقاہیہ ان کی سب سے پہلی تصنیف ہے، ۱۴۱۱ھ، ۱۳۸۹ھ کو ۱۳ سال، ۱۵۱۱ھ دن
کی عمر میں آپ نے اٹھارہ فقہی نویسی کا آغاز فرمایا، اسی دن پہلا فتویٰ لکھنے تحریر

فرمایا: یہ عمارت گرجے کی ناک پر کسی طرح دودھ چھڑ کر صحن میں پہنچ گیا تو کیا حکم ہے
آپ نے اعتقاد نظر میں لایا جواب تحریر فرمایا کہ مذکور ناک سے حوض کا دودھ جو بچے کے
پیش میں پہنچے گا، حوضِ رضا سے گئے گا (انوار رضا)

مہجوت تحریر کیا: عالم ہے کہ آپ نے حضرت شیخ حسین بن صالح کی
کتاب البحر المحیط فی حلال و حرام میں علی اور مشہور عربی کتاب حلال و حرام
حرف آٹھ لکھتے ہیں۔

مروانہ حسین رضاعی کے مطابق آپ نے اپنی ۵۴ سالہ تصنیف زندگی میں اوسطاً
۵۶ صفحات معذات تحریر فرمائے (انوار رضا)

لیکن اس سرعت تحریر کے باوجود انہوں نے میدانِ تحقیق میں جو کمال رکھتے ہیں
انہیں دیکھ کر تعجب کم نہ پڑتا ہے کہ انہیں خصوصاً کیمیا بندی حاصل تھی اور اس قدر تعلیم
نے انہیں علمِ دینی کی نعمتوں سے مالا مال کیا تھا لہذا اپنی مشہور کتاب حلال و حرام
میں اصغر نے تیم کے بارے میں ۲۹ امور بیان کیے ہیں جن میں ۱۸ سے تیم جائز ہے
ان میں سے ۴ امور مقتدین نے بیان فرمائے اور ۱۰ خود اصغر نے اس طرح ۱۳
اشارہ سے تیم کے حلال کو بیان فرمایا جن میں ۵۸ اشیا فقہاء مقتدین نے بیان فرمائی
اور ۱۴ اصغر نے لے

آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو طالعِ عبود کہنے کے جوازیں ایک کتاب فومن مدلی
لکھی جس میں ۵۰ سے زیادہ آیات اور ۲۰۸ احادیث نقل فرمائی۔ اسی طرح آپ نے صبح
صادق کے وقت کی تحقیق فرمائی کہ جب آفتاب نکلے ۱۵ درجے نیچے پڑتا ہے تو
اس وقت صبح صادق ہوتی ہے اور صبح کا ادب ۱۸ درجے کی غلطی پر ہوتی ہے نہ کہ
کی تدبیر میں شاید پہلے تر کہ آپ ہی نے بریلی میں طبعِ محمد اور خاندان کے اوقات کا
وہی نقشہ مرتب فرمایا۔

رویت ہول کے سلسلے میں آپ نے زمین کے ایک درم کی قدر ۴۹۰۵۴۰۵ میں نکالی، غرضیکہ ہم وہ نیک تمام علوم میں آپ کے تحقیق کا حق ادا کیا اور مندرجہ ذیل علوم میں ایک ہزار سے زیادہ تصانیف فرمائیں۔

الکران، ۲، حدیث، ۳، اصول حدیث، ۴، فقہ، ۵، اصول فقہ، ۶، تفسیر اویان، ۷، تفسیر، ۸، حقیقہ، ۹، جہل، ۱۰، اہل، ۱۱، نحو، ۱۲، صرف، ۱۳، معانی، ۱۴، بیان، ۱۵، دلیل، ۱۶، منطق، ۱۷، مناظرہ، ۱۸، فلسفہ، ۱۹، تفسیر، ۲۰، بیعت، ۲۱، حساب، ۲۲، ہندسہ، ۲۳، قرآن، ۲۴، نجوم، ۲۵، نجوم، ۲۶، سلوک، ۲۷، الزلیقات، ۲۸، اسرار، ۲۹، سیر، ۳۰، تاریخ، ۳۱، بیعت، ۳۲، ادب عربی، ۳۳، ارشاد، ۳۴، جہد و مقام، ۳۵، حساب سینی، ۳۶، اور لغات، ۳۷، توفیق، ۳۸، سفر و مریا، ۳۹، اگر، ۴۰، زیجات، ۴۱، ثلث کروی، ۴۲، سطح، ۴۳، بیعت جدیدہ، ۴۴، مرہات، ۴۵، جہز، ۴۶، زائر، ۴۷، علم غفرانی، ۴۸، عرض، ۴۹، قرانی، ۵۰، نجوم، ۵۱، اوقات، ۵۲، فن تاریخ و احوال، ۵۳، ادب مذکی، ۵۴، ادب ہندی، ۵۵، ادب اردو، ۵۶، خطاطی و خط نسخ، خط نستعلیق، خط مستقیم، خط سنہ و غیرہ۔

فہم قرآن پاک میں آپ اپنے دور میں بے مثال تھے۔
ترجمہ قرآن پاک قرآنی علوم کی جو وسعت آپ کو عطا کی تھی۔ دوروں کا مریا تخیل ہی دہاں تک پہنچنے نہیں دیا، ایک مرتبہ آپ نے بریلی میں ۳۲ ریسٹ لائن کے جلسہ میلاد میں کلمہ شمس کے بارے میں مدح و ب، اور اسم اللہ پر کئی محنتیں تقریر فرمائی اس تقریر کا طو حصہ شمس الہدیٰ کالج پٹنہ کے پرنسپل مولانا ظفر الدین بہاری نے اپنی کتاب حیات حضرت میں جو وہ صفحات میں تلمذ کیا ہے اسے جو دیکھنے کے قابل ہے۔

لے۔ اہل الذیۃ العلماء و کبر والدینہ از صدر رضا خاں

۴۷۔ تقریر السید و مہدیہ کے ۱۲ سے کہی شکل میں بھی شائع ہوئی ہے۔ سترہ۔

اور ایک دفعہ شاہ عبدالقدور بدایونی کے عرس میں سحۃ السنی پر مسلسل چمکتے نظر فرمائی اسی موقع پر فرمایا کہ سورۃ السنی کی چند آیات کی تفسیر میں ۱۰ جزدہم تک لکھ کر چھڑ دیا کہ اسادت کہاں سے وول کر پوسے قرآن مجید کی تفسیر لکھوں (سوانح المغرت)

یہ بات یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ اگر محدث امام احمد رضا کو فہمت دیجے تو وہ ایسی تفسیر لکھتے جو اردو زبان کی بہترین اور ضخیم ترین تفسیر ہوتی لیکن انہی کے انہیں طبع اور انہیں نے ایک ہی جہت میں سے بیٹھے رد کیا تاہم انہوں نے صدر الشریعت مولانا محمد علی اعظمی کے اسرار پر مبنی اسادت نکالا اور ۱۳۳۰ھ، ۱۹۱۱ء میں کنز الایمان کے نام سے قرآن پاک کا اردو ترجمہ کیا جسے قلم طہر پر اردو کا بہترین ترجمہ تسلیم کیا گیا ہے۔ کنز الایمان سے پہلے تقریباً ۵۰ ترجمہ قرآن شائع ہوئے اور ابھی تک یہ سلسلہ جاری ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ عربی عبارت کو اردو کا پہلا مدینہ اور بات جملہ مفہوم قرآنی اور معانی باقی کو سمجھ کر قرآن کریم کا ترجمہ کرنا عبادت ہے۔

اردو کے مشہور ادیب ڈپٹی ناظم دہری نے قرآن پاک کا ترجمہ ڈب کی بھائی زبان میں کیا اور عربی محامدوں کے مقابلے میں اردو محامدے استعمال کرنے کی کوشش کی لیکن ان کے شوقی محاورہ بندی کے نتیجے میں جو ترجمہ تیار ہوا ہے اردو زبان و ادب کی تازگی میں قوت پانہ کوئی جگہ مل جائے لیکن اسے ترجمہ قرآن کہنا خود قرآن سے زیادہ کی ہے کیونکہ محاورہ بندی انہیں فہم قرآن سے بہت دور لے گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شائع ہونے والے مسلمانانہ بند نے اس کے غلط آواز اٹھائی اور آج اسے جانتا بھی کوئی نہیں۔

لیکن ڈپٹی ناظم دہری یا کسی اور صاحب ترجمہ کے نقصان جو انہوں نے ہمارا موضوع نہیں ہم نے صرف اس طرف اشارہ کرنا چاہا ہے کہ ۱۹۱۱ء میں کنز الایمان کے نام سے جو ترجمہ امام احمد رضا نے کیا اس کا اردو ترجمہ میں کیا مقام ہے اس مقدمہ کے لئے ہم صرف چند مثالیں

(مولانا اشرف علی تھانوی)

اس آیت میں لفظ کا ترجمہ دیگر مترجمین نے اس طرح کیا ہے۔

ہو جان میں (سرید احمد خان) ہم معلوم کریں (ڈپٹی ناظم احمد)

ہم معلوم کریں (مولانا محمد الحسن) ہیں معلوم ہو جائے (مزار حیرت دہلوی)

یہ تمام دیکھ کر سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا معاذ اللہ خدا کے عذر میں یسوع کو بچے علم میں تھا

لیکن امام احمد رضا کے ترجمے میں یہ اشکال پیدا نہیں ہوتا اور ان کا ترجمہ اردو محاورے کے میں مطابق ہے ان کا ترجمہ دیکھ لیجئے۔

اور اسے میرے صوبہ تہ پہنچے جس تبدیل پر تھے ہم نے وہ اس لئے متہد کیا تھا۔

کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون اٹھے پاؤں پر مارتا ہے۔

فَلْيَنْتَظِرْ مَنْ يَفْعَلُ عَلَيْهِ

اور انہیں لے آجھا کہ ہم دیگر دیکھیں گے اس کو (مولانا محمد الحسن)

اور (پوش نے) خیال کیا ہم ان پر قابو نہیں پا سکیں گے (فتح محمد ہانہ دہی)

انکو دوش کو۔ ایسا دوسرا کہ ہم ان پر قابو نہیں پا سکیں گے (ڈپٹی ناظم احمد)

تو لگائی کہ (پوش عید اسلام لے آکر ہم اس پر نگلیں کریں گے (امام احمد رضا)

دیگر مترجمین نے تقدیر کو القدرۃ سے مشتق سمجھتے ہیں، تو یہ کیا ملاحظہ ایک

ادنیٰ مسلمان بھی یہ خیال نہیں کر سکتا کہ معاذ اللہ خدا تعالیٰ اسے پکڑے گا۔ لفظ

وہیل القدرۃ سے مشتق ہے جس کا معنی ہے نگلی کرنا، یہی تو برا اعلیٰ قدرت نے کیا۔

اور یہی نشانہ خداوندی ہے۔

۵۔ اھدنا الصراط المستقیم کا ترجمہ مولانا اشرف علی نے کیا ہے۔ "بتلا دیجئے ہم کو

دوسرا صراط۔ لیکن یہ بات واضح ہے کہ خدا کا فرمان ہے بلکہ مسلمان پر مشتمل ہے

اور مسلمان وہی ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ۔ لے دیا ہے اور اس طرح مولانا

اشرف علی کے ترجمہ پر تفصیل حاصل کا اعزاز آئے گا۔

لیکن امام احمد رضا کا ترجمہ بالکل واضح اور صاف ہے۔ ہم کو سیدھا راستہ چھوڑ کر گزریں۔
یعنی اسے لفظ ہم اسلام کا سیدھا ترجمہ کیا ہے۔ اب ہمیں اس راستہ پر چوہی
وَعَطِیْ دَامَ رَبُّهُ فَطَوَى۔

مردنا عاشق بھی دیوبندی نے یوں ترجمہ کیا۔

”اور آدم نے نافرمانی کی اپنے رب کی بس مگر وہ ہوئے۔“

حالانکہ نوجوان نافرمانی کرنے سے معصوم بنتا ہے اور مگر وہ بھی نہیں ہوتا کیونکہ اگر عدا
اللہ خود خدا کی نافرمانی کرنے لگے اور مگر وہ ہو جائے تو دراصل کو راہ پر کیسے لائے اس کا
کا ترجمہ اس عیب سے پاک ہے۔

”اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں نفرت واقع ہوئی تو جو عیب چاہا تھا اس کی
راہ نہ پائی“ (کنز العمال)

مگر یا آدم مدبر اسلام نے یہاں تو یہ کرنا فرمائی دیکھتی ہیں کہ جو بھروسے سے نفرت ہو گئی تھی اور
دیکھتے کہ گمراہ ہوئے اور نہ پائی تھیں کہنا واضح فرق ہے۔

۴. وَمَسْكُونًا وَمَسْكُونًا وَاللَّهُ نَفِيزُ الْاَكْبَرِ فَن (چرا)

اور دیکھ کر کیا ان کافروں نے اور کر کہا اللہ نے اور اللہ کا دوسرا سب سے بہتر ہے وہ تو
مکانہ دوسری نے کر کا ترجمہ چل کیا ہے۔ لیکن دیکھتے ہیں کہ کہا کر، ذاتی، یا پاک
دفعہ تھانے کی شان کوئی ہے؟ اور ان میں سے کس نہت اللہ تھانے کی طرف کرنے
کے کیا یہاں مجروح نہیں ہوتا اس میں عربی لغت میں کر کا ترجمہ خبر ہے کہ وہاں ہے تو وہاں

۵. اَللّٰہُ تَعَالٰی صَدَقَ مَا قَوْلُہٗ دَعٰی، نوٹ: امام حسین علیہ السلام کے ترجمہ میں

مکانہ دوسری نے اپنی ہی غلطی کا احساس کرتے ہوئے کر کا ترجمہ علیہ السلام کیا (ص ۱۸)

ان مشرکین کی توجہ اس طرف کیوں نہیں گئی۔

۱۱۔ اہمہ رضا خاں نے سب سے پہلے ہمارے ایمان افروز کر دیا ہے۔

۵ اور کہ فرسوں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہوک کی خفیہ ہمہ گیر لڑائی اور اللہ سب سے بہتر بھی تمہارے والد ہے مکر فرمایاں۔

۸ خَالِدُ تَاغُ اَنْتَ لَعْنُ ضَلَالَتِ الْاَقْدِمِ دَجْرًا کَا تَرْمُوهُ کَرْدِ الْمُنْ نَعِ یُورِکِ۔

وہ لوگ بڑے قسم اللہ کی تو تو اپنی اسی تعزیر فعلی میں ہے۔

اور مولا اثرات علی نے یوں کہا۔

۷ وہ رہا سولے، بچنے سکے کہ خدا آپ کو اپنے اسی پرانے غلط خیال میں جتوئی۔

ایک میں محمد بن حنیف حضرت یعقوب علیہ السلام کی موت نقلی اور غلط خیال کی نسبت کتنی غاش غلطی ہے جبکہ عربی لغت میں غش کے معنی اور طور شکل کے بھی کتنے ہیں تو ان کا استعمال یہاں کیوں نہ کیا جائے امام احمد رضا کا ایمان افروز ترجمہ لاسطہ کریں۔

۶ بچنے پر سے خدا کی قسم آپ اپنی اسی پرانی خود رنگی میں ہیں۔

۹ وَجَعَلَ خَالًا نَسَبَی کَا تَرْمُوہِی مَوْلَا مَحْمُودِ الْمُنْ لَعِ یُورِکِ۔

۷ اور پڑا تہ کو جھکنا پیراہ سبحان، لیکن یہ ترجمہ کرتے وقت مولا کی توجہ اس طرف نہ لگی

نہیں گئی کہ تہ لافہ بنید صلی اللہ علیہ وسلم کا جھکنا حمل ہے کیونکہ جس فعلی اس کی لٹی کر رہی ہے

خدا تعالیٰ واضح فرماتا ہے کہ،

مَا فَلَاحُ صَاحِبِ کُفْرٍ مَا خَوْفُ:

تہدے صاحب دہلے نہ بے رہے۔

لب کہ اور تمام ہی دیکھئے مولا احمد اشرف علی اس کیت کا تہو ایسے کرتے ہیں:

۸ لَعْنُ اللّٰہِ لَعْنُ اَپ کَا تَرْمِیۡتَ ۷۷ اے خیر یا امواپ کو کافریت کا، راستہ دکھایا۔

مولا عبد علی ماری کا اور دیکھئے لہر تہیں نہ لافہ بنید مولا احمد اشرف علی کی۔

لیکن امام احمد رضاؒ نے ترجمے میں ان حضرات کی طرح مانگتے ہیں اور نہ ہی نادانف
 وہ اندر شریعت سے بے خبری میں ان کا ترجمہ سمجھ کر کیجئے
 اور تمہیں اپنی محبت میں خود رشتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی
 ۱۰۔ قل تانا بشر مشکریو علی الی آتھا البکم الہ ولعد کاذب کرمودی لیل
 کیا ہے۔

۱۱۔ تمہارے کہیں تو تم ہی جیسا ایک انسان ہوں پھر پردی کی جاتی ہے کہ ابتدا
 خدا ایک ہی خدا ہے۔ (تفسیرات حصہ دوم ص ۱۵)
 اور مولانا محمد غفران کو ردی تو بالکل ہی مقام رسالت کو فراموش کر گئے
 یہ بتیاری حرج ایک معمولی انسان ہوں اگر تم میں اور مجھ میں کچھ فرق ہے تو صرف اتنا
 کہیں تمہارے پاس خدا نے تعالیٰ کا پیغام لیا ہوں (امام احمد رضاؒ مکتوب جون ۱۳۹۳ء)
 لیکن مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا شاسا اور نہ مصطفیٰ کا دیوانہ، احمد رضاؒ اس
 بزرگ ترین مقام میں بھی گستاخو شنید رکھائی دیتا ہے۔
 تم فرماؤ غیبتِ نبویؐ میں تو میں تم جیسا ہوں بے شک آئی ہے کہ تمہارا مبعود
 ایک ہی مبعود ہے۔

۱۱۔ انما نعوم علیکم المیتۃ والدم ولکم الخنزیر والہل جہ بغیر اللہ
 مولانا اثرات علی کا ترجمہ سمجھو۔ فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے تو تم پر حرم عظام کیا ہے مردار کو اور خون کو جو بہت بڑا اور غصہ
 کے گوشت کو وہی طرح اس کے اجزاء کو بھی، اور ایسے جانور کو جو بعد تقرب جیڑھ کے
 نامزد کر دیا گیا ہو۔

اجل، اہل آل سے ہے جس کا ترجمہ یہاں نہیں کیا گیا ہے جس سے کئی پیچیدہ
 مسائل حل لیتے ہیں اور اس ضمن میں ایسی بہت سی چیزیں کو بھی حرام کہنا پڑے گا جنہیں اللہ

تہذیب نے حرام نہیں فرمایا۔ احوال کا ترجمہ عربی لغت میں دفع الصوت جند لفظ بیجا کیا گیا ہے۔ یعنی ذبح کے وقت آواز بلند کرنا اور یہی پہلی مراد ہے ہر مسلمان جانتا ہے کہ ذبح کے وقت اَللّٰہمَّ اِنّٰہکَ لَکَ بَیْسَہُمُ کَہْمُ یَا ہُمُ شیخ عبد القدوس جو نوکر دیا جائے گا تو ہمارا حرام ہو جائے گا اور ذبح سے پہلے اس مالدار کو کسی بھی شخص کی طرف منسوب کرنے سے ہم ہم سب کا حضرت علیؑ کی خدمت میں دعویٰ لے کر عربی لغت کے حین مطابق اس آیت کا ترجمہ یوں فرمایا ہے۔

”وہ جن میں نیست کو حرام کہہ است ابرہ شام دار اور خون را و گوشت حکم را و انہم آواز بلند کردہ شود و در ذبح و سے بغیر خدا ..“

اور امام احمد رضاؒ نے بھی اسی طرح ترجمہ فرما کر جہالت کے مفہوم کو بالکل غلط کر دیا، ماس نے یہی تمپر حرام کئے ہیں مردار اور خون اور سرد گوشت اور وہ جانور جو طیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہو۔“

تو تقریباً تمام اسلاف ہی معنی پر متفق ہیں۔

انفیر امام احمد رضاؒ نے عربی لغت کی مدد سے منشاء خداوندی کو بھی بیان کر آئی آیات کو اللہ کا روپ دے دیا۔ جبکہ اکثر و بیشتر مجتہدین نے جہالت کے ظہری اور زبان مذہب کے مطابق ترجمہ کر کے مقام الاممیت اور مقام رسالت کو محروم کیا ہے۔

ترجمہ میں امام احمد رضاؒ کا انداز تھا مطلب یہی ان کی حالیہ اور حلفانہ شان کا آئینہ دار ہے۔ قتل کے فرق خلیفہ کی کاربھر کرنے وقت دیگر ترجمہ میں نے افرطہ لفظ سے کام لیا ہے خواہ مخواہ یا یہ ان کا خوف کے ترجمہ میں تم کا ترجمہ میں نے یوں کیا ہے ”آپؐ فرما دیجئے اور میں نے فرمایا کہ“ ”وہ بچنے کی بات تو یہ ہے کہ یہ حق کا خطاب اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں بلکہ علیؑ کی طرف ہے اللہ تعالیٰ خالق ہے اور نبی پاک مخلوق میں سب سے افضل ہے مقررہ کائنات،

آپ فرمادیجئے کہ وہ دلچسپ کے ساتھ ایسا اور خطاب ہے جو چھٹا جسے کوکت
 ہے اور کہہ کہ ایک ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو مقامِ حرث میں بہت ہی کمزور ہے کا جو
 اس لئے کہ دلوں خطاب ہی شانِ خداوندی اور شانِ رسالت کے واقع نہیں ہونگے۔
 اور ان دونوں کے درمیان وہاں ایک سببِ خطاب ہوگا۔ تم فرماؤ اور امام احمد رضا نے
 بعد ازاں مودادِ مطلباً کو نظر رکھتے ہوئے نقل کا ترجمہ تم فرماؤ "ہی کیا ہے جس
 سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مقامِ اہمیت اور مقامِ رسالت کے کسی حد تک آشنائی میں اور ادبِ شوق
 اور تہذیبِ اسلامی میں کسی حد اختیار سے چلتے ہیں۔ امام احمد رضا کا ترجمہ آسان صحیح، کل اور جامع
 ہے کہ وہ کمالِ وہ ترجموں نے اسی ترجمہ پر تفسیریں لکھی ہیں اس ترجمہ پر صدرالفاضل برقا
 نے تفسیریں لکھ کر ادا دی ہے خواہ ان العرفان، ملکی احمد یزدانی نے اور العرفان اور اثر
 تفسیر تفسیریں مفتی امجد ولی نے تفسیر القرآن، مولانا سلیمان علی خاں ٹکڑی نے جلیہ
 میں مولانا سید محمد علی نے اس بیانِ المعروف تفسیر لاری میں لکھا ہے میں نے لکھا
 کہ امام البیہد تحریر فرمائی مولانا برقی ملکی علی علیہ السلام، مولانا غلام رسول سیدی اور ایک
 صاحبِ حران نے بھی کفرِ حیان پر کام کیا ہے دیدہ و اجست قرآن مجید "دوم"
 آپ کہ اور سری قابل ذکر کیفیتِ فتویٰ رضویہ ہے جس کی بات ختم جلد ہی میں لکھ رہا ہوں
 کہ ایک ایک جلد سے مندرجہ شش ہے فتاویٰ رضویہ دنیا کے اسلام کی چند خیم ترین کتب
 میں شمار ہوتی ہے اس میں خلیق کے ایسے ایسے دریا سوجن میں چھیں دیکھتے ہی
 دل سے اختیار ہوا رہتی ہے کہ امام احمد رضا وقت کے امام اعظم ہیں کہ منظر کے شیع

۱۸۳۰ء میں اسم پر شہر رکھ لے کسی ایجنٹ سے منسلک شہر مشرق جو تہذیبِ دنیا میں ہر فرقہ کے برابر
 تھا، جس نے فتویٰ رضویہ کو فتاویٰ عالمگیری کے ساتھ نہ دیکھا مگر یہی جگہ نے دلی خیم ترین کتاب
 کے لئے حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی "نور اللکھوری"

اسامیل بن فضیل نے تم کے ہر سے میں ایک فتویٰ دیکھا تو فرماتے تھے
 دینے اقول والحق اقول انہ لو راھا ابو خنیفہ نعمان ز قوت حنیفہ لعل
 من قضاہ من جملہ اصحاب

اللہ کی قسم کہ اگر آپ کے فتویٰ کو امام ابو حنیفہ نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
 دیکھتے تو یقیناً ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں اور اس کے برکت کو اپنے اصحاب و امام محمد و امام
 ابو یوسف و طریقہ کے ہر سے میں شامل فرماتے۔

مشہور ائمہ کے علاوہ نفع الدین احمد پوری نے آپ کا ایک فتویٰ دیکھا تو پھر اٹھے
 - حور شمس و رب حب الخ القدر یروز کے شکر دیں یہ تو امام اعظم ثانی معلوم ہوتے ہیں
 (سوانح سراج الفقہاء)

لیکن فتویٰ کی قدری منزلت یہی نہ تھی کہ سب اہل ایک پاکستان میں زیر طبع
 سے کلاس میں ہوں کہ مشہور شریعہ علی ایضاً سزاوار کھدوسے اداروں نے
 اس کی اشاعت، جہت تو ہر کی جہت ہندوں کی اشاعت کے بعد ان کی بہت جواب سے
 گئی صرف نادانی و غلو ہی ہے۔ بکھر چکی سیکڑوں کتابیں ابھی تک زیر طبع ہیں سب
 سے زیادہ مشہور ہے کہ ابھی تک آپ کی کتابوں کی کئی فہرستیں بھی دستیاب نہیں ہو چکی
 اب تک آٹھ یا نئی ایک اور مرکزی مجلس نے اس طرف توجہ دی ہے۔ خالصتاً انہیں اس
 ایک مقصد میں کامیاب فرمائے۔

میں نے مشہور عالم مولانا محمد کاشانی اہل حنفیہ، اصحاب امام احمد بن حنبلہ و مولانا محمد رفیع شہید
 ملائکہ حبیب اللہ علیہ السلام جنہوں نے ۱۹۷۰ء میں تحفہ شریعت کو شریعتی و اسلامی حیثیت سے ادارہ کن کے زیر اہتمام
 قائم کیا۔ اسے چھ ماہ تک ایک ہفت روزہ کی شکل میں پبلشرس نے شریعتی ہی۔

(مستند)

۴۸. حاشیه موضوعات کبر. ۴۹. حاشیه و صاحبی معرفت اصحاب. ۵۰. حاشیه تذکرة العلماء.
 ۵۱. حاشیه عمده العقاید. ۵۲. حاشیه فتح الهادی. ۵۳. حاشیه ارشاد الهادی. ۵۴. حاشیه حاشیه
 نصب خیریه. ۵۵. حاشیه بحی الواسطی فی الشرح الشامل. ۵۶. حاشیه فیض القدر فی شرح جامع صغیر
 ۵۷. حاشیه رقة المفاتیح. ۵۸. حاشیه اشعة الهمم. ۵۹. حاشیه مجمع البحار فی التوفیق. ۶۰. حاشیه
 فتح الملیث. ۶۱. حاشیه اصل المتناهی. ۶۲. حاشیه یزین لاجل. ۶۳. حاشیه تهنیه بکتبیه
 ۶۴. حاشیه علامه تهنیه بکتبیه.

عقائد و کلام ۵۵. مشربان حلی اعلام و البیانیه. ۶۶. بحسب المکمل، ابدی و جمیع
 ۶۷. میر محمد طاب فی شیون الی طالب اردو. ۶۸. بحسب اقربین

فی انزله سقا صریح دارد. ۶۹. اعتقاد و الاصابه اردو. ۷۰. ابشری صاحب من تحت آمله. ۷۱.
 مقام الصریح علی حد الشفق الیه یلزم. ۷۲. تجلی الیقین ابن فیاض الدار سلیمه اردو. ۷۳. حیات
 الموات لی بیان سماح الموات اردو. ۷۴. ناو کبر اشبا بیه لی کفریات ابی الوابیه اردو. ۷۵.
 عرض هو عزمه و کفریات لاولی حوکم اسلام اردو. ۷۶. لایب هو لایب الوابیه اردو. ۷۷. لایب هو لایب الوابیه اردو.
 ۷۸. فتاوی القاده کشف. ۷۹. فتاوی الحریین بر حقه مدقه العین اردو. ۸۰. قوارع القهار
 علی الجریه فقه اردو. ۸۱. مدافع الفضل اردو. ۸۲. مدافع الفلاس اردو. ۸۳. قیام العین علی ترجمه
 دیان دارد. ۸۴. حاتم الحریین و حرلی. ۸۵. سبین احکام و تصدیقات اعلام اردو. ۸۶. طیفوت
 الکبر و حرلی. ۸۷. تبسیه الایمان بآیات قرآن اردو. ۹۰. بجزن السبوح اردو. ۹۱. البیین ختم
 البیین اردو. ۹۲. مقابل عرفان و احواض شرح و ملامه اردو. ۹۳. لایب اشعه الهمم اردو. ۹۴. البحر
 الزنج دارد. ۹۵. اصمصام العیدی دارد. ۹۶. بین الهادی دارد. ۹۷. اصمصام الهادی
 علی سرائف نادانی اردو و نظریات البیجیه ملقب به طبعش غیب اردو. ۹۸. اعتقاد و الکلام
 اردو. ۱۰۰. الفرق الوجیه اردو. ۱۰۱. دوام البیض لی نه ترجمه قریش دارد. ۱۰۲. حاشیه
 شرح فقاه و حرلی. ۱۰۳. حاشیه خیالی. ۱۰۴. حاشیه شرح شرح متعلقه مضدیه. ۱۰۵. حاشیه

شرح مساقف ۱۰۹۰۔ حاشیہ شرح مقاصد، ۱۰۹۱۔ حاشیہ مامو و مسلمہ ۱۰۸۸۔ حاشیہ مفرقة
 بین ماسوم و ملذذہ ۱۰۹۰۔ حاشیہ ایواقیت و الجلبہ ۱۱۰۰۔ حاشیہ مفتاح السعاده ۱۱۰۱۔ حاشیہ
 تفسیر غلام ۱۱۰۲۔ حاشیہ اصول الحق المحرقہ ۱۱۰۳۔ تفسیر البطل (دارود) ۱۱۰۴۔ جو (بنا کے لڑکی ہونے کی
 ارادہ ۱۱۰۵۔ ار (نور منیر) ۱۱۰۶۔ انہا کی خبر گیری ۱۱۰۷۔ چاک لیٹ (دارود)
 ۱۱۰۸۔ فقہ و اصول فقہ، لغت فقہ، فرائض تجرید ۱۱۰۹۔ فقہ الغیر و دارود ۱۱۱۰۔ احکام
 فقہ و اصول فقہ، لغت فقہ، فرائض تجرید ۱۱۱۱۔ احکام (دارود) ۱۱۱۲۔ انفس البقری

قرآن البقرہ (دارود) ۱۱۱۳۔ الاحزاب (دارود) ۱۱۱۴۔ آفاتہ القیامہ (دارود) ۱۱۱۵۔ سن بلبر
 فی تنقید حکم ابجا و دعویٰ ۱۱۱۶۔ بنیم و یقین فی (خود ملا ناہی) حکیم (دارود) ۱۱۱۷۔ الجلبہ صفا ۱۱۱۸۔
 المستطافہ (دارود) ۱۱۱۹۔ بنیم و یقین فی حکم تقیید و بیان (دارود) ۱۱۲۰۔ القلۃ السفر عن احکام ہجرت
 الکفرہ (دعویٰ) ۱۱۲۱۔ الجلبہ انساب المستطافہ (دعویٰ) ۱۱۲۲۔ اسعد و حقیر فی طلب
 اصغر فی اجازۃ القریٰ (دارود) ۱۱۲۳۔ لیم و صبار فی ان ذلک بولی ہوا (دارود) ۱۱۲۴۔ الی علی
 من السكرانہ ۱۱۲۵۔ جملہ بن جملہ (دعویٰ) ۱۱۲۶۔ منزوع المرام (دعویٰ) ۱۱۲۷۔ معنی لہلال فی
 اثبات اہول (دارود) ۱۱۲۸۔ طابع اصولی حکم ہر سراج علی محمود (دارود) ۱۱۲۹۔ البنا زکۃ صفا
 دعویٰ ۱۱۳۰۔ جملہ بن جملہ (دعویٰ) ۱۱۳۱۔ انوار الہدیہ (دارود) ۱۱۳۲۔ انہا و لور (دارود) ۱۱۳۳۔ اسعد
 المسبل (دارود) ۱۱۳۴۔ انہی ہو کیہ (دارود) ۱۱۳۵۔ جلیل لکین (دعویٰ) ۱۱۳۶۔ اذکی اللہ لال (دارود)
 ۱۱۳۷۔ اب غلام مستطافہ (دارود) ۱۱۳۸۔ البیرواب اللہ پیر ۱۱۳۹۔ اسن المقاصد (دارود) ۱۱۴۰۔
 انیک کا فی (دعویٰ) ۱۱۴۱۔ صفائح الصغیر (دارود) ۱۱۴۲۔ احکام الامم (دعویٰ) ۱۱۴۳۔ تبیین الوضو (دارود)
 ۱۱۴۴۔ الخلاقہ و مطبوعہ (دعویٰ) ۱۱۴۵۔ حکم رجوع من دلی فی فقہ العرک و الجلبہ (دارود) ۱۱۴۶۔
 المصحح الملیعہ فیما بین من جزاء الذبح (دعویٰ) ۱۱۴۷۔ اسعد و صبار فی حرۃ الذکوۃ علی بن اکرم (دارود)
 ۱۱۴۸۔ جملہ المسکوۃ (دارود) ۱۱۴۹۔ البتیر المنہ بان یمن المسعد سید (دارود) ۱۱۵۰۔ حکم العیب فی حرۃ
 تسوۃ الشیب (دارود) ۱۱۵۱۔ حقۃ المرحان (دارود) ۱۱۵۲۔ حباب (انوار) (دارود) ۱۱۵۳۔ الجلبہ صفا

۱۶۴. سرو و سید السید (درود) ۳۲۲. الصالحه للوجه و حرلی، ۱۳۳. جہو و حرلی، ۱۶۴.
 احوط الحسنی فی تکلیفہ علی کفین و حرلی، ۱۶۵. بر التقلیل و حرلی، ۳۳۹. فتح التعلیقات و حرلی، ۱۶۶.
 الطیب الوجہ و درود، ۳۴۵. ربیع الدارک و درود، ۱۶۹. جلی بصوت نبوی الہیۃ الام المودت و درود،
 ۱۷۰. یسر الیاد و حرلی، ۱۷۱. امن و حق و درود، ۱۷۲. بہکات الہیۃ و درود، ۱۷۳. دل الیاد و
 درود، ۱۷۴. حق بلاستحق و درود، ۱۷۵. امنی و درود، ۱۷۶. و شاح الیاد و درود، ۱۷۷.
 وصف الیاد و درود، ۱۷۸. عقدہ لفرصہ و درود، ۱۷۹. بل و صغیر، ۱۸۰. ستر جلیل و درود،
 ۱۸۱. اطلب جہانی فی کماح اثنی و درود، ۱۸۲. و التقوی و الیاد و درود، ۱۸۳. سبب الشہد
 و حرلی و درود، ۱۸۴. رعایتہ المزد و حرلی و درود، ۱۸۵. حق بلاستحق و حرلی و درود، ۱۸۶. حاجت و حرلی
 و درود، ۱۸۷. لایع البہار فارسی، ۱۸۸. الکاس قد باق و حرلی، ۱۸۹. القسوس ثلاثہ و حرلی و درود،
 ۱۹۰. لاراق و شہیدی و درود، ۱۹۱. نقد لیسان و حرلی، ۱۹۲. لادی الموضیہ و درود، ۱۹۳. لایع الخفی
 و درود، ۱۹۴. الخفی الحاجز و درود، ۱۹۵. شفا الراہ و درود، ۱۹۶. مروان الشہد و درود، ۱۹۷.
 تجرید الیاد و درود، ۱۹۸. سبب شہد و درود، ۱۹۹. الیاد و درود، ۲۰۰. التقریر الیاد و درود،
 ۲۰۱. الوفاق المتین و درود، ۲۰۲. اذلالہ و درود، ۲۰۳. تفاسیر حکام و درود، ۲۰۴. کما لہ
 و درود، ۲۰۵. شریعتہ العبد و درود، ۲۰۶. کما مضی و حرلی و درود، ۲۰۷. الیاد و درود،
 ۲۰۸. یحییٰ الیاد و حرلی، ۲۰۹. سبب شہد و حرلی، ۲۱۰. غیر اوقال و حرلی، ۲۱۱. الخفی العبد و درود،
 ۲۱۲. انصاف الیاد و حرلی و درود، ۲۱۳. العبدہ و درود، ۲۱۴. ستر فی اہت البیاد و درود، ۲۱۵.
 تبیان اصحاب و درود، ۲۱۶. لایع الجبرہ و حرلی، ۲۱۷. الیاد و درود، ۲۱۸. ستر فی اہت البیاد و درود،
 ۲۱۹. الیاد و درود، ۲۲۰. لایع الخفی و درود، ۲۲۱. لایع الخفی و درود، ۲۲۲. الخفی و درود،
 ۲۲۳. الخفی و درود، ۲۲۴. الخفی و درود، ۲۲۵. الخفی و درود، ۲۲۶. الخفی و درود، ۲۲۷.
 تحقیق و درود، ۲۲۸. الخفی و درود، ۲۲۹. الخفی و درود، ۲۳۰. الخفی و درود، ۲۳۱.
 الخفی و درود، ۲۳۲. الخفی و درود، ۲۳۳. الخفی و درود، ۲۳۴. الخفی و درود، ۲۳۵.

۲۹۹- حاشیه بر تفسیر طبرستان در عربی، ۳۰۱- حاشیه بر تفسیر فتح القدر فی غزاه علی، عربی، ۳۰۱- حاشیه بر تفسیر
 انصاف در عربی، ۳۰۲- حاشیه بر سبزه در عربی، ۳۰۳- حاشیه بر طبرستان الحاصلی در عربی، ۳۰۴- حاشیه
 بر آرائی افشار در عربی، ۳۰۵- حاشیه بر مجمع اهل بیت در عربی، ۳۰۶- حاشیه بر جامع المصنفین در عربی، ۳۰۷- حاشیه
 بر جامع المصنفین در عربی، ۳۰۸- حاشیه بر طبرستان الحاصلی در عربی، ۳۰۹- حاشیه بر تبیین احوال و در عربی، ۳۱۰- حاشیه
 غیره المفسرین در عربی، ۳۱۱- حاشیه بر فوائده کتب مدویه در عربی، ۳۱۲- حاشیه بر کتاب طبرستان در عربی، ۳۱۳-
 حاشیه بر رسائل شایسته عربی، ۳۱۴- حاشیه بر فتح العین در عربی، ۳۱۵- حاشیه بر شفا عظام در عربی، ۳۱۶- حاشیه
 مصلحه در عربی، ۳۱۷- حاشیه بر تادی مایگی در عربی، ۳۱۸- حاشیه بر تادی غایب در عربی، ۳۱۹- حاشیه
 تادی سرسبز در عربی، ۳۲۰- حاشیه بر خلاصه مفسد در عربی، ۳۲۱- حاشیه بر قطعه طبرستان در عربی، ۳۲۲-
 حاشیه بر عقول و در عربی، ۳۲۳- حاشیه بر حاشیه عربی، ۳۲۴- حاشیه بر تادی بدایه در عربی، ۳۲۵- حاشیه
 تادی غایب در عربی، ۳۲۶- حاشیه بر تادی غایب در عربی، ۳۲۷- حاشیه بر رسائل قائم در عربی، ۳۲۸- حاشیه
 مصلوح در عربی، ۳۲۹- حاشیه بر تادی عربیه در عربی، ۳۳۰- حاشیه بر رسائل طبرستان در عربی، ۳۳۱- حاشیه
 او علی القبول و السلام عربی،

۳۳۲- حاشیه بر تادی عربی، ۳۳۳- حاشیه بر تادی لایق در عربی، ۳۳۴- حاشیه بر تادی لایق در عربی،

تفصیلات

۳۳۵- حاشیه بر تادی لایق در عربی، ۳۳۶- حاشیه بر تادی لایق در عربی، ۳۳۷- حاشیه بر تادی لایق در عربی،
 ۳۳۸- حاشیه بر تادی لایق در عربی، ۳۳۹- حاشیه بر تادی لایق در عربی، ۳۴۰- حاشیه بر تادی لایق در عربی،
 ۳۴۱- حاشیه بر تادی لایق در عربی، ۳۴۲- حاشیه بر تادی لایق در عربی، ۳۴۳- حاشیه بر تادی لایق در عربی،
 ۳۴۴- حاشیه بر تادی لایق در عربی، ۳۴۵- حاشیه بر تادی لایق در عربی، ۳۴۶- حاشیه بر تادی لایق در عربی،
 ۳۴۷- حاشیه بر تادی لایق در عربی، ۳۴۸- حاشیه بر تادی لایق در عربی، ۳۴۹- حاشیه بر تادی لایق در عربی،
 ۳۵۰- حاشیه بر تادی لایق در عربی، ۳۵۱- حاشیه بر تادی لایق در عربی، ۳۵۲- حاشیه بر تادی لایق در عربی،
 ۳۵۳- حاشیه بر تادی لایق در عربی، ۳۵۴- حاشیه بر تادی لایق در عربی، ۳۵۵- حاشیه بر تادی لایق در عربی،
 ۳۵۶- حاشیه بر تادی لایق در عربی، ۳۵۷- حاشیه بر تادی لایق در عربی، ۳۵۸- حاشیه بر تادی لایق در عربی،
 ۳۵۹- حاشیه بر تادی لایق در عربی، ۳۶۰- حاشیه بر تادی لایق در عربی، ۳۶۱- حاشیه بر تادی لایق در عربی،

۳۹۱. نندہ کا تجربہ و دل کا نتیجہ، ۱۰۳۶۲، ایش جباری دارد، ۲۹۳، سیون امنو لارد،
 ۲۹۲، مصمم دارد، ۳۹۵، مصمم العیوم دارد، ۳۹۶، پرده در لکڑی، ۳۹۷،
 سکتہ امنو دارد، سلامت صلا و جہات نندہ اعلا دارد، ۳۹۹، کیٹر کٹر آریہ اردو،
 ۳۹۰، نور مینی و عربی،

۳۹۱. کشف خفایک و اسرار و قاتل
تصوف، الاکھروہ فاق، تفسیر، اطلاق (۳۹۲، اردو) پورتن قوت و عربی، ۳۹۱

۳۹۲. اقلط دارد، ۳۹۳، فقار اسلاف دارد، ۳۹۵، ازرا لکڑی، ۳۹۶، اعرک المعطر لرد
 ۳۹۷، زہر الصلوة و عربی، ۳۹۸، النہ المتذہ و عربی، ۳۹۹، مائل و کئی اردو، ۲۸۰
 انور بالمال فی لافان و لہ حد و عربی، فارسی، ۳۹۱، شرح الحق دارد، ۳۹۲، شتہ شاد
 اردو، ۳۹۳، اسرار لکڑی، ۱۸۴، ایات لکڑی، ۳۹۵، حاشیہ اعیان العیوم
 عربی، ۳۹۶، حاشیہ حد لکڑی و عربی، ۳۹۷، حاشیہ مدخل و عربی، ۳۹۸، حاشیہ کتب و عربی
 عربی، ۳۹۹، حاشیہ کتاب لکڑی و عربی،

۳۹۰. مجمع القرآن، اردو، ۳۹۱، اعلام
تاریخ، سیر، مناقب، فضائل انصاریہ اللہین و عربی و ام المؤمنین

اردو، ۳۹۲، جہان قات و عربی، ۳۹۳، نطق الہلال دارد، ۳۹۴، ہنہ الہیز دارد،
 ۳۹۵، جالب الجہان دارد، ۳۹۶، سہ ہدیہ دارد، ۳۹۷، کلام البیہ فی تشبہ صدیقی
 بالبیہ دارد، ۳۹۸، دہر الشوق دارد، ۳۹۹، نعلی لکڑی، ۴۰۰، سلطنت الصلوة اردو،
 ۴۰۱، اجنل جبری زرد، ۴۰۲، مدی الخیرین و فارسی، ۴۰۳، مجر معظم فذسی، ۴۰۴، اعرک
 الوہد الحشی و عربی، ۴۰۵، شہزادہ لکڑی، ۴۰۶، اردو، ۴۰۷، انبار لکڑی و عربی،
 الفتری و عربی، ۴۰۸، جیس شہزادہ لکڑی و عربی، ۴۰۹، شمول لکڑی، عربی، ۴۱۰،
 انبار الصلوة و عربی، ۴۱۱، لکڑی، ۴۱۲، لکڑی، ۴۱۳، مدخل بخشش لکڑی، ۴۱۴

۴۱۲. ترقیہ دہلی، قدسی، ۴۱۳. فتاویٰ کرامات غوثیہ دہلی، قدسی، ۴۱۴. دیوان معانی، دہلی، ۴۱۵. اکیس حکم قدسی، ۴۱۶. مسکن الذہب، قدسی، ۴۱۷. ذریعہ تدارک، داردو، ۴۱۸. فضائل قدوسی، داردو، ۴۱۹. نظم معجزہ قدسی، ۴۲۰. بشر کائنات قدسی، داردو، ۴۲۱. چراغ امن، داردو، ۴۲۲. ذیلیقہ تدارک، داردو، ۴۲۳. حضور جان نور داردو، ۴۲۴. لغت و اشعار، داردو، ۴۲۵. سزا پور داردو، ۴۲۶. مناقب احمد علی، داردو، ۴۲۷. حامد فضل رسول، دہلی، ۴۲۸. مراح فضل رسول، دہلی، ۴۲۹. نذر گد، داردو، ۴۳۰. سرگزشت و ماجرائے نندہ، داردو، ۴۳۱. بزرگمنون، دہلی، ۴۳۲. امیر العیوب، داردو، ۴۳۳. میل البدل، دہلی، ۴۳۴. مارتہ جوانح العیوب، دہلی، ۴۳۵. الجہانگاہ، دہلی، ۴۳۶. حاشیہ و مجزیہ، دہلی، ۴۳۷. حاشیہ شرح شفا، دہلی، ۴۳۸. حاشیہ شرح زرقانی، دہلی، ۴۳۹. حاشیہ بر اسرار، دہلی، ۴۴۰. حاشیہ الفوائد، دہلی، ۴۴۱. حاشیہ کشف المکنون، دہلی، ۴۴۲. حاشیہ صحرائے دہلی، ۴۴۳. حاشیہ خلاصہ حق، دہلی، ۴۴۴. حاشیہ مقدمہ ابن خلدون، دہلی، ۴۴۵. ضائع دیوبند، دہلی، قدسی، ۴۴۶۔

ادب، نحو، لغت، عروض

۴۴۷. فتح المصلی، داردو، ۴۴۸. حقائق المصلی، داردو، ۴۴۹. حاشیہ ۴۴۸. تبلیغ المکرم، دہلی، ۴۴۹. المصداق، ضعیف، ۴۵۰. علم و حلاوت، دہلی، ۴۵۱. حاشیہ ۴۴۹. مراح، دہلی، ۴۵۲. جلیقہ العزیز، دہلی، ۴۵۳. حاشیہ میزان، دہلی، ۴۵۴. شرح مکتبہ ذیلیقہ، داردو، ۴۵۵. بشر کائنات، قدسی، داردو، ۴۵۶. خطاب لدنی، داردو، ۴۵۷. آئین الابرار، قدیم الیہ، دہلی، داردو، ۴۵۸. معجزات المعجز، دہلی، ۴۵۹. حاشیہ بر جندی، دہلی، ۴۶۰. زیکات، ۴۶۱. حاشیہ زیکی، دہلی، ۴۶۲. حاشیہ زیکی، دہلی، ۴۶۳. حاشیہ جامع بیاد، خانی، دہلی، ۴۶۴. حاشیہ زیکی، انجانی، دہلی، ۴۶۵. حاشیہ جامع بیاد، خانی، دہلی، ۴۶۶۔

۴۶۳. الی باب الحاکم علی علم الحکیم عربی، ۱۰۵. الثوب الرضویہ
جزء دیگر عربی، ۳۷۱. الجوهرة الرضویہ عربی، ۴۶۸. رساله در حکیم فارسی.

۴۶۹. ۱۵۲ اصلیات دارد، ۴۷۰. حاشیه قدر الکون عربی، ۴۷۰. الوصال الرضویہ عربی،
 ۴۷۲. پیشانی العروس دارد، ۴۷۳. الخضر الی مع دارد، ۴۷۴. اسبل کتب عربی، ۴۷۵.
 رساله فی علم الجفر عربی،

۴۷۶. حل السادکات فارسی، ۴۷۷. حل سادتهائے ده سوم،
جبر و مقابله فارسی، ۴۷۸. رساله جبر و مقابله فارسی، ۴۷۹. حاشیه فقه العبد علی،

۴۸۰. المربیات عربی، ۴۸۱. مہر و فارسی، ۴۸۲.
 شلث: ازشا طبعی، لوگاریتم کتب اور شاطبی و فارسی، ۴۸۳. رساله در علم
 شلث و فارسی، ۴۸۴. تفسیر علم شلث کردی و فارسی، ۴۸۵. حمد و یا شلث کردی، فارسی
 ۴۸۶. حاشیه رساله علم شلث و فارسی، ۴۸۷. رساله در علم لوگاریتم دارد،

۴۸۸. انتخاب التذوق فارسی، ۴۸۹. بحار الطیوب عربی
توقیت، نجوم، حساب ۴۹۰. (درج اوقات دارد، ۴۹۱. نای توقیت

فارسی، ۴۹۲. کشف الغم دارد، ۴۹۳. ازکی البہار فارسی، ۴۹۴. در التیج من درک وقت
 وضعی دارد، ۴۹۵. سرودات و مردود، ۴۹۶. بدیت بول رمضان دارد، ۴۹۷. مہنویات
 مہم دارد، ۴۹۸. جردان مقوم دارد، ۴۹۹. استقامت الاوقات فارسی، ۵۰۰. کتب بی احادیث
 دارد، ۵۰۱. مکرکب و تبدیلی نام دارد، ۵۰۲. استخراج تقویمات کواکب فارسی، ۵۰۳.
 علم و غروب لیل و دارد، ۵۰۴. حاشیه زبدۃ المنتخب عربی، ۵۰۵. ترجمہ قواعد انشایی احک
 دارد، ۵۰۶. جدول اوقات اردو، ۵۰۷. حاشیه حاضر اولیاء عربی، ۵۰۸. حاشیه مدقن النجوم
 عربی، ۵۰۹. حاشیه خزائنہ اعظم عربی،

بیت، ہندسہ، ریاضی ۵۱۰. مشکل بقیدس، عربی، ۵۵۱. حزم قبلی
 لہر لسانی، عربی، ندکی، اردو، ۵۱۲. انی، لہر لسانی

عربی، ۵۵۳. اصرار المرجز، لہر لسانی، لکڑی، ندکی، ۵۵۴. احوال، اصرار، عربی، ندکی، ۵۱۵۔
 الجمل، لکڑی، ندکی، ۵۱۶. بیتی، لکڑی، ندکی، ۵۱۷. جہد، اصرار، عربی، ندکی، ۵۱۸. جہد
 اریاضی، عربی، ندکی، ۵۱۹. مختار، مغزوہ، اردو، ۵۲۰. معدن، صولی، ندکی، ۵۲۱. جہر، صولی، ندکی
 اردو، ۵۲۱. صول، مغزوہ، کراک، اردو، ۵۲۲. کانون، روتی، اردو، ۵۲۳. کور، اصرار
 ندکی، ۵۲۴. حق، لہر لسانی، ندکی، ۵۲۵. ندی، مقنون، لکڑی، ندکی، ۵۲۶. بحت، اصرار، عربی،
 ۵۲۷. روتی، اصرار، اردو، ۵۲۸. بکھر، لکڑی، ندکی، ۵۲۹. لکڑی، اصرار، عربی، ندکی،
 ۵۳۰. سال، لکڑی، ندکی، ۵۳۱. حاشیہ، لکڑی، ندکی، ۵۳۲. حاشیہ، لکڑی، ندکی، ۵۳۳.
 حاشیہ، علم، بیت، عربی، ۵۳۴. حاشیہ، کتاب، اصرار، ندکی، ۵۳۵. جہد، لکڑی، ندکی، ۵۳۶.
 سال، ندکی، ۵۳۷. حاشیہ، اصرار، ہندسہ، عربی، ۵۳۸. حاشیہ، لکڑی، ندکی، ۵۳۹.
 رت، لکڑی، ندکی، ۵۴۰. حاشیہ، لکڑی، ندکی، ۵۴۱. حاشیہ، لکڑی، ندکی، ۵۴۲.
 حاشیہ، لکڑی، ندکی، ۵۴۳.

فلسفہ منطق ۵۴۴. لکڑی، اصرار، ندکی، ۵۴۵. لکڑی، اصرار، ندکی، ۵۴۶.
 لکڑی، اصرار، ندکی، ۵۴۷. حاشیہ، لکڑی، ندکی، ۵۴۸. حاشیہ، لکڑی، ندکی، ۵۴۹.

عربی، ۵۴۸. حاشیہ، اصرار، ندکی، ۵۴۹.

متفرقات ۵۴۹. لکڑی، اصرار، ندکی، ۵۵۰. قاص، لکڑی، ندکی، ۵۵۱. اصرار، لکڑی، ندکی، ۵۵۲.
 لکڑی، اصرار، ندکی، ۵۵۳. لکڑی، اصرار، ندکی، ۵۵۴. لکڑی، اصرار، ندکی، ۵۵۵.

لکڑی، اصرار، ندکی، ۵۵۶. لکڑی، اصرار، ندکی، ۵۵۷. لکڑی، اصرار، ندکی، ۵۵۸.
 حاشیہ، لکڑی، ندکی، ۵۵۹. حاشیہ، لکڑی، ندکی، ۵۶۰. حاشیہ، لکڑی، ندکی، ۵۶۱.

حاشیہ، لکڑی، ندکی، ۵۶۲. حاشیہ، لکڑی، ندکی، ۵۶۳.

آپ کی زیادہ تر کتابیں عربی زبان میں ہیں، مگر اردو، ہندی، ان کی زبان میں بھی کافی شغل ہے۔ عزت اس امر کی ہے کہ آپ کی کتابوں کے تراجم و تفسیرات شائع کی جا رہی ہیں تاکہ وہ عام فہم لوگ ان سے مستفید ہو سکیں۔

جامع العلوم عقیقہ علوم و فنون میں آپ کو جو کمال حاصل تھا اس کا احاطہ کرنا بہت مشکل ہے۔ بھسنہ میں آپ نے انکوائری و تحقیق کا قدیم و جدید اسلوبی نظریات کا رد و بیخ ڈرایا، اس میدان میں آپ اس قدر آگے نکل گئے کہ سید محمد محدث و جوی پیکر چھری فرستے ہیں، حق و عمو و مصنف فہم باز و آغا ہوتے مصنف کی طرف رجوع کر کے کی عزت و صحت معلوم کرتے۔ (حضور رضا)

یامنی میں بھی آپ بے شک تھے، مگر صبر کے عظیم ترین ربا مانی دہن ناگزیر ضیاء الدین و شہناز ناگزیر بیوی کی ربا مانی کے ایک نئے پرابہ لے کر انہوں نے مسئلہ کے حل کے لئے جہنم جانی بار بار بنا دیکھیں، پھر فیروز سلیمان اشرف کے کچھ پر رہی ہیں، امام احمد رضا سے ملے تو انہوں نے کوئی کتاب دیکھ کر بے خوف و آہ مسئلہ حل کر دیا، اس پر ناگزیر ضیاء الدین بے اختیار بول نہ۔ میں سنا کر آقا کا حکم لے لیا، بھی کوئی چیز ہے آج آٹھ سے دیکھ لیا۔

پہلا امام احمد رضا نے انہیں اپنی ایک علمی کتاب دکھائی تو دیکھ کر صاحب موصوف اچھے بچہ بان ہو گئے اور کہنے لگے۔ میں نے اس علم کو حاصل کر لے کیلئے بار بار بیڑ ملک کے گھر گھر جا تھیں کہیں بھی حاصل نہ ہوئی۔ میں تو اپنے آپ کو اسی وقت بالکل مشکل کتب و اسوں، انہیں لکھتے تھے، مگر ہرگز ناگزیر صاحب موصوف نے امام احمد رضا سے یہ رائے قائم کی کہ بیس معنوں میں یہ اپنی فوہل پڑھ کر متفق ہے، دیکھ کر امام احمد رضا مستحق حمد ہر مان اعلیٰ سید پوری مرکزی مجلس رضا

نفس مزین عام لوگ دیکھ کر پندہ طریقوں سے پر کرنا جانتے ہیں، لیکن امام احمد رضا نے شاکر مولانا ظفر الدین بہاری پرنسپل شمس اہدی کا بیج پڑھ کر ۱۱۵۰ طریقوں سے

بزرگ، سکھایا اور وہ خود ۲۲۰۰ طریقوں سے پڑکنا جانتے تھے۔
 علم سمجھوٹیس میں تو یہ کیا کمال حاصل تھا کہ بیرونی ملک سے علماء پر علوم دیکھنے کے لئے
 آپ کے پاس آیا کرتے تھے۔

آپ کو تدریس کی معرفت اور امن کی جاں کی شناخت پر اس قدر عہد تھا کہ رات میں
 تہ اور اور دن میں سورج دیکھ کر غصی لایا کرتے تھے۔ اور وقت بالکل صحیح ہوتا ایک
 منٹ کا بھی فرق نہ چڑھتا۔

۱۸۔ اکتوبر ۱۹۱۹ء کو امریکہ کے ایک سائنس دان پروفیسر لٹل کی ایک سونگہ مشین
 اٹلی پر درج شدت کے انگریزی اخبار کیمپریس میں شائع ہوئی کہ، در دسمبر ۱۹۱۹ء کو علماء
 مرتضیٰ زہرہ، زمل، مہنچوں قرآن میں ہوں گے۔ سورج ان چھ ستاروں کے مقابل آجائے
 گا۔ وہ سورج کو اپنی مشترک قوت سے کھینچے گئے اور ان کی متضامی میں سورج میں بڑے
 ہمارے کی طرف سورج گرہن لگیں۔ سورج کا وہ داغ گرہ ہوا جس میں تدریس ڈھلے کا موفقیان،
 بے بیاد، ملت بدش اور دروسے ہوں گے۔ اور زمین کی ہفتوں میں اپنی اصل حالت پر
 آئے گی۔ اس دہشت انگ پیش گوئی سے لوگوں میں بے چینی پھیل گئی، جس عہدی کا نفع
 کے پرچس صرف غلامیہ بن بھدی نے آپ کی طرف رجوع کیا تو آپ کی طرف سے ایک
 تفصیلی بیان اخذات میں شائع ہوا جس میں آپ نے لاپٹے اور لٹھے بنا کر ثابت کیا کہ کیمبر
 ۱۹۰۰ء کو ان ستاروں کا قرآن نہیں ہوگا۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ:

۱۰۔ اپنے عمل کے سبب آپ سب سے ڈرو، مار دھمک بے جا صل بے جود پیش گوئی
 کا خوف دیکھو۔ عبرت کی پیش گوئی ایک عامل دہم سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی اور جب ۱۸
 دسمبر کو واقعہ عافیت گذریا، تو ساری دنیا نے آپ کے علم خیر کا کوا مان لیا اور آپ کی
 شہرت ہندوستان اور عرب ملک کی سرحدوں سے گزر کر یورپ اور امریکہ تک جا پہنچی۔
 (سوانح اخصرت)

اسی طرح نواب دہپور کی بیگم بیارہ پوٹھن تو انہوں نے مولانا بابا بہتہ سولی دہپور کی کے
دریہے اخصرت سے اس بیداری کا انہم پوچھا آپ نے کدیا۔

”مگر تم سے کہہ دو کہ تو اسی اور عرم میں رام پور کے اندر رہائے گی۔“

نواب بیگم کو قس سے تو منع دکر کے ابز بیگم سمیت دہپور چھوڑا اور نئی تل پٹے گئے۔
کہ اگر داں موت واقع ہوئی تو یہ پیش گوئی غلط ثابت ہو جائے گی لیکن خدا کا کن ایہ ہوا
کہ اور عرم میں اگر گزار سڑ سڑشن لے انہیں تہ کے دریہے دہپور میں ملنے کی خواہش کی اور
دہپور میں ہاتے ہی بیگم کی موت واقع ہو گئی۔

آپ نے خدا اپنے وصل کی سہریخ وصل سے صرن ہر ماہ ایسے روز قبل کہ بھولی
اس آیت سے لکال۔

و یطاف علیہم باہیۃ من فضۃ واکواب (۱۳۴۴ھ)

یعنی خدام چاندنی کے کٹورے اندر قس ملے انہیں گھیرے ہوئے ہیں۔

اور میں روز حصال فرمایا: ”پچھلے جمعہ کچھ جہاز آج چلائی پر جانا ہو گا۔“ اور میں جمعہ
کی نون ثانی کے وقت آپ کا استقبال ہوا ”دو صایا شریف“

دنیا کا انجام کے بد سے میں پیش گوئی کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔

”بعض علوم کے قریب ایسا حال گزرتا ہے کہ شاید ۱۸۲۰ء میں کوئی سلطنت اسلامی بنی

نہرے اور ۱۹۰۰ء میں حضرت ام مہدی علیہ السلام (الغفرلہ) سے

آپ غصہ اور رنج میں کسی کے پروکار یا غلط نہیں مگر پروکار میں تو صرف خیریت معلوم کے،
یہی وجہ ہے کہ آپ نے خیمہ مدینہ منورہ کے مغزات پر کئی بحث کی اور ان میں سے جو قرآن
منت سے ثابت ہوئے انہیں قبول کر لیا۔ ہر مرد کو انتہائی علانہ انداز میں لکھا دیا کہ

منسوخ کر دیا۔

مثلاً قدیم سائنسدان طاکو کومال مانتے تھے اسی طرح ان کے نزدیک اہل کھڑا ٹھانا بھی مانتے تھے۔
قابلیت آپ نے قوی دماغ سے ان کا رد کیا۔ اور انہیں کے قسے کہنے کی کوئی آیت
و ملقاہم کل معذب۔

نہجہ اور ہم نے ان کو پارہ پارہ کر دیا۔
کہہ دے کہ اس ثابت کر دیا ہے

اسی طرح آپ نے ہدیہ سائنسدان یونٹن ٹائن ٹائن اور اہل بیت پورٹ کے نظریات
پر بھی قرآنی صوم کی روشنی میں بحث کی تھی اور متعجب کیا ہے۔
اس کے علاوہ آپ نے مائیس کے بیون سائل پر تحقیق کی جن میں سے چند ایک مندرجہ
ذیل ہیں۔

۱۔ پانی کی رنگ ہے یا نہیں؟ ۲۔ پانی کا رنگ سلیہ ہے یا سیاہ؟ ۳۔ مٹی شیشہ
پر پڑنے سے خوب سفید کیوں ہو جاتی ہے؟ ۴۔ آئینہ میں دروازہ چمکے تو وہاں سفیدی
کیوں معلوم ہو جاتی ہے؟ ۵۔ پانی میں مسام ہیں یا نہیں؟ ۶۔ آئینہ میں اپنی صورت کے
علاوہ چیزیں پڑنے کے بجائے کس طرح نظر آتی ہیں؟ ۷۔ شیشے کی مٹی ۸۔ شیشے کے
زادیوں پر ہلاتی ہیں یا نہیں؟ ۹۔ رگھو کی تہ کی میں سرحد رہتی ہیں۔ ۱۰۔ کان کی ہر
چیز پارے سے متوکل ہے۔

آج ہدیہ سائنس کی تقسیم عام ہو چکے کے باعث یہ چیزیں عجیب معلوم نہیں ہوتیں

نے سیدہ بنت علی رضی اللہ عنہا ایک عظیم مسلمانہ سائنسدان ۱۱ھ کے مابین مدینہ منورہ میں کربلا

نے پھر فرمایا کہ وہ مضمون عجیب و غریب سائنسی نظریات اور آداب علم و خفاہ صرف خفاہ

نے سیدہ بنت علی رضی اللہ عنہا

لیکن میں اور میں امام احمد رضا کی تحقیقات منظر عام پر آئیں اس وقت واقعہ جان کر حیرت
مقتصد آپ کی جامع العلوم شخصیت ہر علم میں بے مثل دیباہ و دیوانہ گار تھی۔

امام احمد رضا اگرچہ مذہبی رہنما کی حیثیت سے جانے جاتے
سیاسی بصیرت ہیں لیکن سیاسی میدان میں انہیں بھی وہ کسی سے کم نہیں

خصوصاً انہوں نے وہ کام دیے کچھ جنہوں نے ہندوستان کی سیدھا پر ڈاگرا اثر ڈالا ایک
تو یہ کہ انہوں نے ۱۹۲۰ء میں انگریزوں کو روک کر دوسری نظر پر چسپ کیا جس نے پاکستان کو انگریزوں
نہاد میں میا کیس اور دوسرے تحریک اسماعیلہ کی طرف سے انہوں نے اپنے اپنے
اور شاگردوں کی ایسی کیمپ تیار کی جنہوں نے تحریک پاکستان میں سرگرم حصہ لیا اور انگریزوں
کی جہازوں کو روکنے والے نیشنلسٹ حصار کا نوڈ ثابت ہو سکے۔

آپ سیاست میں میر میر احمد رضا نفقت کے قائل نہیں تھے ان کی سیاست انتہائی ہی
اور کمری تھی وہ جس بات کو حق سمجھتے اس پر ٹوٹ جاتے اور دنیا کی کوئی طاقت انہیں اپنے

موقف سے ہٹا نہیں سکتی تھی چنانچہ تحریک خرافت کے زمانے میں گاندھی جی نے ہندو
لہاکر وہ بریل اگر آپ سے ملنا چاہتے ہیں تو آپ لے لکات کرنے سے انکار کر دیا اللہ اعلم
اس حوالہ علی بلوچ نے ایک خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو کلام کی چٹائی پر لکھا کہ

روحانی میر شاہی ہونے کی رحمت وہی تو آپ نے صاف صاف فرمایا کہ ”میر میر احمد رضا کی سیاست وہی
ہے کہ ہندو مسلم اتحاد کے معاملے میں غلط فہمی، ہندو مسلم اتحاد کے معاملے میں جو سے جو کہے تو آپ نے نہایت
جراتاً ”میر میر احمد رضا کی غلط فہمی، ہندو مسلم اتحاد کا خلاف ہے“ (خبر رسد ۱۹۴۱ء)

آپ ہندو اور انگریز دونوں سے نفرت کرتے تھے ایک دوسرے کے آپ کے
ماتھے کہا کہ انگریزوں سے تو آری یہی اچھے ہیں، آپ نے لڑا لڑا اور فرمایا، یوں کہو کہ
انگریز تو آری سے بھی بڑے ہیں یعنی لفظ آجہادوں میں سے کسی کے لئے استعمال نہیں
کرتا چاہئے۔

مشہور نقاد اور صحافی شریک صدیقی لکھتے ہیں کہ وہ انگریزوں اور ان کی حکومت کے

اسی قدر کمزور دشمن تھے۔ کونہ پر ہمیشہ اٹل ٹھٹھ لگاتے تھے۔ اور بڑا بچتے تھے کہیں نے مارا
 و بچم کا سر نہ چاکر دیا۔ انہوں نے زندگی بھر انگریزوں کی کلر کی کوٹیم نہیں کی۔ بشپور بھکھو موہنا
 احمد رضا خان نے کسی بھی حالات میں حاضری نہیں دی۔ ایک بار انہیں ایک مقدمہ کے سلسلے
 میں حالات میں طلب کیا گیا مگر انہوں نے کرین عدالت کے باوجود حاضری نہ دی اور یہ کہہ کر نہ
 دی کہ میں انگریز کی حکومت ہی کو جب قیسم نہیں کرتا تو اس کے عدل و انصاف اور عدالت
 کو کیسے قیسم کروں۔ بچتے ہیں کہ انہیں گرفتار کر کے حاضر عدالت کرنے کے امکانات مہدی
 کئے گئے۔ بات اتنی بڑھی کہ معاصر وہیں سے گزار کر لوہا تک پہنچا کر ان کے ہاتھ ہزاروں
 کی تعداد میں سر سے لکھن باہر کر ان کے سر کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ آخر عدالت کو پتا
 حکم وہیں لپٹا پڑا۔ بہشت دروازہ السخ کرچی ۲۱ مئی تا ۲۱ اگست ۱۹۰۶ء۔

شوکت صدیقی ہی ایک جہری جگہ اس حقیقت کا انہار ان افغانوں کی کرتے ہیں۔
 ”سلف نامہ رضا نامہ“ انگریزوں کی حکومت سے دلدار رہے۔ ان کی محبت میں کبھی فتویٰ
 دیا۔ نہ کبھی اس بات کیسی طور اختیار کیا۔ ”راہِ ایتنا“ ۱۹۰۶ء جون تا ۱۹۰۶ء۔

پاکستان کے ایک مشہور صحافی محمد شفیع دم شین آپ کو یوں غزالی تھیں۔ چڑھتے ہیں۔
 جس وقت ہمارے اسلاف کی ہدایوں سے سلطنت ہمارے ہاتھ سے چھین گئی تھی اس
 دور میں سب سے انجام کام اس کے سوا اور کیا ہو سکتا تھا کہ امت کے ہمارے کو پاہ پارہ
 ہونے سے بچایا جائے۔ ان کے عقائد کو مسخ ہونے سے محفوظ رکھا جائے

اور ہر اس سازش کو کھیل کر رکھ دیا جائے۔ جس

کا مقصد مسلمانوں کے دلوں میں غم و غم و غم سے بھرنا تھی۔ جس کا رشتہ مارکر غیر
 اسلامی عقائد کی تعمیری تھی۔ یہ کارنامہ اعلیٰ حضرت نے نہایت نامساعد حالات میں انجام
 دیا۔ اس کا اندازہ اعلیٰ حضرت ملت اسلامیہ کے منبر من تھے۔ ”نوائے وقت“ جون ۱۹۰۶ء

اسلامی اصول یہ ہے کہ دنیا میں دو ہی قومی بقی ہیں ایک
دوقومی نظریہ مسلمان اور دوسری کافر، اگر کسی جمعیہ مثل ازہان یا خطے سے
 تعلق رکھتا ہو۔ وہ ایک قوم ہے جس کا ایک اصل مذہب و علم نے واضح اور دو لوگ امتداد میں
 فروزا ہے کہ

الکفر منفذ واحدہ

اسی طرح مسلمان کسی نسل یا نسل سے تعلق رکھتا ہو۔ وہ ایک قوم کا فرد ہے۔
 بنی مسلمانوں کی بقائے باقی اسی میں مندرج ہے کہ وہ صحیح مسلمان ہیں اسی اصول کی
 پابندی کرتے ہیں۔ یہ مسلمانوں کا کہیں میں تعلق رکھتا اور دوسری قوموں کے ساتھ
 دوستی اور تعاون کرنا ان کے حق میں ہمیشہ زہر قاتل رہا ہے۔

برصغیر پاک و ہند میں دوقومی نظریہ کی تجدید حضرت محمد الف ثانی سرہندی نے
 اس وقت فرمائی جب مہول ترین اکبر نے اسلام سے منسوب کر کے کافروں سے رو بہ
 استوار کئے۔ پور ہندوستان میں اسلامی تشخص اور انفرادیت کی مقدس عمارت کو سہارا
 کر کے ایک ایسا قومی ہندوستانی مذہب کو اُٹھانے کی ناکام کوشش کی جس میں قوم
 کی بنیاد نظریاتی وحدت کی بجائے جغرافیائی وحدت پر رکھی گئی تھی۔ لیکن جو جی ہند
 مسلم احمد کا نعرہ دیا کہ مہول الدین اکبر نے دین الہی کا جغرافیائی بُت مٹا دیا۔ حضرت
 شیخ احمد عابد الف ثانی نے اپنے مقدس ہاتھوں میں تیشہ ابراہیمی سے کراس کے
 ہاتھ لٹا دیئے۔

۱۸۵۷ء کی ناکام جنگ آزادی کے بعد جب انگریز ہندوستان پر اپنا شرکست غلبہ
 قائم ہو گئے تو انہوں نے ایک نیا "جمہوری دین" اپنی "میشن" کے نام سے پیش
 کیا اور لارڈ بیسٹ کی کوششوں سے کل انڈیا میٹن کاغذ بنی جس کے ہیٹ فارم
 سے ایک قومی نظریہ کے سارے ہمارے ہندو مسلم اتحاد کے مبنی کاچنے لگے۔

جماعت غیر مسلموں ہی پر مشق ہوتی تو ٹھکر کی کرائی بات نہیں تھی۔ غضب اس وقت
 براہِ صاحب اس میں بعض مسلمانوں کا بھی شامل ہو گئے۔ لا صرف یہ بلکہ کچھ مسلمان فلیٹ
 عمارتوں میں لاٹریس کے ہم دربان ہو کر ایک قومی نظریہ کا راگ الاپتے گئے اور وہاں حضرت
 ہندو لیڈروں کو مسجد میں مندر رسول پر بٹھا کر امت از دھن است، کا عمل نمودار پیش
 کرنے لگے لیکن وہ نہیں سمجھتے تھے کہ پختہ وہ ہندو کے ساتھ فتنے میں بندہ اس
 کا ہزاروں حصہ بھی ان کے ساتھ اخلاص نہیں رکھتا۔

ایسے وقت میں مزدورت تھی کہ پھر کوئی مہمدا تلخ اور اس نئے دین الہی،
 کا خاکہ کر دے اس کام کی توثیق اللہ تعالیٰ نے سلام احمد رحمت کو دی جنہوں نے حضرت
 مہد الف مہنی کے مسکسی پر دی کرتے ہوئے دو قومی نظریہ کو پھر سے زندہ کر دیا۔
 ویسے تو آپ نے ۱۸۹۱ء کی پٹنہ سنی کانفرنس میں مثبت اسلامیت کی جو اس طرف
 ہندو ل کرائی تھی لیکن ۱۹۲۳ء میں جب کہ ایک قومی نظریہ کے کارپردازوں نے بہت
 سے مسلمان رہنماؤں اور عمار کو شیشے میں تار لیا تھا اور گاندھی کی ترک موالات کی
 ہندو مسلموں کے کہہ سون پر رکو کر چھوڑے گئے مسلمان گاندھی کے شانداروں پر اپنی
 حمایتیں از چند ہاں اور اپنے قیمتی اور دلوں کی گراہیں واپس کر رہے تھے یا انہیں ایسا
 کرنے پر مجبور کیا جا رہا تھا تو ایسے کرے اور ناک وقت میں امام احمد رضا نے اجماع
 التمسد نکھ کر باقاعدہ دو قومی نظریہ پیش کیا اور امت اسلامیت کی بر دقت رہنمائی کی اور شیخ
 کی حیا رپوں سے انہیں ملوہ کیا۔ اللہ الرحمن کی جیت کے پیش نظر رئیس احمد جعفری
 نے اسے جامع اپنی کتاب "اور اقل گم گشتہ" میں شامل کر لیا ہے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کے جرنل بیکری ڈی عمار رحمان کے مشورے سے اسلام آباد کالج لاہور
 کے سائنس کے پروفیسر عالم علی اور لاہور سے مولوی عروج الرحمن سلیمین پیلہ ماسٹر اسلام آباد کی
 کوئی لاہور نے تحریک موالات سے تعلق کچھ سوالات امام احمد رضا سے پوچھے اور یہی

روحانیت اور تلو تلو کئے کے محرک بنے۔

امام احمد رضا نے تحریک ملک و ملت کا قرائن و سنت کی روشنی میں تفصیل بیان کیا جو مسلمانوں کی سیاسی اور سماجی حالت کا تذکرہ کرتے ہوئے انہیں ہندوؤں کی مکاری سے جوہر دیکھ کر انہیں اس تحریک کی مذہبی و خدمت خزانہ کیونکہ اس تحریک کے ذریعے ہاک ہند مسلمانوں کو اپنے مقاصد تک پہنچانے کا راستہ ہے جسے مسلمانوں کے تفسیر اور اسے تیار کرنے پر تعلق ہوئے تھے لیکن خود ان کے تفسیر اور اسے اسی طرح سرکاری انداز سے چل رہے تھے جو کہ مسلمانوں کو سیاسی و سماجی انداز میں اس سے مرید کو کر دیتا تھا جسے امام احمد رضا نے ہندو مسلم اتحاد کے علمبرداروں اور گاندھی کی تحریک ملک و ملت کے ہمارے دل کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اگر سب مسلمان زنجیردار ہیں، تھک رہے ہیں، لوگوں کا تمام تنہا یکسر ہندوئیوں کو کیا قبضہ سے بھری بغیر خواہ ہندو بھی ایسا ہی کریں گے اور تباہی طرح زب سے نکلے جو کہ وہ مانتے ہیں؟ ایسا ہرگز نہیں۔ زنجیریں اور جوار جو لے کرے اس سے بڑھ کر کہ ادب نہیں ملے نہیں پچھ ہو کر مولانا دھندو کہ اگر ایک مسلمان نے ترک کی ہو تو اور وہاں سے بھاگنے والے کوئی جہت مذہبی نہ رہی ہو کہ وہاں سے بھاگنے والی بہت سی تھی یا اس سے بھی کم ہے اگر نہیں دیکھا جکتے تو کھل گیا کہ یہ خواب تھا جو کہہ کر دیکھا جو منافقانہ تھا۔ دارالانعام گزشتہ ص ۲۹

امام احمد رضا نے ہندو دہلیت کا امر کی تجویز کیا کہ دنیا کا کہ جن مشرکین سے دوستی کا ہم برابر رہا ہے۔ ان کا اپنی کتنا جھیک اور خوفناک ہے۔ چنانچہ ایک جگہ فرماتے ہیں۔

دیکھا ہم سے وہ دین پروردہ ہے، اگلا ترابی ہو کر پران کے صحت کا لازماً نفاذ پرانے ہو گئے گندہ پروردہ اور کہاں کہاں کے چپاک و ہونگ منکر، جو ابھی تازہ ہیں۔ انہوں سے جو ہو گئے۔ بے لگہ مسلمان نہایت سختی سے ذرا کئے گئے مل کا جس کا نکل کر جو نے انہوں کو لے پاک سمجھیں، چاہیں قرآن کریم کے پاک اور ان چاڑ سے اور جو نے اور میں ہی وہ انہیں جن کا ہم نے کیجیوں کو آئے (الجواہر المتواہد)

اور انہیں مسلمانوں سے درد بھری جہلی کی کر۔

تبدیل احکام اور امن اور امن سے احکام الشیطان سے اٹھانے اور مشرکین سے اتھا اور
 مہدین کا ساتھ چھوڑ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن پاک سے پیچھا چاہیے۔
 دینا نہ ملے، ملے دین قرآن کے صدقے میں ملے۔ یا ایہذا الذین آمنوا وامنوا
 فی اسلام کفایت دلائل استبوا خطوات الشیطان وامنوا مکہ ما یدعیہ۔ ان
 تحریک ترک مملکت گاندھی کی ایسی زوردار آندھی مٹی کرتا کہ لیدر اور قوم پرست
 علماء تنکوں کی طرح اڑے پلے جا رہے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب الجزیرہ الزمرہ صلیع
 ہوئی تو امام احمد رضا کی بڑی مخالفت ہوئی۔ ان کے دو قریبی نظریے کا مذاق اڑایا گیا
 اور ان پر طعنات کے الزامات لگائے گئے۔ لیکن جب یہ آندھی مٹی اور میٹروں کی
 جوتوں سے شہر بھی اور گھنٹوں کے جن نکل کر مسلمانوں کے درپے برسنے اور مسلمانوں کو
 ہندو بننے یا کم از کم کھڑی ہندو دیکھنے کے خدشہ نہ کر سکیں جو یہی تو آئیں گے
 اور بہت سے رہنماؤں نے امام احمد رضا کے موقف کو تسلیم کر لیا
 تحریک کے سرکردہ رہنما مولانا عبد الباقی خان نے باقاعدہ توبہ نامہ
 اخبار ہجرت میں شائع کرایا۔ مولانا محمد علی جوہر، امام احمد رضا کے خلیفہ سید نعیم الدین
 مراد آبادی کے سبھانے پر ہندو مسلم اتحاد کی دعوت سے دستبردار ہو کر تائب ہو گئے
 اور سید نعیم الدین سے ایک خطات میں مدد کیا: اگر زندہ رہا تو اس کی کمان کی کڑھ
 لڑوں گا۔ تحریک آزادی ہند اور اسلام کا علم مراد پر وزیر محمد مسعود احمد، مشہور
 اربن ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے جو خود تحریک ترک مملکت میں شامل تھے۔ ان
 خانہ میں حقیقت کا اعتراف کیا۔

مولانا عبد الباقی خان نے توبہ کر لی تو امام احمد رضا نے ان کے رد میں لکھی تکیب العبدی الدینی کے نام
 بلایے کا حکم دیا۔ بیت مدینہ فاضل ص ۳۳۳ از خدام مسین الدین نیما

’شاہ محمد رضا نے مخالف کو جان لیا تھا میں خود تحریک ترک ملاقات میں شامل
 نہ آ جا سبب میں دیکھتا ہوں تو تمام واقعات میری آنکھوں کے سامنے آ جاتے
 یہ اس وقت ایک ہی نگاہ و درجین حق جو جانتی تھی کہ مسلمانوں کا تصادم انگریزوں کی
 ۲۷ ہندوؤں سے ہو گا۔ اور ان کا موقف درست ثابت ہوا۔ اہنت روزہ افق
 عالمی ۱۹۱۹ء فروری شمارہ ۱

’مگر کوسوں تک پہنچے ہیں نائل برطانی نے ترک ہوتے کیچے میں بعد علم اچھا کہ جو اہنت پہلی ۶
 دہائی سے بے خبری پر مبنی تھا، سنت مخالفت فرمائی، یہ وہ زمانہ تھا جب تک کہ ملاقات
 کے خلاف آواز اٹھانا خود کو انگریز حاکموں کا حمایتی ہی ہر کرنے کے مترادف تھا مگر
 فاضل برطانی نے اظہار حق میں طاقت کرنے والوں کی طاقت کی پرواہ نہ کی اور
 فیہا نہ شان کے ساتھ اپنے جیسے صادر فرمائے اور باقیہ ضرر جو فرمایا تھا پہ ثابت ہوا۔
 جب طوفان جنوں ختم ہوا۔ اور آنکھیں کھلیں تو وہی پتھر پڑا۔ جس کو کل تک جبراً کہا گیا
 تھا۔ تاخیر اعظم اور ملار اقبال جیسے متکین و رہنما ابتداء میں ایک قومی نظریہ کے
 حامی تھے۔ مگر بعد میں اچانک اپنا رخ موڑتے ہیں اور ایک قومی نظریہ کی مخالفت
 پا کر ستر برسر دو قومی نظریہ کی پوری پوری حمایت فرماتے ہیں۔ دو قومی نظریہ کی
 بنیاد بلند و علم عدم اعتماد و عدم ملاقات پر تھی۔ یہ وہی نظریہ ہے جس کی مخالفت
 کے لئے حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت فاضل برطانی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اپنی
 فذہلیاں وقف کر دی تھیں۔ انوار رضا شمارہ ۴۱

۱۰۔ اور کے ایل گھا، اپنی کتاب ’جبر آوازیں میں لکھتے ہیں۔

’دو قومی نظریہ سر پر بڑے بحث مباحثے جڑتے ہیں۔ آل انڈیا مسلم لیگ با
 آل انڈیا مسلم کانفرنس یا دہلی ہندو جامعہ علیہ کی تحقیق نہیں تھا۔ یہ بات سب کو ضرور
 معلوم تھی جناب مٹے دور نہ ملار اقبال۔ — دو قومی نظریہ ۱۹۱۰ء میں ایک

مشہور اور مسلم نظریہ بن چکا تھا۔ اس وقت جن صاحب کلمہ کے رہنما اور بڑے
سردار تھے وہ ہندو مسلم اتحاد کے سیرتے رہے۔ محمد آدانی ص ۱

اور تاریک اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ ۱۹۱۷ء میں ایک ہی نگاہ دور
میں جس نے مستقبل میں جھانک لیا تھا۔ ایک نئے عروج کا قیام ہے۔ الجزائر الجزائر
اور متعدد دوسری کتب میں لکھنے کا جو ہم کی قیام ہے۔ فیصلہ ملانے کسی مسئلہ
نہ کیا۔ اور وہ تھا۔ اس صدی کا بہتر احمد رضا خاں

اس سال بعد ۱۹۱۷ء میں علامہ اقبال نے اسی نظریہ کو سائنٹیفک انداز میں
مسلم لیگ کے اجلاس الہ آباد میں پیش کیا۔ دراصل میاں کے پیچھے اشارہ کیا جا رہا تھا
الوجہ الترتیب لکھانے میں میں علامہ اقبال کا بڑا ہاتھ تھا۔ اس وقت آپ ان
حایت اسلام لاہور کے جرنل سیکرٹری اور اسلامیہ کالج کے معاملات کے
براہ راست ذمہ دار تھے۔ اور آپ ہی کے مشورے پر پروفیسر حاکم علی نے
امام احمد رضا سے رابطہ قائم کیا تھا۔ علامہ اقبال خود بھی تحریک ترک مراثی کے
حق میں نہیں تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ترک مراثی کے حامیوں نے آپ کی
شہرت سے بے جا زائدہ اشاعت برائے اخبارات میں شائع کرایا کہ وہ ہمارے
میں۔ تو آپ نے فرار وید کی۔ چنانچہ خلیفہ نیاز الدین خان کے نام ایک خط
لکھتے ہیں: جو کچھ اخباروں میں لکھا گیا ہے۔ بالکل غلط ہے۔ میرے ساتھ ان
کوئی گفتگو اس بارے میں نہیں ہوئی۔ انتہا کی رو سے یہ بات غلط ہے
اس خیال سے کہ مل گزرتا ہے اس بیان سے کہ دھوکہ نہ کیا گیا۔ میں نے ایک
آزادی سیکرٹری کو دے دیا ہے۔ کہ یہ بات صحیح نہیں ہے۔ جو اخبارات میں
شائع ہوئی ہے۔ (مرکبہ اقبال ص ۳۵)

انجمن حمایت اسلام کے ایثار پر لکھے گئے۔ فتویٰ الحجۃ الموقبہ اور امام احمد

کہ دیکھ کر پہلے کا مطالعہ اقبال نے کیا اور ان سے متاثر ہوئے۔ مشہور محقق ڈاکٹر محمد سعید احمد لکھتے ہیں :

پاک دہندہ کے عظیم منکوار شاعر اقبال نے جو پہلے ایک قری نظریہ کے مؤید تھے اور بعد میں اس کے سخت مخالف ہو گئے تھے۔ مکتوبات حضرت مجدد الملت ثانی اور فاضل بریلوی کے قادی رضویہ کا عینی مطالعہ فرمایا تھا۔ اس نے غن غالب ہے کہ مطالعہ کے آثار و خیالات میں ان دونوں ماخذ نے ایک انقلاب پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ فاضل بریلوی اور ترک موالات ص ۱۴

تحریک پاکستان امام احمد رضا نے صرف دو قری نظریہ ہی پیش نہیں کیا بلکہ اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جماعت رضائے مصطفیٰ امیں کا نثر کی۔ الحزب المؤمنہ کی اشاعت کے تقریباً ایک سال بعد نرسٹالہ کو آپ کا انتقال ہو گیا۔ تو آپ کے صاحبزادے حمزہ الاسلام شاہ حامد رضا خان کی سربراہی میں جماعت رضائے مصطفیٰ نے ان کے من کو آگے بڑھایا اور مسلمانوں کو ایک پیٹ نام پر جمع کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں ہندوؤں کی مکتاوی سے بھی آگاہ کیا۔

۱۹۲۵ء میں جماعت رضائے مصطفیٰ نے جمعیت اشرفیہ اور نخب انصار الاسلام کے تعاون سے مراد آباد میں کل ہندو سن کانفرنس جانی جو ۱۶ سے ۱۹ مارچ ۱۹۲۵ء تک جاری رہی۔ اس اجلاس میں چھوٹی چھوٹی تنظیموں کو ختم کر کے الجمعية العالمية المسلمونہ، لیون آل انڈیا سن کانفرنس کے نام سے ایک ملک گیر تنظیم قائم کی۔ جو دو ایڈمز پر مشتمل تھی۔ ایک ایران حامی جسے جمہوریت اسلامیہ مرکزیہ، اور دوسرے ایران حامی۔ جسے جمہوریت اسلامیہ کا نام دیا گیا۔ حضرت امیر ملت پیر جماعت علی قدس علی پوری کو اس کا صدر اور صدر الفاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی کو اس کا ناظم اعلیٰ منتخب کیا گیا۔

اسی اجلاس میں مولانا ماسٹر رضا خاں نے ہندو مسلم اتحاد کی بجائے مسلمانوں کے آپس میں اتحاد کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے فرمایا :

”بے شک ”گھوڑوں کو ایک گھاڑی میں جوڑ کر زیادہ وزن کھینچا جاسکتا ہے لیکن کبھی اور ہمیشہ کے کو ایک جگہ جمع کر کے کوئی ٹانڈہ نہیں اٹایا جاسکتا“۔ اختیارات آل انڈیا سنی کانفرنس ص ۱۵۶

آپ نے اسی موقع پر مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ ہندو اور ہندو پرستوں سے پرہیز کریں اور اپنے امور ان کے ہاتھ میں نہ دیں (ایضاً ص ۱۵۳) :

جہاں تک تقسیم ہند کے تصور کا تعلق ہے۔ دیئے قرآن سے مختلف اوقات میں مفتخارانہ پیش کیا۔ شفا ۱۹۱۵ء میں چوہدری رحمت علی ۱۹۱۰ء میں عبدالبار غیری اور عبدالستار خیر نے، ۱۹۱۳ء میں سردار محمد علی خاں نے، ۱۹۲۴ء میں مشہور ہندو باسبا لڈر لالہ بوجت رائے نے، تقسیم ہند کی تجویز پیش کی — لیکن آل انڈیا سنی کانفرنس کے مولانا عبدالقدیر بدایونی نے تقسیم ہند کی تجویز پیش کی، وہ سب سے منسلک اور مکمل ہے۔ آپ کی یہ تجویز سب سے پہلے بدایونی کے اخبار ذوالفقارین کے شمارے مارچ اپریل ۱۹۲۰ء میں منظر عام پر آئی بعد میں ایک سال کی سورت میں ۱۹۲۵ء میں نقی پریس بدایونی میں چپ کر شائع ہوئی پھر ۱۹۲۵ء میں مسلم ریویو، علی گڑھ پریس سے دوبارہ چپ کر شائع ہوئی۔ رسالہ کا عنوان تھا : ہندو مسلم اتحاد پر مکمل خط — گاندھی کے نام“

مولانا عبدالقدیر بدایونی نے جو تجویز پیش کی اس کا خلاصہ یہ ہے ۔

۱۔ ہندوستان کی تقسیم از سر نو قیضیت کی بنا پر اس طرح کی جائے کہ برصغیر کے نئے بڑے سے بڑا حصہ اس کی آبادی کا علیحدہ کر دیا جائے۔ اور یہ حصہ اس قوم کا ملکہ اثر قرار دیا جائے مثلاً مسلمانوں کے لئے حسب ذیل تین صوبہ جات بنائے

باکتے ہیں۔

انت، صوبہ سرحدی اور مغربی پنجاب کے دس اضلاع راولپنڈی، ایک
جہلم، گجرات، شاہ پور، میان وال، جنگ، مظفر گڑھ، ڈیرہ غازی خان، ملتان
کیٹ کر کے صوبہ بنایا جائے۔

ب۔ بنگال میں جوگہ، رنک پور، تاج پور، بیسور، اندیا، سندھ پور، اٹاک
راجشہی، پٹنہ، میننگو، باترگنج، زاکمال، پٹا، چٹاگانگ کے اضلاع کا دورا
لا صوبہ بنایا جائے۔

۱۵۔ سندھ کو بمبئی پریذیڈنسی سے جدا کر کے تیسرا صوبہ بنادیا جائے۔

۱۶۔ یہ بات اصول طے کر دی جائے کہ اس تقسیم کے بعد ہر صوبہ ملک کا
قلم و فن اس کی کثیر التعداد رمایا کے مندر کے لئے کی جائے گا۔

۱۷۔ قلیل التعداد قوم کی حفاظت اور ادائے مراسم مذہبی و حقوق طاعت وغیرہ
کے لئے قراہہ مرتب کئے جاویں۔

۱۸۔ تبادلہ آبادی کے لئے سہولتیں ہم پہنچائی جائیں تاکہ قلیل التعداد اقوام
کے افراد کسی وجہ سے ترک وطن کر کے خود اپنی قوم کے علاقہ اثر میں جانا چاہئیں
وہ بغیر زیادہ نقصان کے تبدیلی سکونت کر سکیں۔

۱۹۔ کیفیتی مجوزہ کا فیصلہ قومی معاہدہ کی صورت میں ترتیب دیا جائے، اور
گورنمنٹ کے سامنے بطور ملکی مطالبہ کے لئے عمل درآمد کیلئے پیش کیا جائے۔

۲۰۔ احمد عبد القیوم: ہندو مسلم اتحاد پر کھل خط کا مذہبی کے نام سے مطبوعہ مسلم یونیورسٹی
ملی گڑھ ص ۵۵ تا ص ۵۵، بھارت تحریک آزادی ہند اور اسوا داہلہ از پرنسپل ہندو
ص ۱۵۲ تا ص ۱۵۲

ہم دیکھتے ہیں کہ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو تقسیم ہند ہولی 'ترپاکستان اور عبارت کی

کی مدد کر دیشی اسی تجویز کے مطابق تھیں۔ لیکن بد قسمتی سے مولانا عبد القدیر بدایونی نے اقلیتوں کے تحفظ اور مستقل آبادی کے بارے میں جو تجاویز دی تھیں۔ ان پر عمل نہ ہو سکا۔

پھر جب مولانا اقبال نے مسلم لیگ کے اجلاس انڈیا میں تقسیم ہند کا تصور پیش کیا تو آل انڈیا مسلم لیگ کانفرنس نے اس کی بھرپور تائید کی۔ سالہا سال کے بعد یہ وہی غلطی اڑھیں خود انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں بھی بے رخی اور وقعت کے کینیت پائی جاتی تھی۔ مولانا ابوالحسن علی Nadwi کے صاحبزادے اور آل انڈیا مسلم لیگ کانفرنس کے مرکزی رہنما مولانا حامد رضا ندوی نے اپنے اعلان خصوصی سے ذریعے اپنے لاکھوں متبعین، مسلمانوں، مسلمانوں اور شاگردوں کو حمایت کی کہ: "وہ آل انڈیا کانگریس اور اس کے ہزار اعلیٰ درجہ کے سیاست دانوں کی پارٹی جمیعت العلماء ہند کے مقابلے میں آل انڈیا مسلم لیگ کا ساتھ دیں اور سرسید علی جناح کی قیادت میں ملت اسلامیہ کے قومی موقف کو کامیاب بنائیں۔" اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے!

قرار پاکستان کی تجویز سے پہلے ۱۹۴۹ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کانفرنس کے ذرائع کارکن اور پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے صدر مولانا عبد الستار خان نیازی نے قائد اعظم کی خدمت میں خطوات پاکستان کی تجویز پیش کی۔ قائد اعظم بہت خوش ہوئے اور اس کے بعض اہم نکات کو تسلیم کر لیا اور اس تجویز کو مسلم لیگ کی مسئلہ کمیٹی کے سرپرستوں کو دے کر کامیاب فرمایا۔

(آثار جہاد از پروفیسر منظور الحق صدیقی ص ۴۱ بحوالہ خطبات)

۱۔ خطبات سنی کانفرنس، محمد آباد، ۱۹۴۹ء
۲۔ مائیں مضامین، پریس مکتبہ، لاہور۔

۱۲ مارچ ۱۹۷۷ء کو مسلم لیگ کے اجلاس لاہور میں قرار داد پاکستان میں برقی
 پائپ لائن انڈیا سنس کانفرنس کی طرف سے مولانا عبدالحمید جالپانی نے اس کی تائید فرمائی
 اور پھر ہر روز مسلم لیگ کا ساتھ دیا۔ مثلاً کانفرنس کے موقع پر آل انڈیا سنس کانفرنس
 کے مقتدر رہنما اور امام احمد رضا کے صاحبزادے مفتی اعظم شاہ مصطفیٰ رحمانی نے
 جلسہ کے ہند کے نام مسلم لیگ کی حمایت میں تار بھیجا۔ جن کا صفحہ ۱۵ جلد ۱۵
 کے روزنامہ انجام دہلی میں شائع ہوا (خطبات ص ۱۵۲) اور قائد اعظم نے مفتی اعظم
 کو اس سلسلہ ازالہ کا شکریہ ادا کیا (قائد اعظم کے ۱۱ ستمبر ۱۹۹۲ء)
 ۱۳ مارچ ۱۹۷۷ء کو بارہ سب میں آل انڈیا سنس کانفرنس کا کارکنی اجتماع ہوا
 جس میں پانچ سو مشائخ عظام سات ہزار علمائے کرام اور دو لاکھ سے زائد مکتوب
 نے شرکت کی۔ اس کانفرنس میں مطالبہ پاکستان کی پرزور تائید و حمایت کی گئی۔
 کانفرنس کے بعد علماء و مشائخ نے آل انڈیا سنس کانفرنس کے فیصلے کے مطابق مکتوبان
 اور سے کئے اور پاکستان کا پیغام گھر گھر پہنچا دیا۔
 (۱۔ چشمہ جامعہ قسطنطنیہ ص ۱۷)

۱۴ آل انڈیا سنس کانفرنس کے ترجمان ہندوستان کا علم برادری (جاری شدہ ۱۹۹۱ء) کے
 تحت دو قری نظریہ اور تعیم ہند کی تائید سے برہمنوں سے ہیں۔ ذیل میں ہم سہ لاکھ مصل
 یہ فریم لائن (غلیہ امام احمد رضا کے صفحہ ۱۵۲) کے تحت اس پیش کی گئی ہے:

”جب وہ (مسلمان) کہتے ہیں کہ ہمیں آنا تو اطمینان دلا دو کہ ہمارا مستقبل
 طرأت سے اچھا رہے گا۔ تو اس پر ہندو قوم بگڑ جاتی ہے اور کسی طرح مسلمانوں کو
 امن کرنے پر آمادہ نہیں ہوتی اور مناسبت کی کوئی صورت نہیں بنتی۔ مجلسیں
 آتی ہیں اور کام دیتی ہیں کانفرنسیں ہوتی ہیں اور نتیجہ نہیں نکلتا تو اب وہ
 عوام اشتداد جس کا سیاسی صدور میں بھی نام و نشان نہیں ہے۔ کہاں بتا ہے، ہمیں

کی ۳۲۷۰ ہندو مسلم جنگ اس اتحاد کا شاہ ۱۰ اس اتحاد کا ثبوت بن سکتی ہے۔ اس اتحاد کے لئے جس معنی میں کہ ہندو جب چاہیں مسلمانوں کو قتل کر لیا کریں اور مسلمان یہ کہہ کریں کہ ہم اس اتحاد کی وجہ سے زبان بھی نہیں بول سکتے۔ چاہے مارو یا خون بہاؤ۔ دوستی کا دم بھرا ہے تو انہی بھی نہ کریں گے۔ مگر اس جنگ کے سلسلے میں ایک سبق خوب ملے گا۔ جس سے نام نہاد اٹھائے جانے لگے۔ گروہ عقیدہ آسانی حل ہو سکتا ہے۔ جس کی تباہی میں ملک کے بڑے بڑے مسلم اصحاب رہائے عاجز رہے۔ وہ یہ کہ بمبئی کے ہندو کشش کر رہے ہیں کہ اپنی دکانیں مسلمانوں سے بنا کر ہندو ملکوں میں لے جائیں۔ ہندوؤں کے یہ افعال یہ تجویز یہ طرز عمل اتحاد کے ذرا بھی سنائی نہیں۔ لیکن مسلمان یہاں کریں۔ تو اتحاد کے دشمن قرار دیئے جائیں۔ یہ کھلی نا انصافی ہے۔ جب ہندو اپنی خلافت اسی میں سمجھتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے ملکوں سے بلیوہ ہو جائیں۔ اور اپنے حدود طبعہ کر لیں تو مسلمانوں کو یقیناً ان کے ملکوں میں جانے اور ان کے ساتھ کاروبار کرنے سے احتیاط رکھنا چاہیے۔ دوزل اپنے اپنے حدود جدا گانہ قرار دیں اور اسی نکتہ کو ملحوظ رکھ کر سیاسی مباحثہ کر طے کر لیں۔ یعنی ہندوستان میں ملک کی قسم ہے ہندو مسلم ملاتے جدا جدا بنالیں۔ تاکہ باہمی تصادم کا اندیشہ اور خطرہ جلی نہ رہے۔ ہر علاقہ میں اسی علاقہ والوں کی حکومت ہو۔ مسلم علاقہ میں مسلمانوں کی اور ہندو علاقہ میں ہندوؤں کی اب نہ ملحوظ جدا گانہ انتخاب کی بجائیں درپیش ہوں گی نہ کہ نفسوں میں نشستوں کی نزاع کا کرنی ضرور رہے گا۔“

۱۔ ماہنامہ سواد اعظم مراد آباد محلہ نمبر شمارہ نمبر ۱۳۵۰ شوال
۲۔ جون ۱۹۴۷ء کو آل انڈیا سنی کانفرنس کے ناظم اعلیٰ مولانا فیروز گیلانی مراد آبادی
کی طرف سے رامپور کے مشہور ماہر دہ بڑہ سکندری میں آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ

بھلی ذمیدار شائع ہوا۔

آل انڈیا سنی کانفرنس کے حضور ارکان کی ایک جمعیت وزارتِ مشن کی تجاویز اور اسٹرائے اور گنڈراپنچ کی تقریروں پر غور کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ ان تجاویز میں نہ مسلمانوں کے حضرات کا کوئی مثالی علاج ہے نہ اس آزادی میں ان کے لئے کوئی بہتری نظر آتی ہے۔ لہذا ہماری تسلی بغیر پاکستان کے نہیں ہو سکتی پاکستان کے متعلق اعتراض کر وہ دور یا سستوں پر مشتمل ہو گا۔ اور ان کے درمیان صد امیل کا فاصلہ ہو گا اس صورت میں ایک پاکستانی ریاست دوسری پاکستانی ریاست سے تعلقات قائم رکھنے اور نامہ ریہام جاری رکھنے میں درمیانی غیر حکومت کی مداخلت اور حسن سلوک کی محتاج ہو گی۔ اس اعتراض نے ہمیں یہ بتایا کہ ہم اپنے مطالبہ پاکستان میں اتنا اضافہ اور کریں کہ ان دونوں ریاستوں کے مابین مداخلت قائم کرنے کے لئے ہندو ضرورت رتبہ ہیں اور ملنا چاہیئے۔ — سنی کانفرنس ہرگز پاکستان سے دست بردار نہ ہو گی۔ اگر بالفرض مشرعبان مطالبہ پاکستان سے دست بردار ہو بھی جائیں تو بھی سنی کانفرنس اس میں ان کی مداخلت نہ کرے گی اور اپنا مطالبہ پاکستان ضرور حاصل کرے گی۔ مسلمانوں کو یہ حق مل کر رہے گا۔ وزارتِ مشن نے یہ صاف نہیں کیا کہ ہندو گروپ کے سربراہات میں مسلمان اقلیت کے جان و مالی عزت آبرو دین مذہب زبان تہذیب کی حفاظت کا کرن ضامن ہو گا یا نہیں؟

التمہہ تحریک پاکستان کے ہر موڑ پر آل انڈیا سنی کانفرنس نے آل انڈیا مسلم

لیگ کا ساتھ دیا اور اندرونی و بیرون ملک معاہدہ پاکستان کی حقیقت کا روپ
 دہانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ دہدہ سکندری راہپور، مارچون شگرہ کی
 اشاعت میں اس حقیقت کا اعتراف ان الفاظ میں کیا گیا۔

”یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ نہ صرف دنیا نے ہندوستان بلکہ بیرون
 ملک بھی جو زبردست اثر و سرخ اسلامی ریاست و مطالبہ پاکستان کو حاصل ہے
 انہیں علماء و مشائخ اہل سنت کی مساعی جلیلہ کا رجون منت ہے۔ جن کا دوسرا
 نام جمہوریت اسلامیہ کی کانفرنس ہے۔“

بالآخر وہ دن بھی آیا جب امام احمد رضا کے پیش کردہ قومی نظریہ کو عملی جامہ
 پہنایا گیا اور آل انڈیا سنی کانفرنس اور آل انڈیا مسلم لیگ کی مشترکہ مساعی سے پاکستان
 بن گیا۔

تحریک پاکستان میں امام احمد رضاؒ ان کے تلامذہ کی مساعی کا تذکرہ کرتے ہوئے
 شہرہ رسائی میں عبد الرشید اپنی انگریزی تحفہ اسلام ان انڈیا پاکستان سب کشت
 فٹ میں لکھتے ہیں،

”When the Pakistan Resolution
 was passed in 1940, the efforts of
 Hazrat Barelvi bore fruit and all
 his adherents and followers, including
 Ulama and Spiritual Leaders, rose as
 one man to support the Pakistan
 Government. Thus, the contribution of
 Hazrat Barelvi towards Pakistan is not
 less than that of Allama Iqbal and
 Qaid-i-Azam“.

Islam in Indo-Pakistan subcontinent
 Page, 67

ترجمہ ۱۹۴۴ء میں جب قرارداد پاکستان منظور ہوئی تو حضرت بریلوی کی کوششیں بارگاہ
ہوئیں اور علامہ دشتیخ سمیت آپ کے پیروکار اور مسلمانین چند وفد بن کر تحریک پاکستان
کی وجہت میں آٹھ کمرے ہوئے اس طرح تمام پاکستان کے خطیہ حضرت بریلوی کا صدر علامہ اقبال لہ
خانہ اعظم سے کسی طرح کم نہیں۔ قیام پاکستان کے بعد آل انڈیا مسلم لیگ کی جگہ دہوا جیسی۔
پاکستان مسلم لیگ اور انڈیا مسلم لیگ بنادی گئیں اور آل انڈیا مسلم لیگ کا فرنس کی جگہ ۱۹۴۷ء میں
جمیت علماء پاکستان لاہور میں ہو گیا جس کے پہلے صدر غلامی کثیر سید الامانات تھوڑے دن پہلے
خانم اعلیٰ خزانہ اس سید احمد کا قلمی منتخب کئے گئے۔

پاکستان کے خلاف بھارت کے سلسلے دنیا بھر میں ملک میں دروست پراپیگنڈہ شروع
کیا نرائس کا اثر لائی کرنے کے لئے قاضی اعظم کی نظر انتہا اب امام احمد رضا کے لیڈر ملا نا شاہ
جید اسماعیل میرٹھی اور علامہ احمد رضا نا شاہ احمد خاں پر پڑی اور انہیں نظریہ پاکستان کی وجہ
کے لئے اس کی مکر کے واسطے پر جیسا آپ نے کئی ملک کا وفد کر کے پاکستان کی اجمیت کیا
برادری کی اور مسلم اسلام مشہد برائے دہشت دوزخ الاسلام ہاؤس ۳۶ مئی ۱۹۴۷ء
مشہد صوفی قمار حسن بکھے ہیں۔

۱۔ مولانا جید اسماعیل صدیقی بیت عظیم مبلغ اسلام تھے کہ باجنا ہے انہوں نے اپنی دنگی
مختلف گروہ کے ۵۵ ہزار ہزار کو مشرف بہ اسلام کیا۔ تحریک پاکستان کیلئے کام کرنے والے علامہ
دشتیخ میں ان کا نام بڑا نمایاں تھا۔ احمد نے ہر دن ملک میں برصغیر کے مسلمانوں کی سیاست
اور مطالبہ پاکستان کو واضح کرنے کے لئے دوسرے کئے مولانا صدیقی پاکستان آئے تو پہلی جید
آزادی کی امامت کی قاضی اعظم کے ان ہی کی ابتداء میں یہ نماز ادا کی تھی۔

دہشت دوزخ ۱۰ اگست ۱۹۴۷ء کو ۳۶ ستمبر ۱۹۴۷ء

مولانا کثیر تحریک ختم نعت ازاد اور مقاصد پاکستان کے آئین کی تدوین اور تحریک تنظیم
مصلحتی جب بھی دلی نے پکارا علامہ دشتیخ اہل سنت نے ایک بکتے ہوئے اپنی تمام تر سامی

گردن کر دیا۔ ۱۹۰۳ء کے آئین کے تحت علامہ عبدالحق صاحب آذربائی (ابن صدر الدین) نے احمد علی
 اعلیٰ فیض نام احمد رضا اعلیٰ مسلمان کی تعریف کی۔ جب سرزائون کو اقلیت قرار دینے کا مرحلہ
 ہمیشہ برائے اسی سبیل کے اندر بار بار قائم اقبیس کے مسئلے کی بحث ایک دوسرے پر دھمکی
 مرزا ٹھکانے مولانا محمد اسماعیل ترقی کی تحفظ و اناس و جس میں قائم اقبیس کے مسئلے
 ترقی میں کو حاکم کا خیال ترقی پایا تھا اپنے حق میں پیش کی۔ قوام احمد رضا کے نتیجہ کی کاخول
 سلطنت اسلامیہ کی ایک دفعہ ہر تہائی اراکین۔ المصلحت المستقیمہ اور امام الحرمین منظر عام پر
 آئے اور پاکستان کے حاکم احمد ترقی، سبیل کے اراکین کو چہ چاہا کہ یہ مسئلہ آئین میں ہی حل کر دیا
 گیا تھا۔ جب سبب و حکم کے معاملے امام احمد رضا کی تحریک پر مستند طور پر پانچ افراد کو
 کار قرار دیا تھا۔ جن میں سب سے پہلا سرزائون احمد غازیان لاکھا۔

مستند حزب اختلاف کی پانچ پارتی کے سیکرٹری جنرل مولانا شاہ احمد نورانی راہیں
 شاہ عبدالحق میر تقی فیض نام احمد رضا، ترقی، سبیل میں امام احمد رضا اور علامہ عزمین کا
 سرسبز پرانا فیصلہ پیش کیا اور اراکین سبیل نے اس پر ایک کٹے بستے سرزائون کو اقلیت
 قرار دے دیا۔

ہم نظریہ پاکستان اور تحریک پاکستان میں امام احمد رضا کے نتیجہ کی کارناموں کے اس ناپ
 کو تحریک پاکستان کے سرگرم ہدایتی اور نامور سیاسی و فطری دہش اکے بن اخلاف کے ساتھ غلط
 کرتے ہیں کہ۔

”اعظم حضرت قدس سرہ نے جس یقین اور استقلال سے دہش فطری میں دین کی حرافت کا
 مقدس فریضہ سرانجام دیا جو۔۔۔ وقت گزرتا ہے گا۔ اس کا اعتراف امت کے تمام
 طبقتوں کو ہوتا جائے گا۔“ (روزنامہ رائے وقت لاہور، جون ۱۹۶۵ء)

کوئی بھی قوم سیاسی اعتبار سے اس وقت تک معبوط نہیں
 ہو سکتی جب تک اس کی معاشی حالت معبوط نہ ہو۔ اسی

معاشی پروگرام

یہ امام احمد رضا نے بقت اسلام کہ سیاسی نظریات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ اہل بیت علیہم السلام
میدان میں بھی رہنا اصول فراہم کئے۔

۱۱۔ مسلمانوں کی کتاب "تدبیر نفع و نجات و اصلاح مملکت" سے شائع ہوئی جس
میں مسلمانوں کی اقتصادی ذہن حالی کو دور کرنے کے لئے مددگار ذیل چار نکاتی نذر ملاحظہ پیش
کیا گیا۔

۱۔ ان اسی کے علاوہ جن میں حکومت دخل انداز ہے مسلمان اپنے معاملات باہم فیصل
کریں۔ تاکہ مظلوم باندی میں جو کہ دوڑوں و دوپہ فروش ہو رہے ہیں پس انداز ہو سکیں۔
۲۔ بیسی مملکت منجوں مدرس اور جدید آباد کن کے تو حکم مسلمان اپنے بجائیں کے لئے
بیک کھولیں۔

۳۔ مسلمان اپنی آدم کے سوا کسی سے کچھ نہ خریدیں۔

۴۔ علم دین کی ترویج و اشاعت کریں۔

ان نکات پر تبصرہ کرتے ہوئے کاتبِ خزائنِ دہلی نے لکھا کہ "پرویسر رفیع اللہ صدیقی لکھتے
ہیں کہ "جدید اقتصادی نظریات کی ابتداء ۱۹۳۷ء کے بعد سے ہوئی اور یہ بات کس قدر حیرت انگیز
ہے کہ نگاہِ مردِ عوام نے ان جدید اقتصادی تقاضوں کی جھلک ۱۹۳۷ء ہی میں دکھائی تھی۔
اگر ۱۹۱۷ء سے مولانا احمد رضا خان بریلوی کے نکات پر عمل کیا جاتا اور صاحبِ حیثیت مسلمان
بند اس پر عمل کرتے تو ہندوستان کے مسلمانوں کی حیثیت معاشی اقبال سے انتہائی
مستحکم ہوتی (ایڈیٹر رضا)۔"

۱۹۱۷ء میں جب کہ اقتصادی تعلیم محدود تھی کہے معلوم تھا کہ تیس چالیس سال کے
بعد بچت اور بچک اس قدر اہمیت اختیار کر جائیں گے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ مولانا احمد رضا
خان بریلوی نے مستقبل میں بچک یا بچا۔ انہوں نے مسلمانوں کو نہ صرف فاضلِ غریبی سے باز
رکھنے کی حقیقت کی نصرت پس اندازی کی بلکہ بڑھت کی بلکہ صاحبِ حیثیت اور دولت مند مسلمان

سند سے اپیل کی کہ وہ اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے بنگ قائل کریں۔ وہ بنگ جہاں تک حیثیت کے مسلمان اپنی چھوٹی چھوٹی بھائی بھائی برقی کہیں محفوظ رکھ سکیں اور جہاں سے باصلاحیت مسلمان آجروں کا کسے مایہ نازیم ہو سکے اور وہ صنعت کاری کے میدان میں بندہ دونوں کا اعتبار وٹ کر سکیں (ایضاً)

لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے بہت جلد ہی اس طرف توجہ دی۔ ۱۹۳۱ء میں بمبئی میں صیب بنگ قائم ہوا اور پھر قائد اعظم کے مسلسل پھر پر سر آدمی، داؤد اور مرزا احمد اصفہانی نے ۹ جولائی ۱۹۳۲ء کو کلکتہ میں مسکو کرشل بنگ قائم کیا۔ مگر ۱۹۱۲ء میں اس طرف توجہ دی جاتی مسلمان احمد رضا کے مشورہ کے مطابق آپس میں اتحاد و اتفاق کی فضا قائم کرتے، بنگ کھولنے، قری جذبہ کو بھارت اور اسلامی نظام تعلیم کے ذریعے نئی پود کی نشوونما کرنے، قریصلیر کا نقشہ آج سے بہت حد تک مختلف ہوتا۔

(اہم منظر لے اعلیٰ امور کے مطابق عمل کیا اور ہر میدان میں زبردست کامیابیاں حاصل کیں۔ جتنی بھی دیکھتے ہیں کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد حسن اور اعلیٰ بانگلہ سے ہوئے تھے انہوں نے اپنی میزبانی بحال کرنے کے لئے یہی مشرک شہر قائم کی اور بہت جلد صرف یہ کہ اپنے پلوں پر کمر بستہ ہو گئے بلکہ ۱۹۵۰ء ترقی یافتہ مرقوم کی صف میں شامل ہو گئے۔ اس شہر کے قیام کے پس پشت جو نظر بہ کار فرما تھا، وہ بیحد دہی تھا۔ جس کی ہدایت مرزا ناگہ، منافقان برجی نے اپنے تیسرے نکتے میں طرائق قبی کے اپنی قوم کے سوا کسی سے کچھ نہ خریدیں۔

۱۹۳۳ء میں برطانیہ کے مشہور ماہر معاشیات جے ایم کپور

نے اپنا مشہور زمانہ نظریہ دو لگھو آمدنی پیش کر کے جدید اقتصادیات کی بنیاد معنوی کی اور اس پر عمل کر کے یورپ اور خصوصاً امریکہ اقتصادی دنیا میں بہت آگے نکل گیا۔ کینز جو اس کی خدمات کے صلے میں برطانیہ کا اعلیٰ ترین خطاب لاڈل مل گیا۔ بقول پرندیسر علی اللہ صدیقی "اس بلند پرکاش نے وہ چہرہ دریافت کر لی تھی جسے چرچیں سال قبل مرزا ناگہ اور رضا

برہمچاری شائع کر دینگے تھے لیکن انہوں نے اس طرف ذرا برابر توجہ نہ دی (اور جہاں)

امام احمد رضا عالم باطل اور صرف باضنا ہونے کے ساتھ ساتھ ایک
نعت گوئی پر مبنی شاعر بھی تھے لیکن ان کی شاعری کی روشنی سے علیحدہ

تھی۔ وہ ادب برائے ادب اور شر برائے شر کے قافی نہ تھے۔ ان کے نزدیک شاعری بذاتِ خود
 کوئی مقصد نہ تھی بلکہ حصول مقصد کا ذریعہ تھی اور ان کا مقصد عام المسلمین میں عشق رسول
 کا پرچار اور انہیں دشمنینِ اسلام کی سازشوں سے خبردار کرنا تھا۔ جیسا کہ نیچے ذکر کیا جا چکا
 اس وقت مسلمانوں کی حالت نہایت ہی ناگفتہ بہ تھی ان کے اکثر سے حکومتِ دولت
 اور عزت — سب کچھ چھین چکا تھا۔ انگریز، بہر چورس کی طرح پیچھے سے برصغیر پر آئے
 تھے یہاں کے سپاہ و سپیدے ملک بن چکے تھے اور نئی سازشوں سے مسلمانوں کا شیرازہ
 منتشر کرنے کی کوشش میں مصروف تھے۔ بعض بہادری طلبان کے آگے آتے کہ بے ہوش
 تھے۔ اور مسلمانوں کی اکثریت خراب غفلت میں ڈول بول تھی۔ آپ اس وقت مسلمانوں کو
 خبردار کر رہے تھے کہ

سونا جھل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے

سولے دلوں جاگتے رہیں عروا کی رکھوال ہے

جب چورس کی رکھوالی ہو تو جاگنا بہت ضروری ہوتا ہے اور جاگ وہی کتاب ہے جس
 کے دل میں محبت کی کسک پائی جاتی ہو — امام احمد رضا نے بت اسامیہ کو بیدار کرنے
 کے لئے دو جوشِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کیا۔ عشقِ مصطفیٰ کی اسی کسک نے جہاں
 ایک طرف امام احمد رضا کو اردو کا سب سے بڑا محقق و بنیاد دیا وہاں ساتھ ہی امتِ مسلمہ
 میں بیداری اور آزادی کی تڑپ بھی پیدا کر دی۔

آپ کے کلام میں مکتبہ کی زبان اور دہلی کی واقعیت کا حسین امتزاج پیدا ہو گیا ہے تاہم
 آپ کی زبان مکتبہ کی بازیگری سے بیکسر پاک ہے گریبا کوثر و تبسم سے وصلی ہوئی ہے۔ وہ
 مجرب کے لئے کلام ہے وفاقِ ضم اور کافر جیسے ناشائستہ الفاظ استعمال نہیں کرتے کیونکہ ان کا
 مجرب کسی مفصل اور فرس کر ذہن نہ بننے والا نہیں بلکہ ایسا مقدس مجرب ہے جس کی مثال

تصویر بنا کر خود مختار قدرت بھی اپنے حسن و شکری پر ناز کرتا ہے۔

۷۔ غلامہ قدرت کا جس دست کاری داد داد

کیا ہی تصویر اپنے پیادے کی سنواری دلور

ان کا محبوب ایسا محبوب ہے جو منعمود کائنات اور صاحب دلاک ہے فرماتے ہیں۔

۸۔ وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جن میں وہ جہان کی جہان ہے قربان ہے

آپ نے قرآن و سنت کی مدد کے اندر رہتے ہوئے شاعری کی ہے۔ آپ کا سارا
دوران پرچہ جاریہ کوئی غلط تشبیہ یا استعارہ ایسا نہیں بلکہ کاجو شریعت مطہرہ کی صفات

ہو۔ اور یہی ان کی سب سے بڑی خوبی ہے۔ انہوں نے شاعری میں کسی کو استاد نہیں
بنایا بلکہ دراصل مسنون میں تمکیز الرحمن تھے۔ خود فرماتے ہیں۔

قرآن سے میں نے نصت مگنی سبکمی

یصلیٰ ہے احکام شریعت

یہی وجہ ہے کہ اگرچہ آپ نے عقیدہ غزلی، دہلوی، شافعی اور مستزاد، غرض کہ ہر

مذہب شاعری میں طبع آزمائی کی لیکن شریعت کا دامن کہیں بھی اٹھ نہ جانے نہیں
دیا۔ انہوں نے جہاں دیگر شعراء کی طرح اپنے ملاح کو اویسیت کی مدد سے ہمک نہیں
بڑھا دیا بلکہ وہ معجم اویسیت اور مقام رسالت کو خوب سمجھتے ہیں۔

ان کی ایک نصت کا مطلق ہے۔ ۷۔

آخر صفائے قلم سخن اس پر کر دیا

خالق کا بندہ غفلت کا آفت کہوں تجھے

ایک اور دوسری جگہ حضرت طوطا، غنیمہ رضی اللہ عنہ کا ذکر اس طرح کرتے ہیں۔

تمی سرکہ میں فانا ہے صفائے اس کو شیخ

جو مرا غرض ہے اور لاڈلیا تیرا

در اصل نصت گزشتہ انشائیہ شکل کام ہے۔ اہم احمد معافراتے ہیں۔

جیسا سنت شریف، مکتبہ حیات، مکمل نمبر ہے جس کو آگ آسان سمجھتے ہیں اس میں
 نواز کی رعایت پر لپٹا ہے اگر لفظ ہے تو الوہیت میں پختہ ہے اور کی کتاب ہے تحقیق حق
 ہے البتہ حمد آسان ہے کہ اس میں راستہ صاف ہے بتنا چاہے جو کہ کتاب ہے فرض میں
 ایک جانب اصلہ نہیں اور نعمت شریف میں دونوں جانب سخت حد بندی ہے (اللفظ)
 گویا امت میں ایک طرف شرک اور دوسری جانب کفر کی حدیں ہیں اور درمیان میں
 تکرار سے تیز اور بال سے ایک راستہ ہے جس پر چلنے کے لیے ایک وقت ہم و ہمت اور عقل
 عشق کی ضرورت ہوتی ہے اور نعمت وہی کہ کتاب ہے جو با لفظ ہوشیار کتے تھانوں کو پورا کر
 برے اہلئے دیوانگی میں بھی ہوشیاری کا دامن اٹھ سے نہ جانے دے۔ اور یہ ختم نام
 احمد و فنان کو حاصل قرار دیتے ہیں۔

لجہ کو دیوانہ بنانے میں وہ ہشیار ہوں

پاؤں جب طرف حرم میں تھک گئے سر پیر گیا

آپ نے حضرت حسان بن اللہ عاز کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جو قرآنی اور اسکی لکھنوی
 کہ ہے اس نے اردو کریمت سی سی شش ہشتون نیکوں اور شبیہات و اسنادات سے
 آشنا کیا ہے۔ مکتبہ شفاعت، پنجاب و ہمت، گیسوئے توسل، یوسفستان، کبیر جان
 اور بہت سی ایسی ترکیبیں تراویں کی ایجاد ہیں۔ گنبد لغزی کے پتے سر سبز و صل
 اور بہت اندر پتے سیر پوش جگر کی پاکیزہ ترکیبیں استعمال کرنا انہیں کا حصہ ہے۔
 میراثیسی نے کہا تھا۔

ٹھک ستہ زنی کوئے ڈھنگ سے باز دسوں

وک پھول کا مکتون بر تو سرگت تہ بانہ دوا

لیکن نہیں کہا جاسکتا کہ انہوں نے کسی جگہ پھول کے مکتون کو فی الواقع سرگت سے
 بانہ دوا ہے۔ امام احمد و رضا نے دعویٰ نہیں کیا لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ان کے دیوان میں
 حرف و طواریں میں گل اور پھول کا مفلا ہم مرتبہ آیا ہے اور ہر مرتبہ اس کی پیشکش نیا
 لفظ اپنی ہے آپ کوئی پیش و شاعر نے مجھے بھر جب کبھی عشق رسول کی زبانوں میں اٹھتی

فخت گئی پر مجبور سوچا تے خود فرماتے ہیں :۔ جب سرکا۔ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد
ترپاتی ہے تو میں لعینہ اشعار سے بے قرار دل کو تسکین دینا ہوں و نہ شہد و معنی میرا مذاق

نہیں پُپ نے بھو بھی کہی لیکن سدا اور انشائ کی طرح صرف اپنی ذات کی غلام نہیں بلکہ
مشق و سرل سے رہنما رہا۔ وہ شی کویم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں کوئی ایسا
بظہر داشت نہیں کرتے تھے جس کے کسی پہلو میں گستاخی کا شائبہ بھی ہو جب ہی کسی کی
زبان و قلم سے کوئی ایسا جلاسرزدہ برا کلمہ رخصانے اس کی خوب خبر لی ایسی جو کہی کہ وہ
زمانے بھر کی نظروں میں ذلیل ہو گیا کیوں نہ ہو

کلب رخصانے خنجر غنوار برقی بار

اھار سے کہہ دینا نہیں، نہ شر کریں

ہم عصر شرارے آپ کا زمانہ ایک فضول سی بات معلوم ہوتی ہے کیونکہ ان کی
راہ الگ ہے اور آپ کی الگ۔ لیکن پھر بھی جہاں تک نفس شہر کا تعلق ہے آپ سب
سے آگے نظر آتے ہیں۔ آپ کے دیوان میں بہت سے ایسے اشعار ملتے ہیں جن پر مصرع
شرار کے تمام دوادین نچا دے گئے جاتے ہیں۔ بیدم دارائی، شہیدی، محسن کا کوری،
فخر مل خان اور حسن و صفا خان، حسن بریلوی جیسے بلند پایہ نعت گو آپ کے سامنے طفل
مکتب کی حیثیت رکھتے ہیں اور فنِ نعت گوئی میں آپ ہی کے خوش طبع میں منہم ہوت
ہیں۔ بقول علامہ نواز احمد قادری۔ آپ کی مجلس و عطا میں بہت دھڑاس و دھڑکے مشہور رہا تہ
شہر و سخن مرزا داغ دہلوی اور ایتھریسیائی بھی بڑا زقیم راہور۔ بریلی شریف آکر شریک ہوتے
آپ کی نعت سن کر ایتھریسیائی پر کیفیت و جد طاری ہو جاتی مرزا داغ بھی آپ کے عطا
اور کلام سے بے حد متاثر ملتے چنانچہ انھوں نے ایک بار۔ آپ کی ایک نعت سے اس قدر کہ
ایک مجلس و عطا میں متاثر ہو کر فرمایا: یہ سب کا سب کلام سراپائے حال ہے یہ کس شاعر
کے بس کی بات ہے؟^۱ و اعلم حضرت اہم احمد رضا خان بریلوی ص ۳۳۰۔ نواز احمد قادری

فخت گئی میں آپ کے اسلوب کو جو مقبولیت حاصل ہوئی وہ بہت کم شہاد کے

صحے میں آئی سینکڑوں شواہد اس رنگ میں کہنے کی کوشش کی لیکن کوئی بھی آپ کا مقام حاصل نہ کر سکا۔ رضوی مکتب سے تعلق رکھنے والے شہزاد کی مرست بڑی طویل ہے بڑا دھڑا کا حیدر اقلادی سکندر دھکڑی اختر الامادی حافظ منظر الدین راجہ رشید غوث جیٹھ آباد حافظ لدھیانوی عزیز حاصل پوری فیض الدین حبیبی ادیب رائے پوری 'مناذرا حبشی' نادر جاجوی اور میر تقی میر شہزادے اس میں نام پیدا کیا خود مصداق اقبال نے جس مہم احمد رضا کے رنگ میں ادا کیا ہے۔

پھر اس موضوع پر تحقیق کی جائے تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہو سکتی ہے۔

آپ کے تین خلیفہ ایمان۔ صادق بخش، صادق اصلیت اور حاجی رسول مرتب ہوئے روزگار کروڑوں دیوان آج کل نایاب ہیں۔ ڈاکٹر ملہ علی خان شہید علی علی گڑھ یونیورسٹی دہلیوں نے علم و کتاب ریویو کے عربی کلام پر اپنی پہلی کتاب کا مقالہ لکھا، فرماتے ہیں کہ آپ کا ایک عربی دیوان بھی گم ہو گیا تھا۔ آپ نے آمل آباد برادر آقا محمد شہزاد کے نام سے ملایا حتیٰ کی شان میں ایک تھیسہ بھی لکھا۔ ۱۳۲۰ء میں دیوان القصائد کے نام سے آپ نے اپنے عربی کلام کا ایک مجموعہ بھی مرتب کیا تھا۔ وہ بھی شائع نہ ہو سکا۔

ڈاکٹر صاحب مرصوف نے آپ کے ۳۹ عربی اشعار جمع کر کے شائع کئے ہیں۔ اہم لکھنا کا ایک عربی عربی تھیسہ تاحضیٰ عبدالرحمن غنی فردوس دوم ۱۳۲۶ء کے نام سے شائع ہوا جب کہ خود ان کے صاحبزادے تاحضیٰ عبدالودود نے ڈاکٹر صاحب علی خان کو تحریری طور پر بتایا کہ ان کے باپ عربی زبان کے عالم نہیں تھے۔ پھر یہ بات قابل غور ہے کہ اس ایک تھیسے کے علاوہ تاحضیٰ صاحب مرصوف کا عربی میں ایک شعر بھی دستیاب نہیں ہوا۔ اس سے ڈاکٹر صاحب علی خان نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ وہ تھیسہ تاحضیٰ صاحب نے یا جو ان کی ولادت کے بعد کئی کاغذات میں ملا۔ تو انہی کا خیال کر کے شائع کر دیا گیا۔

سید عبدالغفور علی، لکھنؤ، اقبال مولانا علی محمد تھیسہ لکھنؤ

محکم دلائل و براہین سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۸۔ احمد رضا کا دل کلام نہایت اعلیٰ درجہ کا ہے چنانچہ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ کا یہ عربی قصیدہ میں نے علماء مصر کے اجتماع میں پڑھا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ بِكَأَنَّ الْقَلْبَ قَدْ
وَصَلَوْهُ ذُو مَاطِلَى خَيْرُ النَّاسِ مُحَمَّدٌ

ترجمہ: تمام تعریفیں خدا کے لئے ہیں جو اپنے جہول میں یکتا دیکھتا ہے۔

۱۹۔ اس کی دہشتیں ہمسزہ فی الامم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر برتی ہیں تو انہوں نے ایک زبان کہا کہ یہ قصیدہ تو کسی فصیح انسان عربی النسل کا مجاہد اسلام پر پڑا ہے لیکن جب میں نے پایا کہ اس کے ملحقہ والے مولانا احمد رضا خان بریلوی ہیں جو عربی نہیں بلکہ ہندی ہیں تو وہ حیران ہو کر کہنے لگے کہ وہ جلی بر کر عربی میں اسنے ماہر ہیں اور احمد رضا آپ نے فارسی میں بھی ایسے آذنی فرمائی ان کی درج ذیل فارسی نظمیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ۱۰۰، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱۔

خوشاؤئے کہ بہ شش دانہ آں رسول

خوشا سرے کہ کنت شش دانہ آں رسول

۱۰۔ حضور، غوث، اعظم، مصلیٰ، عز کی شان میں کہ بیا تمبیہ اکبر اعظم جو ۱۱۰۰ اشعار پر مشتمل

تہ تبرکات جمع ہے۔ ۷۰۔ تقدیر کی زبان رضا و صفت باغ غلہ دلو

من ذمی گنہم کہ آقا مایہ فزاں قوی،

۱۶ اور ۱۱۷ اشعار پر مشتمل شجرہ طائرہ برکات ہے

یا حسدا بہر جناب مصطفیٰ امداد کن

یا رسول اللہ اذ بہر حسدا امداد کن

مراۓ بخشش زیادہ تر اردو کلام پر مشتمل ہے جس میں طریقات کے مژدہ بعض حویلی اور شاہین

نغیس درج ذیل ہیں :

۱۱ ذریعہ طائرہ جو ۱۰۰ اشعار پر مشتمل ایک مہکتہ قصیدہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اور

عنصر غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں ۵۱۶ میں لکھا گیا اس قصیدہ کا مطلع ہے

۷ واہ کہا جو در کرم ہے شجرہ بھم تیرا

نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

۱۲ راج ذریعات کے مرتفع پر لکھا گیا ۱۷۵ اشعار پر مشتمل یہ قصیدہ ۷

شجر خدا کر آگ گھڑی اس سفر کی ہے

جس پر شاہ بان فلاح و فخر کی ہے

۲۳- ۱۰۱ اشعار کا قصیدہ غوثیہ -

تراۓ ذہر بر کال ہے یا غوث تراۓ قطرہ یم سائل ہے یا غوث

۱۳- ۵۸ اشعار کا قصیدہ نور ہے

میں طیر میں برقی جتا ہے باڑا نور کا

صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارہ نور کا

۵ : مزاج نظم کے عنوان سے ۲۷ اشعار پر مشتمل قصیدہ معراجیہ - یہ وہی قصیدہ ہے

جسے ایک فصل میں سننے کے بعد محقق لاکھنؤ نے اپنا مشہور قصیدہ معراجیہ

ع بہت کاشی سے مہا ہانب مستقر بادل

پر کر کر جیب میں امل یا تھا کہ اعلیٰ حضرت کے قصیدے کے بعد بیسے اس قصیدے

کی کوئی حیثیت نہیں رہ گئی۔

۶ : ۲۰ اشعار کا ایک درود — کہئے کے بدرالدین تم پہ کروڑوں درود

غیب کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

اس درود کے ذوالی بھی حروفِ نبوی کی ترتیب سے ہیں اور ہر حرف میں متعدد اشعار ہیں

اس کے باوجود انگریزی اور دعائی میں ذرا برابر کی وارد نہیں ہوئی۔

۷ : ۱۰۰ اشعار پر مشتمل ایک سلام ۱۰ مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

یہ سلام جو شہرِ اصفہان کا بہترین اور مقبول ترین سلام ہے، دنیا کے کبھی بھی گشتے

میں جہاں صحافت والے مسلمان موجود ہوں یہ ممکن نہیں کہ انہوں نے یہ سلام نہ سنا ہو۔

مزارِ ابراہیم آپ کی دیگر نقیصہ رباہیات اور مزاحمت ہیں بلکہ میری جواب نہیں دیتیں۔

گربا کوثر و سیل کی پستی ہوئی نہیں میں جنہوں نے اشعار کا روپ دھار لیا ہے۔

مناسب سلام بہت ہے کہ اس موقع پر ہم آپ کی شاعری کے بارے میں کچھ شایر کی آواز

بھی پیش کر دیں۔

مقبول چنانچہ کہ انہوں نے مسلمانوں کے دل قرآن کی طرف پھیرنے میں بھی

بہت سنا خدا کا جہاد شام کو ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کے دل صبرِ قربان کا لہر پھیر دینے

آپ کی شخصیت اور شاعری میں نامحدود

ڈاکٹر سلام سندیلوی گورکھپور یونیورسٹی نہیں ہے بلکہ آپ کی شخصیت آپ کی

شاعری ہے اور آپ کی شاعری آپ کی شخصیت ہے شخصیت اور شاعری میں اس قدر

گہری ہم آہنگی اور دو کے چند ہی شعرا کے پاس ملے گی۔

سید شمیم اشرف (دیپک) ان کے عقیدہ کلام میں ایک سچے عاشقِ رسول کے دلِ نغمہ

نے اس سلام پر متعدد شعرا نے تمغیں دی ہیں جن میں لکڑا لادی کی نقیصہ حسن شہزاد مقبول ہوئی۔ صابر

کی حد کاوی بدرجہ اتم پائی جاتی ہے جو بدیدہ دماغ کے منہ پر دوں پر ایک مخلوق نور کا نقش ثبت کرتی ہے۔

انہیں زبان و بیان پر حکم حاصل تھا، وہی
ڈاکٹر طلحہ برق دانا پوری (جہارت) حوالہ میں ہدایت کے ساتھ ساتھ مقاسی
 زبان کا ستر آشور رکھتے تھے۔ ان کی اردو لکھنؤ کی اکادمی تکمال زبان ہے کلم کی سنجیدگی،
 لب و لہجہ کی بلند آہنگی، حفظہ اور زور اس بہان میں ہے مثل استاد کی دلیل ہے۔

اردو کا کوئی ہی لغت نگار آپ سے زیادہ
پروفیسر فاروق احمد صدیقی (جہانت) وسیع المعومات، اسرار شریعت کا اذکار
 کتاب و سنت کے بحر ذخار کا سچا شناس اور صاحب فضل و کمال نہیں ہوا۔

لغت گوئی میں آپ جس احتیاط و دلرب شناسی کی منزل سے گزرتے ہیں اس
ایضاً کا جواب نہیں اور یہ اس لیے کہ آپ نے قرآن سے نعت گوئی سیکھی اور
 حضرت حسان مجیسے آشنائے منزل کو خیر زاد بنایا۔

ان کو یہ سادت نصیب ہوئی کہ مجازی، اہ سخن سے
مولانا مہر القادری بہت کم صرف نعت رسول کر اپنے الکار کا موضوع بنایا۔

مولانا احمد رضا طاس مروریہ
ڈاکٹر نسیم قریشی شعبہ اردو علی گڑھ یونیورسٹی منفرد علوم و فنون کے جامع
 تھے اور نعت گوئی میں کوئی ان کا ثانی نہیں ہے۔

پروفیسر حسین سحر انہوں نے نعت گوئی کو عبادت کا درجہ دے دیا۔

حضرت مرقا کے شاعرانہ کلمات سے
ڈاکٹر خلیل الرحمن عظیمی علی گڑھ یونیورسٹی مدلل ہیں میں شائستگی و دلچسپی

غیر کلم نے خاص طور پر تاثیر کی، آپ کے کلم میں جو اہواز سرشاری، ہمدلی اور سوز و گداز کی کیفیت ملتی ہے وہ امداد کے تحت گرشرا میں اپنی مثال آپ ہے آپ کی نظموں اور دہنوں کا ایک ایک حرف عشق، رمل میں ڈوبا ہوا ہے لیکن ہر کلمہ اور شعر کی کالافار کھا گیا ہے.....
ایضاً... حضرت کے کلم کے متعلق بلا خوف و خطر یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ وہ براعتبار سے ایک بلند مرتبہ شاعر ہیں اور وہی لہجہ شاعری کا کوئی ہائر دست حضرت کے (اگر کہہ دیں) نہیں ہو سکتا۔
اعلیٰ حضرت کے نظموں سے عشق و محبت کا ماحول آباد ہے دونوں کو اپنی
حافظ مظہر الدین زندگی میں ہی ہے عشق کو فروغ نصیب ہو رہا ہے اور محبت
نزدہ خواں بن کر دلوں کو سوز آتش بنا رہی ہے۔

اعلیٰ حضرت نے پُر آشوب دور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
میں محمد شفیع (دہش) سے دہانہ عشق و محبت کی نظم و نثر میں جو تقدیر میں
روشن فرمائی ان کی روشنی نے امت کو بے شمار علم کرموں سے محنت فاکر کرنے میں مدد دی اور
مزن مقصود کی طرف رہنمائی کی (اعلیٰ حضرت کی شاعری پر ایک نظر۔ از سید نور محمد قادری)
"اب ہم کلمہ بر صفائیں سے چند اشعار پیش کرتے ہیں تاکہ قارئین پر ہوا راست
آپ کا لہجہ عشق کا نظارہ کریں اور حکیم ماضی و رمل کے دلی کی دھڑکنوں کو محسوس کر
سکیں۔"

کفن فی کفہ و شیعہ یغاب، کفن فی کفہ و شیعہ یغاب۔

ہندی کے اقلہ علم بردار اقصوں جیسے تو نہیں ہو سکتے۔

قادری برون رنکار امت باغ فدا، من لہی مرکز آفا ایہ غزائے قوی

زکست، جوتاں آفسرید نہ، زبوتے تو حسنات آفرید نہ

جبار امت از بریت ہر سر، چن اقل و خیزاں آفسرید نہ

اے فدا، نے جہاں ملائے من، لے ایس غلوپ کٹ بھائے من

اے کریم کار ساز ہے نیباد دائم اکھاں بشہ بندہ نواز
نا خطا آریم تو بخشش کنی فنون جنتی خلقی زلی
تو فرستادی بار دشمن کتاب میکنی ہا ہا ہا نکاست طلاب

از فضل آن مراد مستقیم

تو تے اسلام راہ وہ اے کریم

فیض ہے بابر تیسیم؛ دلا تیسرا آپ پیاسوں کے تجس میں دریا تیرا
ہر عالم سے چھپا کر کے میں بیاں لکھ لکھا تیرے دامن میں چھپے چور اڑکھا تیرا
ہر ذلّت نبی ساجد ہے طراپ دوہرو میں کربادپ تو ہی وال ہے یہ کاربن امت کا
ابنِ سطر میں وہ خوام ناز مشر مائیں بھکا رکھا ہے لرش باخون کھوب بھکا
جاں کیسے نہشت کر ماہ کابل کو سہم اڑنے شہر میں طیسہ ہر ناتوا
جہر سے ہم گتے ہیں کہے تو جاناں والو کیا دیکھ کر مینا ہے جو دلی سے میلن آیا
مجھ کو راہ تبتا ہے ہر میں وہ ہشتیار ہوں ہاؤں میں طوب عوم میں شک گئے ہر ہر گنا
بل ہے وہ دلدل چھیکے سے معمور دھا سر ہے وہ سرور زسہ تمدنوں پر قرآن گنا
جان دولی ہر شذر و خرد سب سے بے نیچے تم نہیں چلتے رہتا سارا تو سامان گیا

عیش سے مژدہ جیسے شہامت دیا
خانہ معدہ نہیں مرغا سیدان عرب
مہندہ صنف پہ کیٹیں صبر میں گھٹت تیں
سر کھٹے ہیں ترے نام پہ مردوں عرب
مہنے وہیں کو یہیں حتیٰ ہے مر جاؤ
لہو چھوٹے گی کسی کو نہ سیمانی دست
شرم سے جھکتی ہے عین کہ باہر ہیں ہنسنے
سکہ کر انا ہے کعبہ سے جیسے سبکیا دست
جہلی میں مرد عرب سے دوپٹی نڈک یہی نکل شرا

ہنگو ریت بنی کھٹے کو دروغ قدس سے ایسی شرف
معائنہ کھرم تراٹے غضب تھا
سرفک نہ کیسی تاہر آسہ نہ پچھا
کتابتہ سے ہندی ہی انتہائے ملک
دل اپنا بھی شیدا لی ہے اس ناخن پا کا
اتنا بھی مرنو پڑے چرتا کن پیوں
دل کے کلڑے نذر حاضر ٹانے ہیں
اے سلطان کو چہ دلدار ہم
بہا پر تو گھن میں آسہن پر انیاں
دن کو میں عروشیہ شب کو ماہ آخر تریں
پھر کے گل کی تباہ شو کریں سب کی کمانے کہا
دل کو جو قتل دے خدائی کی سے جمانے کہا

وہ سوتے ہزار پیرتے ہیں
ترے دن اسے بار پیرتے ہیں
اس گل کا گستاخوں میں سے ہیں
جانگے جاہل پیرتے ہیں

کھل صبا الی دل نہ پڑے تا بنائیں میوہ
بین گز ہوں اپنے کرم کا میرزا نہ ہوں نہیں
بیل سے گل ان کو کھتری نے سرو جعفر
حیرت سے جھوڑا گیا رہی نہیں وہ بھی نہیں

ہے بیل نگیں رشیا طوطی غور سرا
حق یہ کہ وصف ہے تیرا ہی نہیں ہو نہیں
دیکھو قرن میں شب کہ ہے تا صبح
میں نزدیک میں عاجز کے وہ یہاں ہیکر

راہنما کا ہے جلوہ دنیا ہے شاد و گل کو
انہی صفت پر ہر دم ہر اے جیل کو
جب سے آنکھوں میں سوئی ہے مسیت کجاہ
نظر آتے ہیں غریب دیدہ گفتن ہم کو
وہ جو دھتے تو کچھ دھتادہ جو دھوں تو کچھ نہ ہو

جان میں وہ جب تک جان ہے تو جس تک ہے
کریم اپنے کرم کا صدقہ بطور بے کلمہ کو نہ شرم
تاقدہ ہنگ گھبن رحمت کی ڈال ہے
سونا چھل رات اند میری چھل نہ لگا ہلا ہے
سوئے دلو جاگتے تھو چوروں کی رکھو ہلا ہے

اے دل! اے معزز ہے خالق و راز جاگ
لو پلاس رکھنے دے: بیجا پشیم درگ
بہا میں آنکھیں بند ہیں پھل میں جھوٹ
کتنے نہرے کی بیک ترے پیک ملک
نار کر کہن کے رخ کا صدقہ نور کا بشار تھا ہارا
کر چاند سوچ چل چل کوہیں کی خیرات دگتے تھے
تبارک و ثناء شان تیری جہی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تودہ جو شرف تو خدائی کہیں تکتے رحمت کے تھے

جس طیب میں ہوئی بٹا ہے بازار نور کا
صدقہ بیئے نور کا آیا ہے تارا نور کا
پشتہ بر ڈھکا بر نور سے شعلہ نور کا
دیکھیں خوشی حور سے ترانہ نور کا
شیخ طہ بشکوہ حق سینہ زجاہر نور کا
تری صوبہ لے سلا آیا ہے سہل نور کا

اے رفایہ احمد نوری کا فیض نور ہے
ہو گئی میری غزل چڑھ کر قصیدہ نور کا

صفیہ رحمت پر و کھوں سلام
ضیاء برہم حایت پر و کھوں سلام

ننگ آکھوں کی شرم و حیا پر دزدو اونچی میٹھی کی رفعت پہ لاکھوں سلام
 کل جہاں ملک اور جوگی روئی غنڈا اس شکم کی خفاقت پہ لاکھوں سہم
 مجھ سے خدمت کے تقدس کہیں داس رشتا
 • مخلصانہ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام •

خداوندِ قہر کا حسن کو شکریہ دو داہ

کیا ہی تصویر اپنے ہاں سحر کی سنواری جاؤ

فلکیاں ہیں فیض پر گونے میں پیدے جھوم کر

خداؤں پنجاب رحمت کی میں جا بجا دعاؤں



اولہ کی سر کا بدم شان ہیں ۛ ان مانیس فنان دے خان ہرے
قرآن کو ایمان بتاتا ہے انہیں ایمان یہ کتا ہے مری جان ہیں یہ

ہوں اپنے کام سے خلوت غلام بیجا سے ہے المنة جنتہ عزرا
قرآن سے میں نے لیت گوئی سیکھی یعنی ہے اس کام شریعت غلام

ہے ہلو گہ نورانی دہ رو تو سین کی مانند ہیں دونوں بہو
آکھیں یہ نہیں سبزا حراں کے قربا چرتے ہیں غلامے دے کس میں ہر

تفہان دے لگاتے حیدر ہرا خزون میں کہ خرچ دہر لگاترا
جس سے تھے تفہان نہیں کر دے سنا جس میں تو کہ خرچ نہیں دے سنا

روحانی زندگی

آپ دمریک مذہبیت عالم، صلح شاعر، حسن
سیاحتی، ماہر معاشیات، سیاست دان، مجددِ جگہ

بستِ بڑے دلِ اللہ اور وقت کے قلبِ شاد ہو گئے۔

پیشوا میں آپ اپنے والد ماجد مولانا مفتی علی خاں کے جبرکہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے مدبردی کے دستِ حق پرست پر مشورہ میر تقی میر برکاتیر میں بیت جوئے اسی وقت مرشدِ برحق نے دونوں حضرات کو ملاقات نامہ عطا فرما کر غوثہ مقدسہ سے بھی سرفراز فرمایا۔ حضرت مولانا سیدنا حسین لوری نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے عرض کی کہ حضور: آپ کے سوا تو طویلِ باشتت مجاہدات، ریاضات کے بعد خلافتِ اہلِ بیت دی جاتی ہے تو پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ جن بدوخوا حضرات کو بیت کہتے ہی خلافت بھی دے دی گئی۔ حضرت مرشدِ برحق نے فرمایا:- میں صاحبِ دو رنگ آہو میلا کچھ دل سے کہتا ہے جس کی مثالِ دریا کچھ کے لیے مجاہدات طویلہ ریاضات شاد ہے۔ حضرت ترقی ہے لاریہ دونوں حضرات صاف سحر پا کچھ دل سے کہتا ہے پاس آئے ان کو صرف فعلِ نسبت کی ضرورت تھی لاریہ مرید ہوتے ہی حاصل ہو گئی ہے

پھر فرمایا: اے اس بات کہ بہت بڑی فکر رہی تھی کہ جب قیامت کے دن حق تعالیٰ کو کاکھ دے آئی رسول! تو میرے لیے کیا کیا ہے تو میں باکھ، انہی میں کون سی چیز پیش کر دوں گا۔ لیکن آج وہ نکو میرے دل سے دور ہو گئی کیونکہ جب اللہ تعالیٰ پہچے گا کاکھ رسول! تو میرے لیے کیا دیا۔ میرے دل میں کاکھ کہ انہی تیرے لیے الحمد رضا یا رسول! (سوانحِ اطہرت)

اس موقع پر مناسب معروضہ یہ ہے کہ خود اطہرت کا
دعاغیر اشعار میں کما ہوا شجرہ شریف بھی دیکھ کر کیا

شجرہ عالیہ کا درجہ

| | |
|-------------------------------------|-------------------------------------|
| یہ طہی درم فرما مصطفیٰ کے واسطے | با رسول اللہ کریم کہنے خدا کے واسطے |
| شعبہ ہر کار شجرہ شریف کی کاکھ | کر جائیں ماسید کر جگہ کے واسطے |
| تجدیدِ جہاد کے مصدقین ہیں جس کے بچے | حکم حق دے ہر علم و ملک کے واسطے |

مدنی صادق کا تصدق صادق و سچم کر
 بے غیب لاجی کو کلام سرخلم کے
 بہر حق میں گزشتہ یا مطلقہ واسطے
 جہل بیت دوسے آل محمد کے سچے
 دل کو چھان کو ستر جان کو پُر نور کر
 دوسوں میں خدام کل رسول مقبلہ کر
 مددگار امیں کا نچر چھین عز و عزم و عجل
 عفو و رحمت حالت احمد رضا کے واسطے

خدای صالح کا صدق صالح و منصور رکھ
 طہر عریان و حدود محمد و جسد
 بہر براہیم پے پرند علم و طراز کر
 عادل کو فیض دے روئے میان کو حال
 سے شکستہ بندی کر احمد کے چلنے
 دین دانی کے چھ بکاشت سے برکات آئے
 جہل بیت دوسے آل محمد کے سچے
 دل کو چھان کو ستر جان کو پُر نور کر
 دوسوں میں خدام کل رسول مقبلہ کر
 مددگار امیں کا نچر چھین عز و عزم و عجل
 عفو و رحمت حالت احمد رضا کے واسطے

- ۱۔ سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ جدیدہ (۱) قادریہ آفاقیہ جدیدہ (۲) قادریہ جدیدہ
 ۳۔ قادریہ رواقیہ (۴) قادریہ مطہرہ (۵) چشتیہ نقشبندیہ جدیدہ (۶) چشتیہ مجددیہ جدیدہ
 ۸۔ سہروردیہ جدیدہ (۹) سہروردیہ قطبیہ (۱۰) نقشبندیہ طائیفہ صدیقیہ (۱۱) نقشبندیہ طائیفہ

غریب مثل بن چکا ہے چنانچہ ایک مرتبہ کسی نے آپ سے پوچھا کہ کیا ان کو کسی سید لائے کہ
 مدد کرے تو آپ نے ارشاد فرمایا: "خاص جو حدود اللہ کا علم کرنے پر مجبور ہے اس کے
 سامنے اگر کسی سید بدرجہ نبوت ہو تو ہوا و ہر دیکھ اس پر حد کا فرض ہے اور وہ حد کاٹنے
 کا۔ لیکن اس کو حکم ہے کہ سزا دینے کی نیت دیکھے جگہ دل میں، نیت کرے کہ شہزادے
 کے پر میں کچھ رنگ لگائی ہے اسے صاف کر رہا ہوں۔ تو قاضی جس پر سزا دینا فرض ہے
 اس کو تو حکم ہے، مسلم چارہ رسد (اللفظ حصہ سوم)

آپ پر ہمان و مدد عالی بیماری میں طب نبوی کے مطابق علاج کرتے۔ چنانچہ جب بریلی
 میں مہمان کی دوا پسیلی اور مدد ازاد بیسیوں لوگ توجہ حاصل بننے لگے تو انہیں دلوں آپ کے مشورہ
 میں درم آگیا اور یہ درم اتنا شدید تھا کہ آپ کچھ کھالی مسمی نہیں سکتے تھے ڈاکٹروں نے کہا کہ
 یہ صحن ہے مگر آپ نے فرمایا کہ بچے بزرگ صحن نہ ہوگی کیونکہ میں نے صحن نہ کو دیکھا
 وہ دھارہ لی ہے کہ جس کے بارے میں نبی پاک نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی کا رسیہ
 کو دیکھ کر دھارہ لے گا اس کا سے ملوگا رہے گا وہ دھارہ ہے۔

الحمد لله الذي عاقلني منذ ابتليت بعبودته وفضلني على كثير ممن خلق تفضيلاً
 آپ نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل کرتے تھے۔ آپ میں حرقت اور شریعت کا حسین امتزاج
 پیدا ہو گیا تھا۔ آپ کی زبان پر وہی ہوتا جو دل میں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی باتوں میں
 بھلائی کا اثر تھا۔ مسلم بن عوف رضی اللہ عنہ کے دانشور کا کثیر فیہ الدین نے آپ کی مختصر سی حدیث
 سے تشریح کر چلا ہے کہ لہذا وہ پابند صوم و صلوٰۃ ہو گئے۔ اس طرح ۲۸ رجب ۱۲۳۲ھ
 بعد ہفت صفر آپ کی دخل سے تشریح ہو کر ۲۸ گھنٹوں نے ظاہری گن ہوں سے اور ۱۰ اسیوں
 گنہانے باطنی گن ہوں سے کوہ کی (اللفظ حصہ دوم)

مناسب معلوم ہو کہ آپ کی عادت کریمہ اور اقوالِ دریں مختصر مدد کا بنے
 جائیں۔ جن سے لاکھوں افراد کو ماہِ جاہلیہ علیٰ اہلِ ادب بھی ان کے معانی اپنی زندگیوں

کو ڈھال کر راہ نجات حاصل کی جاسکتی ہے ۔

عادات و خصال | ۱۱ "نہ سنے تمام عمر بعد میں آکر باجماعت نہ ادا کیا۔"

۵۰۔ آپ بیٹھ حمار ادا اگر کے کے ساتھ لازم پڑھتے فرض نہ تو کسی صوفی اور
کڑتے میں ۱۱ نہیں کی۔

۵۱۔ آپ ہر کام مابین ادا سے کرتے تھے

۵۲۔ پہنچتے میں دوبارہ جمعہ اور سرشب کو لباس تبدیل فرماتے ۔

۵۳۔ اندر کے کمرے میں تعین و تالیف اور فتویٰ نویسی میں مشغول رہتے صرف خارجہ
کے لیے باہر نکلتے

۵۴۔ نماز عصر کے بعد عام لوگوں سے ملاقات کرتے ۔

۵۵۔ مغرب کے بعد زاد مکان میں تشریف لے جاتے ۔

۵۶۔ حدیث کی کتابوں کے اوپر کوئی دوسری کتاب نہ رکھتے

۵۷۔ ایک پاؤں کو دوسرے زانو پر رکھ کر بیٹھا کا پسند فرماتے ۔ بیشہ دو زانو بیٹھے ۔

۵۸۔ جوان آتے ہی ہانگی منہ میں دبیتے ۔

۵۹۔ بغداد ، مکرملہ اور مدینہ منورہ کی طرف کبھی پاؤں نہ پھینکتے اور نہ اس طرف
منہ کرکے تھوکتے ۔

۶۰۔ غصہ بناتے وقت اپنا لنگی اور شیشہ استعمال کرتے ۔

۶۱۔ ہمیشہ تبکو کے بغیر چائے کھاتے آخر عمر میں نوپان کھانا بھی پیوڑ دیا تھا ۔

۶۲۔ کھانا ٹمک سے شروع کرتے اور ٹمک پر ہی ختم کرتے ۔

۶۳۔ اللہ و رسول سے محبت کرنے والے کو اپنا عزیز سمجھتے اور اللہ و رسول کے دشمن

کو اپنا دشمن۔

(۱۶) اپنے دشمن سے سخت کلامی تک نہ کہئے۔ لیکن دین کے دشمن سے کبھی نرمی نہ برتنے۔

(۱۷) کبھی کو غلاف شرع کا کام باتیں کرتے ہوئے دیکھتے تو فوراً اس پر تنبیہ فرماتے۔
(۱۸) شش قہقہہ اور کل ککلا کر ہنسنے سے اجتناب کرتے۔

(۱۹) جہالت کا اتنا طیل کرتے کہ بس اوقات مرضیٰ وہ سے اٹھا بیٹھا چن پھرنا نہایت دشوار ہو جائے مگر جب ناز کا وقت آتا تو بغیر کسی سارے کے، خود ہی مسجد میں تشریف لے جاتے اور محرم ہونا کہ پارسہ طور پر محض جواب دہی۔

(۲۰) جب کوئی حج سے واپس آتا تو اس سے دریافت فرماتے کہ کیا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری دی وہ ان کو دیتا تو فوراً اس کے قدم چوم بیٹھے۔
(۲۱) آپ کی جانب سے بیوگانہ ضرورت منہ نکالنا جہالت روانی کے لیے مایہ ناز رقم مقرر تھیں۔

(۲۲) آپ ہمہیں گھٹوں میں صرف دو گھنٹے لازم فرماتے۔
(۲۳) رات کو سوتے وقت ہم اقدس 'محمد' (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شکل میں بیٹھے۔ اس طرح کہ دونوں ہاتھ سر کے نیچے بلکہ بیٹھے اور پاؤں سیٹ بیٹھے۔

(۲۴) معصوم میں پہل کرتے
(۲۵) پچھتے وقت نگاہیں نیچی رکھتے۔

(۲۶) مسافروں کے ہاتھ خود دھواتے اور انہیں صمد کھانے کھاتے۔
(۲۷) مزاح میں جب، ضرور اند بکبر ہانک نہ تھا۔

(۲۸) عادت کی بہت عزت کرتے آپ کے ہاں ہر تقریب میں سادات کرام کو درجہ صبر دیا جاتا۔

(۱۱۹) غطف محمد سن کر صلہ علیہ وسلم ضرور رکھتے۔

(۱۲۰) تعویذ خدمت نعلی کے طور پر مفت دیتے۔

(۱۲۱) آپ کے سب کام محض اللہ تعالیٰ کے لیے تھے کسی کی تعریف سے محب نہ کسی کی مذمت کا خوف۔

(۱۲۲) حدیث کے زلمے میں کسی وقت کے بغیر فتویٰ نویسی ہماری رکھتے، مگر کسی حبیب کے اصرار پر چند گھڑیوں کے لیے مشغل علیہ سے دست کش ہو جاتے تو مرض کا غلبہ ہونے لگتا۔ گویا خدمت دین آپ کے حق میں فدا سے روح تھی۔

(۱۲۳) آپ کا غذا بہت ہی کم تھی۔ دن میں ایک اودھ بار بغیر مریج کے شوربا اور دُورِ ح یا دو بکٹ تناورل فرماتے۔

(۱۲۴) آپ کا دُوبہ بسم اللہ شریف یا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اور نبی پاک صلہ علیہ وسلم کے ساتھ فاتح نہیں کیٹھتے تھے۔ جو فتویٰ کارڈ پر کیٹھتے اس کا ختم دھو تعالیٰ اعلم پر کرتے تھے نام اللہ صلہ علیہ وسلم آتا تو حضور صلہ علیہ وسلم کی جگہ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کیٹھتے (اکرم امام احمد رضا رحمہ اللہ)

(۱۲۵) آپ کی مجلس میں دُوحی واسے کو قبل حضرت (اعظرت بریلوی ص ۱۷۷) جلالت کے بیٹے دیا سنانی مسجد سے باہر جانے کا حکم دیتے کیونکہ اس کے جلالت سے بدلتی ہے جو مسجد کے احترام میں مانع ہے حضرت بریلوی ص ۱۷۷

(۱۲۶) مجلس میلہ میں شروع سے آخر تک دو دو بیٹھے تھے اور دو دو تین تین گھنٹے اسی حالت میں بیٹھ کر تفریح کرتے (اعظرت بریلوی ص ۱۷۷)

(۱۲۷) سال بھر میں صرف تین بار غطف فرماتے ایک منظر امام جامعہ ضیاء کے سلطان جلد ستر لیلیت کے موقع پر دو سرا ۱۱ ربیع الاول شریف کو میلہ دہنی صلہ علیہ وسلم کے موقع پر اور تیسرا حضرت سید شاہ آل رسول ہمدردی کے عرس کے موقع پر۔ ابھی پہلی ہی جلی ہوئی تھی۔

اُکوال ترس (۱۱) زنی کے جو فرزند بھی وہ سختی میں ہرگز نہیں حاصل ہو سکتے
جن نگوں کے عقائد مذہب ہوں ان سے زنی برقی جانے کر وہ

ٹھیک برہائیں (الطولا)

۲۰۔ غیر حاکم کو دھوکنا حرام ہے۔

۱۳۔ غیر حاکم کے صلی کو شیطان کے دھوکے کی تمام ذہن ہے۔

۱۴۔ جو اللہ سے ڈرے اس کے لیے اللہ بھات کی داد نکل دے گا وہ اسے دلیں سے
روزی دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو۔

۱۵۔ شیخ کے حضور خاموش رہنا افضل ہے

۱۶۔ طلبِ صادق کبھی غلطی نہیں جاتی۔

۱۷۔ ادب اللہ کی پچھلے دل سے پردہ کرے اور مشاہد کرے کسی دن دل اللہ کر دیتا ہے۔

۱۸۔ کسی وقت اپنے آپ کو مشغول احباب سے مستغرق نہ کرنا بہت مفید فی الدین ہے

۱۹۔ صولی صاحب تحقیق اور اس کا مستطیع فرقی۔

۱۰۔ سخت گفت و گو کی وجہ پر چلنا ہے۔

۱۱۔ جس کا ایمان پر غماز ہو گیا اس نے سب کچھ پایا۔

۱۲۔ جس سے اللہ در رسول علی اللہ علیہ وسلم کی شہن میں لانی کو بین پاؤں پھر تہا کیا
ہی پیدا کروں نہ جو فوز اس سے جدا ہو جاؤ۔

۱۱۳۔ احباب علیہ السلام شریعت اور بلادین طریقت کو حمایت کی جاتی ہے کہ خدمت دینی

کو کسبِ معیشت کا ذریعہ بنائیں۔ اللہ سخت تاکید ہے کہ دستِ سولہ در ذکر کو دیکھ کر

انشاء اللہ دین و حمایتِ سنت میں مالی منفعیت کا طہال بھی دل میں رہے جس بکھرن کی خدمت

خاصہ جو اللہ ہو ولی مگر بلا طلبِ اہل محبت سے کچھ خد پائیں نہ دھڑکیں کہ اس کا جو کرے

سنت ہے (مہاراجہ نے بریل بابت ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۵ء فروری ۱۹۱۵ء میں لکھا تھا)

خلیہ مبارک | آپ گندی رنگ، بلند پیشانی، ستوں تک، خوبصورت آنکھیں
 متالی لگا ہیں، میچہ جھرو، خوب صحبت گرد و درجی، کلاں کی
 لٹک پٹے، عراقی در بند گردن، چوڑا سینہ، میاں قد، کاغذ جیم، نرم رفتار، پرتا شیر
 نرم گفتار والی حسین لاد و کش شخصیت کے مالک تھے۔
 چودہ برس کی عمر میں درگودہ حق برآ جو آخر عمر تک رہا اس دائمی مرض نے جسم
 کو انتہائی لاغر کر دیا تھا۔

لباس مبارک | آپ سر پہ دوپٹا لپی ادا اس پر ہمیشہ عامر پہنتے۔ بندھستانی
 جوتا پہنتے جسے سلیم شاہی جوتا کہتے ہیں۔ ہر موسم میں سونے کی
 بس کے آپ سفید کپڑے ہی زیب تن فرماتے۔ موسم سرما میں ملائی بھی ادا کرتے تھے
 مگر سبز کا ہی ادنیٰ پارہ بہت پسند فرماتے۔

سفر آخرت | آفرودہ وقت بھی اچھی جیسے کسی کو سفر نہیں ۱۵ صفر ۱۳۳۵ء
 مطابق نومبر ۱۹۱۵ء بروز جمعہ دو بجکر ۳۰ منٹ پر عین لذت جمعہ میں
 اور حرم علی الاعلاح میں لاد مردانہ پر فوج نے فانی اجل کو بیک کہا دم کا آفتاب غروب
 ہو گیا، جلم کا پندر چھپ گیا! اور قاضی مشق مصطفیٰ لاد کی غصہ صید مصطفیٰ میں حاضر
 گیا۔ بالمشقہ فوجا اپنے ماحول

و صل کی خبر سننے ہی حضرت سید نند اشرف پیکر چھو کی زبان سے نکلا "میرے ہندو!"

ب: انیم بستی، اصغر بریلوی (۱۹۱۵ء)

ع (- - - -)

بد میں صاب کی گئی تو یہ تاریخ وصل تھی۔ خود آپ نے اپنی ولادت سے چار ماہ بائیس دن قبل کہہ بھولی میں اپنی تاریخ وفات اس آیت سے نکال دیطاف علیہ السلام من فضہ واکو اب (۳۳۰ھ) (ترجمہ) خدام چاندی کے کٹورے اور گلاس یہ انہیں کیجیے ہیں۔

حضرت محمد محدث کچھ چھوٹی فرماتے ہیں کہ حضرت سید علی حسین شاہ اشرفی دہلوی فرما رہے تھے کہ اچانک مدد لگے میں لگے بڑھا تو فرمایا کہ بیٹا میں فرشتوں کے کان سے پہنچا ہوا شاد کا جنازہ دیکھ کر رو پڑا چند گھنٹے بعد ربی سے اظہرت کے وصل کا تاریخ آگیا (فولر رضا)

سید ظہیر علی نے محمد کھودی، مولانا ابجد علی اجیری نے صاب وصیت فعل دیا، حافظ امیر حسن مراد آبادی نے مدد دی۔ پھر فیض سید سلیمان شرف، سید محمد جان، سید ممتاز علی اور مولانا محمد رضا خاں نے پانی ڈالا مولانا حسین رضا خاں حکیم حسین رضا خاں، بیات علی خاں اور فاضل خاں یار خاں پانی دینے میں مصروف رہے۔ مولانا حامد رضا خاں نے مٹھا سجود پر کار لگا دیا، مولانا سید نعیم حسین مراد آبادی نے کنفی چھایا اور پھر دینا اس قسم کا کہ بدر کامل کنفی کی مسید بد میں میں چھپا دیا گیا۔ عید گاہ کی طرف جنازہ روانہ ہوا مگر چوتھے سے کسی حسین ماسے کا احسان نہ کیا گیا تھا تاہم دو دیر چلتی ہوئی مردوں اور ماسے مردوں کے سب سے بڑے منظر تھے۔

صاحب وصیت نعمت غلامی نے کعبہ کے بلحاظی تم پر گردنوں و مرد و عیب کے شمس انکی تم پر گردنوں و مرد بڑے سوز کے ساتھ پڑھ رہے تھے۔ عید گاہ میں نذر جنازہ کے بعد زیارت کرائی گئی کہ لوگوں کی دنیا میں بس جائے اس کے کو چشم سر سے دیکھنے کا یہ آخری موقع تھا۔ (دعایا شریف)

اور پھر ربی کے عید سو رنگوں میں ملا انصوم منکرہ سلام کے شعلہ جانب آپ کو پہرہ

حاکم کردیاگی

و اصل سے دو گئے سترونت پہلے لپسنے مند بہر ایل دینیں
و صایا شریف فرمایا اور انہیں جہاد و تحریر کر دیا۔

نزع کے وقت جناب حضرت ادا کا مکان میں دالے پائے

کارا لالے مد پیر پیر کوئی تھیں وہاں میں نہ تھے۔

سورہ نیس اور سورہ مدینہ پر دم آنے تک پڑھی جائیں

کھڑے ہونے پر دم آنے تک ستار پڑھا جائے۔

کوئی پتا کربات دکرے

کوئی دے دے وہاں مکان میں نہ آئے

قبض روح کے بعد فرما آگئیں بند کردی جائیں اور ادا پاؤں پیچھ کر دینے جائیں

نزع میں جسے اللہ علی ملقہ مسوی اللہ - کہہ کر شہد پال چا

دے دے دے اجتناب کیا جائے۔

نزع کے وقت کوئی جاکو رہن سے دنگے کر فرشتے آئیں کہتے ہیں۔

خس کلن وغیرہ مباحی سنت ہو۔

مرفا مادہ ملکا ملکا دی میں تحریر کہ پہلا دعائیں یاد کر سکیں تو بھٹا بعد علی ناز

جنا نہ پڑھا میں جتنا سے میں جاوہ شریعی پھر نہ کریں۔

جنا دے کے آگے آگے ذریعہ کا صابنہ تم پر کہ کھل دود پڑھی جائے۔

کوئی دیر شریعہ نہ پڑھا جائے۔

قبر میں بہت آہستگی سے اکریں اور دعائیں کر دے پر جسے اللہ علی ملقہ دیوں اللہ

کہہ کر لیں۔

۱۰۰۰ القبر کے دے ہائیں ہیں تعلیم کردی کیونکہ دلہن بہت غل ہوتا ہے اور قبر کے کبہ حرج

ہو رہے۔

قبر تیرا پہلے تک ہے دعا پڑھیں
 سبحان اللہ والحمد للہ والاکلہ الا اللہ واللہ اکبر اللہم ثبتہ علیک
 هذا بالقول الثابت۔ بجاد نبیک صلی اللہ علیہ وسلم
 بعد تیری قبر سرسبز ہے کہ طرف اللہ ۛ مظلون اور اُنکی آسمانی قوموں ۛ آخر
 پڑھی جاسے۔

حامد رضا خاں سات مرتبہ آواز بلند اذہن دیں۔
 تحقیق کہنے والے قبر کے صاحب میں تین بار متحسین کریں۔
 پُراگھٹے تک قبر پر مواجر میں دعوہ شریف آواز بلند پڑھا جائے۔ جو کہ تو تین
 شبانہ روز تک بعد وقت آواز بلند قرآن پاک اور دعوہ شریف پڑھوائے جائیں۔
 فاتحہ کے کسانے سے امیروں کو کچھ نہ دیا جائے صرف طریقہ ہی کو دیں وہ بھی ناشعہ عزت
 ۛ رخصت داری کے ساتھ ذکر جبرئیل کر
 اگر عیب خاطر ممکن ہو تو ہفتہ میں دو عینہار اعلیٰ تم کے کسانے غریبوں کو کھانے پانے
 حامد رضا خاں شفعہ میاں (محمد رضا خاں) سے عاف رہیں۔
 سب بھائی تعلق سے رہیں
 اتہاج سنت نہ چھوڑیں۔
 جس سبک پر میں چلا ہوں اسی پر چلیں

آخری خطبہ امام احمد رضا علیہ السلام سے چند روز قبل اپنے بزرگوار
 حضرت پیدال دول مار ہمدی کے عرس کے موقع پر جو خطبہ دیا اس
 سے بڑھیک صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری خطبہ کی یاد تازہ ہو جائے۔

کہ نہ فرما !

”پیارے ہائیر: لا ابدی عا لہائی فیکو۔ مجھے معلوم نہیں میں کتنے دن تھا ہے
 اندر خمدون تین ہی وقت ہوتے ہیں یہیں جو مل جڑھا پاچین گیا جوانی آئی، جوانی گئی، جڑھا پاچیا
 اب کن سا جڑھا وقت آئے ملا ہے جس کا انتظار کیا جائے ایک موت ہی باقی ہے اللہ
 قادر ہے کہ ایسی ہزار مجلس عطا فرما کے مگر بظاہر اب اس کی امید نہیں۔“

اس وقت میں دو دھتیں آپ لوگوں کو کرنا چاہتا ہوں ایک تو اللہ درسلو مل جلاؤ و
 صلوات علیہ وسلم کی اور دوسری خود میری تہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھول بھڑی ہو
 پیر چنے تیار سے ہمارے طرف ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بھگائیں تمہیں لٹنے میں ڈال دیں۔
 تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو۔

حضرت مصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دبا قدرت مل جلاؤ کے نور ہیں حضور سے صراط
 روشن ہوئے ان سے تابعین مدحش ہوئے، ان سے آخر ملتہدین مدحش ہوئے ان سے ہم
 مدحش ہوئے اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے
 روشنی ہو۔ وہ نور یہ ہے کہ اللہ درسلو کی ہنگامت ان کی قیسمت اور ان کے دوستوں کی نصرت
 اور ان کی تحکیم، اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے اللہ درسلو کی شان میں لونی
 قرین پائو پھر وہ تیار ایکسا ہی پایا را کیوں نہ ہو مگر اس سے جدا ہو جاؤ جس کو راگاہ متا
 میں نہ راہی گت رخ دیکھو پھر وہ تیار ایکسا ہی بزرگ منظم ہیں نہ ہو اپنے اللہ سے اسے
 وعدہ ہے عقی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

میں نے جو وہ برس کی عمر سے ہیں تیار اور اس وقت پھر میں عرض کرتا ہوں۔ اللہ
 تعالیٰ ضرور اپنے دین کی حمایت کے لیے کسی بندے کو کھڑا کرے گا۔ مگر نہیں معلوم پیر سے
 بعد جو آئے کیسا چر اور تمہیں کیا بتائے اس لیے ان باتوں کو خوب سن لو جو اللہ قائم پرچی ہے
 اب میرے قبر کا ٹوک کر تمہارے پاس بتانے نہ آؤں گا جس نے اسے سنا، انا قیامت



کے دن اس کے بچے اور دشمنات ہے اور جس نے نہ انا اس کے لئے ظلمت و جنت یہ تو خدا
رسل کی وصیت ہے جو یہاں موجود ہیں سنیں اور بائیں بائیں موجود نہیں تو حاضرین پر
فرض ہے کہ غائبین کو اس سے آگاہ کریں۔

اور دوسری میری وصیت ہے آپ حضرات نے کبھی مجھے کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے دی
میرے کام آپ لوگوں نے خود کئے مجھے نہ کر لے مئے اللہ تعالیٰ آپ سب صاحبوں کو جو اسے
فیروزے۔ مجھے آپ صاحبوں سے ایسا ہے کہ قبر میں بھی اپنی تاب سے کسی قسم کی تکلیف
کے باعث نہ برس گئے۔ میں نے تمام اہل سنت سے اپنے حقوق اور اللہ صاف کر دیے ہیں۔
آپ لوگوں سے دستہ بستہ فرض ہے کہ مجھے آپ کے حقوق میں فرد گزاشت ہوئی ہو۔
وہ صاف کریں۔ اور حاضرین پر فرض ہے کہ جو حضرات یہاں موجود نہیں
ان سے میری سال کر الیں۔ (وصایا شریف ص ۳۳، ۳۴) ائمہ اربعین رضوان اللہ علیہم
(اری کتب خانہ ۵۰۰)

ازہم احمد رضا نے ۲۵ ص ۱۳۰ پر درود و صلوات سے صرف دو
آخری تحریر مکتبہ سترہ منٹ پہلے غزوہ دی و صایا قلمند کر کے اور آخر میں ایک
بار دیگر اکیس منٹ پر استغفر لائے اور منہ پر ذیل کلمات تحریر کئے،

”بقرہ رضا غفرلہ، تعمیر خد برات صحت حراس۔ واللہ شہید ولہ الحمد وصلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم علی شیعہ الذینہیں واللہ علیہم وصحبہ الکو میں لاجہ و خزیہ
الئی اہل الابدین۔ آمین وللحمد للہ رب العالمین۔“

اور یہ چار صدیں صدی ہجری کے مجدد عالم اسلام کے ہم در سے بڑے مصنف کلمات
حق پرست کی آخری تحریر تھی۔

امام احمد رضا خاں کا آخری خط

دانشوں نے مونا، عہد معصوم جب پر ہی کو اپنے صاحبزادے مونا مسطفیٰ طہانہ کی کھڑا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مُحَمَّدٌ دُفَعْلٰی عَلٰی دَسُوْلِهِ الْکَسْرِیْمِ

حضرت ابراہیمؑ کو مایہ نوسلام اور احمد اسم بالخیر و معصوم و حضرت اسلام آیت

اسلم جیکم و رحمتہ اللہ وبرکاتہ !

ایک وقت میں میں ملحق ایسے نہیں کہ انسان کے پائے ثبات میں کچھ تزلزل نہ آنے پائے
عزیز جناب بے غصہ تعالیٰ ہمارے طالبین و مجال و قند و تمکین سے ہیں، خطا تہمت کا لہیز لے زور میں
موسیٰ بران میاں ستر کو چھوا، اگرچہ جناب کو حاجت نہیں مگر ایک نظر لکھ کر لایا، بچے کن و زوں
صاحبوں کو سنا کر تہمید کا ان عقیقین صبر لایا، بچے ضرور ضرور درسی تھا کہ فیتر اس وقت تفریضہ حاضر
برتا مگر اپنی ملت کی تقصیر کو اس وقت تک نہیں ٹھکر دیا بلکہ جناب کو گواہی نہ کی تھی عرض کر لی
یوں بھی مناسب برائی کہ بے غصہ تعالیٰ ہمارے جہت جناب اور لر میں برہن میاں اور اس سارے
سہاگ گھر کو میرے ساتھ ہے اس کی نظیر کم ہے اس طرف فکر شغلی، دھر کے غم نہ شغل ہوگی
اور اس محتاج دعا کے پتہ لائن قلب سے دعا فرمائیے گئے، وہ انشاء اللہ تعالیٰ میری نجات و
شفاعت کی کابل ہوگی۔

جسواں میں ۱۹ ذی الحجہ سے چلا، روز بچے شہید بننا، آیا یا چلو میں دن دس پلوں میں برا
پھر وہ روز بچے سے متبدل ہوا، حرم کا دن اندھا ٹھہری شب میں گزری الحمد للہ رب
العالمین، الحمد للہ علی کل حال و اعوذ باللہ من محال اهل المنار۔

و اب نہ کوئی طیب نہ کچھ دوا، اور یہی سانس کے ساتھ یہ معلوم ہوتا تھا کہ جو کہ ایک طرف
ان کے برابر موی ریح کئی انگل بلند ہوئی اور دوسری طرف سے دوسری اور دونوں میں لکھتیا

خیرا سے۔ دہری میں بیٹھ گئے چنگ کچھا کر مائے اور بفضلہ تعالیٰ بہت آدمی سے آنا ہوا۔
 یہاں جب تک آیا ہوں اتنی قوت باقی نہ تھی کہ مٹا سے طبر تک کی نازوں کو چار آدمی کر رہے
 بشاکر سمجھ میں لے گئے۔ صبر بھی سبید میں ادا کی پھر بھار آئی اور اپنی سبید تک جانے کی طاقت نہ رہی
 ہندو دوز سے اسباب شروع ہوئے اس نے آپس لکرا دیلہ ناز کی چوکی چنگ کے بڑا بڑا ہے۔ اس
 پر ساس پر بیٹھے بیٹھے ہانا جن میں بارہ ہمت سے برتا ہے، الحمد للہ کہ اب تک فرض و درکار
 صبح کی سنتیں یاد دیر عرصہ اکٹھے ہو کر ہی پڑھنا ہوں۔ مگر جو دشواری ہوتی ہے دل جانتا ہے۔
 انہوں نے جو کہ حاضری تو ہزار ہے، لیکن سے سب تک کوس پر جانے میں وہ توجہ برتا ہے کہ
 چٹھہ / سنتیں بھی بدقت تمام پڑھیں باقی میں اور اس کے علاوہ شہر تک ہین چر رہتا ہے
 نہیں کہ یہ حالت ہے کہ ایک ایک منٹ میں چار چار بار تک جانی ہے وہ دو قریح کی تھکائی ہستی
 ہے ہر اذیت تھک چکے ہیں۔ لہذا بادل ناخستہ حاضری سے معذور ہوں۔

میں نے حامد رضا خان "مصطفیٰ رضا خاں" سے کہا کہ میں نہیں جاسکتا، تم دونوں میں
 سے کوئی خدمت حضرت مولانا میں حاضر ہو کر وہ اس سخت محنت و کوشش حالت میں مجھے چھوڑ
 کر چلا، پسند نہیں کرتے۔

یہ سب حالات میں نے شکر نعمت الہی و حبیبہ عا کے لئے مانگے ہیں۔ میں قسم دیتا ہوں کہ
 جناب یا فرمیں برائے میں حالت موجود میں عیادت کے لینے برگزگن تکلیف نہ فرمائیں، وہیں سے
 دعا، انشاء اللہ تھان کافی ہے اور اگر وقت آگیا ہے تو میں ان سے کہ دوں تاکہ جب پاس کچھ فوراً
 حضرت مولانا کو تادو سے دو کو نظر میں شرکت جناب فیر کے لئے انشاء اللہ تھان باعث رحمت و
 برکت ہوگی۔ سب احباب کو سلام اور طلب دعا۔ واسمہ جہا کرم، ہر صبر مستحضر

فصلین کرام عظیم صحت و برکت و ایمان یکم صاحب و دادا جانی و جدہ اکرم جانی و تمام جانی و اشہد
 بالخصوص جدہ سلام طلب و دعا ہے یہ دو خط صبح سے رات کے گیارہ بجے تک متفرق اوقات میں لکھا
 آیا واسمہ جہا کرم و کتبہ (ایضاً احمد رضا قادری مفتی قذافی صفر ۱۴۲۸ھ بمطابق ۲۰۰۷ء)

فیض رضا

کھپ کا لہری دہائی فیض دینا بھر میں پہنچا۔ لیکن کہنے لے اپنی تنگ میں تو اپنے خلفاء
دستور میں کان کنی رکھ کر اُن کا اور نہ ہی جہاد رضویہ نظر کا سام برائی کارخانہ تحصیل جوئے میں مد
دوسرے فکروں کا سامنے ہم آپ کے خلفاء و کلمہ کی مکمل فرست تو پیش کر لے سے تاسر
میں جن سالے گرامی کا اس نام کو پتہ چل سکا ہے۔

خلفاء اکرام

۱. شیخ محمد عبدالحق بن سید عبدالحق بکھائی دکنی، ۱۱۸۱ھ شیخ اسماعیل خیل
۲. شیخ مصطفیٰ خیل ۱۱۸۲ھ شیخ مہربن میری ملتان ۱۱۸۳ھ شیخ احمد ملتان
۳. شیخ عبد الرحمن ۱۱۸۴ھ شیخ علی بن حسین ۱۱۸۵ھ شیخ بہار بن محمد حیدر
۴. شیخ عبد قریب البیہر ۱۱۸۶ھ شیخ عبد قریب ۱۱۸۷ھ شیخ ابی مہین نزدیکی ۱۱۸۸ھ شیخ
۵. حسن البیہر ۱۱۸۹ھ شیخ ملاک سید محمد سید ۱۱۹۰ھ شیخ عمر الحارسی ۱۱۹۱ھ شیخ عمر بن محمد شیخ محمد علی
۶. شیخ عبدالحق بن محمد علی ۱۱۹۲ھ شیخ حسین ناگی ۱۱۹۳ھ شیخ علی ۱۱۹۴ھ شیخ محمد جیل ۱۱۹۵ھ شیخ صلاح کل ۱۱۹۶ھ
۷. شیخ عبدالمیراد ۱۱۹۷ھ شیخ احمد البیہر ۱۱۹۸ھ شیخ سالم بن محمد ۱۱۹۹ھ شیخ حوی بن حسن
۸. سید ابو بکر بن مسلم ۱۲۰۰ھ شیخ محمد بن عثمان دھولان ۱۲۰۱ھ شیخ محمد بن سلف ۱۲۰۲ھ شیخ عبدالحق کرکی
۹. شیخ محمد سعید بن سید محمد الفی ۱۲۰۳ھ شیخ محمد بن سید ابی بکر ہروی ۱۲۰۴ھ مولانا محمد رضا
۱۰. مولانا مصطفیٰ بن خاں ۱۲۰۵ھ مولانا محمد بن سید ۱۲۰۶ھ شیخ دہر علی شاہ ۱۲۰۷ھ مولانا محمد شریف
۱۱. مولانا علی ۱۲۰۸ھ مولانا خاں بن محمد بن مراد آبادی ۱۲۰۹ھ مولانا احمد شرف جیلانی ۱۲۱۰ھ مولانا محمد
۱۲. قاری میر تقی ۱۲۱۱ھ مولانا عبدالحق ۱۲۱۲ھ مولانا عبدالحق ۱۲۱۳ھ مولانا شاہ احمد نوری ۱۲۱۴ھ
۱۳. مولانا محمد عظیم ۱۲۱۵ھ مولانا علی خاں ۱۲۱۶ھ مولانا ضیا الدین احمد ملتان ۱۲۱۷ھ مولانا محمد علی
۱۴. مولانا محمد عظیم ۱۲۱۸ھ مولانا محمد عظیم ۱۲۱۹ھ مولانا محمد شریف کوٹلی کوٹلی ۱۲۲۰ھ مولانا محمد عظیم

۱۱۔ مودعا حسن رضا خاں ۱۲۱ مودعا محمد رضا خاں ۱۳۱ مودعا حامد رضا خاں
تلا مژدہ ۱۴۱ سید محمد شرف کچھوڑی ۱۵۱ سید محمد حرث کچھوڑی ۱۶۱ مودعا غفر ویدہ

۱۷۱ مودعا عبد الوہاب ۱۸۱ مودعا منین رضا خاں ۱۹۱ مودعا سلطان احمد خاں ۲۰۱ سید میر محمد
۲۱۱ مودعا حافظ یحییٰ عینی ۲۲۱ مودعا حافظ عبد کرم ۲۳۱ سید نور احمد چانگھی ۲۴۱ مودعا منور حسین
۲۵۱ مودعا غلام میری ۲۶۱ مودعا عبد فرید خلیف آبادی ۲۷۱ شہ خدام محمد بہری ۲۸۱ مودعا کاکڑ عزیز
۲۹۱ مودعا نوب مرزا ۳۰۱ ملحق محمد بران بکن جیلوری مکرم مہم احمد رضا صفو ۳۱۱ مودعا عبد کرم
جیلوری مکرم مہم احمد رضا صفو ۳۲۱ شہ عبد الرحمن جے پوری

زبان خلق نظر کا خدا
مہم احمد خاکو اپڑن بیگنوں تہم نے علم مرغان کا
مہر بیکن راوہے شل عاشق رسول قرار دیا ہے
دل میں ہم بند شاہیر کے تاثرات درج کرتے ہیں۔

سید اسماعیل بن سید خلیل مکہ مکرمہ
اہل احوال و احوال فی حقہ انہ مجدد

ہیں ان گزین کے بارے کہ ۱۷۱ کہ وہ اس صدی کے مجدد ہیں تو ہمیں حق لایا ہے جو کہ اس صدی کے
شیخ محمد صالح باب مکہ ۱۸۱ امام ہمعصر علامہ ۱۹۱ فطرت کا یہ فلسفہ کہ آپ معظین
کے نام ہیں اور اپنے دور کے سب سے بڑے صنف

شیخ موسیٰ علی شامی ازہری مدینہ منورہ
امام الامام المجدد مہذا اربعہ
سورۃ نبیہا الموقد نور فطرت

دقیقہ نبیہا - امام محمد صاحب اسلام کے مجدد، ہم یقیناً درہر محبوب کو حکومت
دیئے گئے۔

سید محمد حرث کچھوڑی
سید محمد حرث کچھوڑی
سید محمد حرث کچھوڑی
سید محمد حرث کچھوڑی

زندگی کی یہی گھڑیاں میرے لئے سرمدِ سیاحت بن گئیں اور میں محسوس کرنے لگا کہ آج
میں جو کچھ پرستاشاہدہ کچھ د تھا اب اب ایک دینا نے علم کے ساحل کو پایا ہے علم کو
راخ فرما نا اور ایمان کی رنگ و پے میں آنا دینا اور صحیح علم دے کر نفس کا تزکیہ فرما دینا
یہ وہ کرامت تھی جس پر ہر شہ پر صاد رہتی رہتی تھی۔ (انوارِ رضا)

وہی احمد محدث سورقی ۱: جب میں نے پیر و مرشد فضل الرحمن گجرات
آبادی رحمہ اللہ علیہ سے بیعت کی تھی تو بایں معنی مسلمان تھا کہ میرا خاندانی مسلمان کہا
جاتا تھا کہ جب میں اعلیٰ حضرت سے ملنے لگا تو مجھ کو ایمان کی حکومت مل گئی۔ اب بڑا یمن رک
نہیں بلکہ بعد از آج سے حقیقی ہے۔ (انوارِ رضا)

ایضا: سید محمد بخش کچھوچھو نے اپنا سنا کہ حضرت ولی احمد محدث سورقی سے پوچھا
کہ کیا اعلیٰ حضرت علمِ التحریث میں آپ کے برابر ہیں تو فرمایا اے گلے: ”اعلیٰ حضرت اس فن میں میر
المنین فی التحریث ہیں کہ میں سب کو کھسرت اس فن میں محمد کر دل تو مجھ ان کا پانچ دھڑلے
شیخ محمد قاری بن عطارد العبادی کہ معتمد: ”وان المؤلف من سعدان العلماء المتقین
فی هذا الزمان فان کلامه کما یحق صراح کلامه بہن معجولات خبیثا من ذمیرہ یلہم خضر اصفیاء
علیہ السلام الامام احمد (علیہ السلام)“

جسے ایک مصنف ”امام احمد رضا“ کہتا ہے اس زمانے میں علماء محققین کے باوجود ہی انکی تمام باتیں
ہمکی ہیں گویا وہ جبار سے بنی علی علیہ السلام کے عجرات میں صحابہ معجزہ ہے جس کا بیان
امام کے دستِ ہمارک پہنچائی لے ظاہر فرمایا ہے۔

حسنِ امام ایک پوری وحدت: امام احمد رضا کی صلاحیت کبھی نہیں بھرا ابھی
مدہبی تھی مگر نہ تو کسب کے ذریعے اتنے علوم پر عمل حاصل کر لینا عام ذہن کا کام تو نہیں
ہو سکتا۔ (انوارِ رضا)

مقبول جیالگیر ۱: ان جیسے آدمی امتلافِ حمید میں تو کیا۔ اخلافِ قدیم میں

میں بھی دور دور تک نظر نہیں آتے۔ یہ کہا کر وہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے شاید ان کے مرتبے سے فرد و نبات ہوگی مگر اس کے سوا اور کہا بھی کیا جائے! (الوار رضا)
علامہ اقبال ۱۔ ہندوستان کے دور آخر میں مولانا احمد رضا خاں جیسا طبیب اور دین بقید پیدا نہیں ہوا۔ ایضاً۔ ان کی حیثیت میں طشت زیادہ مٹی اگرچہ چیز درمیان میں نہ سہلی کر مولانا احمد رضا خاں کو یا اپنے دور کے امام ابو حنیفہ سوتے مولانا اثرات حل خالوی ۱۔ میرے دل میں احمد رضا کے لئے بے حد احترام ہے وہ ہیں کافر کہتا ہے کہیں مشن رسول کی بنیاد کہتا ہے کسی ذاتی مرض سے لڑیں کہتا۔
 (جین ۱۲۳ اپریل ۱۹۶۲ء کو دارالاحضرت کائنات علیہ السلام)

حکامہ بلور برکات یہ احمد قادری ۱۔ آغا ہند پاک میں مذہب اہل سنت نامی اصل حالت میں جو نظر آرہا ہے۔ جسٹس ان کے سچے دوستی کا زمانوں کا ثمر ہے (الوار رضا)
 یہ معذور القدری: بہر موضوع پر انکی کتابیں متن کی حیثیت رکھتی ہے یہ ایک تاریخی نا قابل فراموشی و معانی فرد گداشت ہوگی اگر ہندوستان کے اتنے بڑے عالم فکر معصفت لغت گو اور سیاسی مدبرانہ نہ کی کو صرف فکر و نظر کے اختلافات کی وجہ سے گمنامی کے گوش میں چھینک دیا جائے۔

کتاب شہرہ خاں احوال ۱۔ احمد رضا خاں کسی فرد و واحد کا نام نہیں بلکہ مس سائن کی تحریک کا نام تھا۔ علامہ المسلمین کے زندہ ضمیر کا نام تھا جسٹس مصطفیٰ یونس کا کردار دل سے پاک بابرکت اور پر سوز دل کا نام تھا۔ اور جب تک یہ سب چیزیں زندہ رہیں گی۔
 امام احمد رضا خاں کا نام زندہ رہے گا (ایضاً)

مولانا مودودی ۱۔ مولانا احمد رضا خاں صاحب کے علم و فطرت کا میرے دل میں بڑا احترام ہے لیکن واقعہ وہ علوم دینی پر بڑی نظر رکھتے تھے اور ان کی فضیلت کا اثر ان لوگوں کو بھی ہے جو ان سے اختلاف رکھتے ہیں۔

- ۱۰۔ اختر مصباحی، اجماعین امام احمد رضا کی لغت گوئی پیر مطبوعہ
- ۱۱۔ انجمنی دراست علی قادری دہلوی، مطبوعہ رضا ادارہ مطبوعہ رضا کراچی
- ۱۲۔ اقبال احمد لوری کرامات المعصرت کراچی
- ۱۳۔ شبستان رضا سکھر
- ۱۴۔ اہوائی علی الدین پروغیر، امام احمد رضا ایک نامل احمدیث کی تقریریں الاصلہ چبیکیشہ خانیوال
- ۱۵۔ ہدای الدین احمد سوانح المعصرت امام احمد رضا، لوری ایک ڈیوڈ پور
- ۱۶۔ حامد مغان جتہ، امام احمد رضا علیہ السلام، حرمی
- ۱۷۔ حامد علی رضا کٹر ہندستان کے عربی گوشتار و نقلی اپنا می، پیر مطبوعہ، علی احمد پور
- ۱۸۔ حسین رضا خان صابریٹ لوری کتب خانہ لاہور
- ۱۹۔ راجہ رشید محمد اقبال احمد رضا انجمن نظام احمد رضا لاہور
- ۲۰۔ رحمان علی مودی تذکرہ علماء ہند مطبعہ فوٹو کشور کٹن
- ۲۱۔ ریچرچر شین ادرانی گمشدہ لاہور
- ۲۲۔ رئیس احمد بٹری ادرانی گمشدہ
- ۲۳۔ ربیع اللہ صدیقی پروغیر، فاضل بروہی کے معاشی نکات، جدید معاشیات کے گنیز میں مرکزی مجلس رضا، لاہور
- ۲۴۔ شاہد کھوسو جمیع گفت گوئی میں حضرت بروہی کا منصب، مرکزی مجلس رضا لاہور
- ۲۵۔ شرف قادری امام محمد حکیم علی، یاد المعصرت کتبہ قادریہ لاہور
- ۲۶۔ " سوانح مراجع الفقہا مرکزی مجلس رضا
- ۲۷۔ ر احمد حضرت پرورم کی ایک حقیقت الاصلہ چبیکیشہ خانیوال
- ۲۸۔ شہامت علی قادری علامہ صدیقی، مجددہ مسلمانہ امام احمد رضا، دہلی

- ۲۰۔ شمس برہوی، المعصرت کے تفسیر کوام کا ادبی اور تحقیقی جائزہ، مہربان شاہ کراچی کراچی۔
- ۲۱۔ شیر محمد فیاض احسن، مک، موصوف احمد شاہ کی تفسیر شاعری، مرکزی مجلس رضا لاہور۔
- ۲۲۔ "، عباس کنز الایمان، "۔
- ۲۳۔ ظفر الدین بیدری، مک، علامہ امجدی کا ضابطہ طبع، خیر ملبورہ۔
- ۲۴۔ "، حیات المعصرت حصہ دوم، مکتبہ رضویہ کراچی۔
- ۲۵۔ "، حیات المعصرت حصہ اول، خیر ملبورہ۔
- ۲۶۔ "، چودھویں صدی کے اردو، مکتبہ رضویہ کراچی۔
- ۲۷۔ "، انجمن علماء دینیات المہد، مرکزی مجلس رضا لاہور۔
- ۲۸۔ ظفر اقبال دہلوی، محمد، چودھویں صدی کے اردو حکم شاہ احمد رضا خاں، انجمن علماء دینیات المہد، کراچی۔
- ۲۹۔ "، عبد بنی کوکب، اقصی، مقالات یوم رضا اولیاء، دائرہ المعصین، لاہور۔
- ۳۰۔ "، عبد اللہ شکاری، حبیب، عبد بنی کوکب، تین مقامے، برآمد رضا مہد نظائر، لاہور۔
- ۳۱۔ "، عبد اللہ سعید، ڈاکٹر، اردو و سائنس، پشیا، فردوز سنز لاہور۔
- ۳۲۔ "، عبد اللہ علی، کنوی، نزہۃ الخواطر، حصہ ششم، عربی، حیدر آباد۔
- ۳۳۔ "، عبد الصلح، اگلا، حسین قادری، سوانح، امجدی، طبع، مرکزی مجلس رضا لاہور۔
- ۳۴۔ "، عبد الحق، بروہی، اے، اردو، کاموس، مکتبہ جندول، انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی۔
- ۳۵۔ "، غلام حسین، آزاد، اعلیٰ، ابدانظر، وائیک، بخشش، شرح، مکتبہ رضویہ کراچی۔
- ۳۶۔ "، غلام حسین، علی، حیات، صدر، لا، فاضل، لاہور۔
- ۳۷۔ "، غلام رسول، سعید، سوانح، فاضل، برہوی، کا، فاضل، مقام، مرکزی مجلس رضا لاہور۔
- ۳۸۔ "، "، ضیائے کنز، بیان، "۔
- ۳۹۔ "، غلام مصطفیٰ، مصطفیٰ، ہمد، "، لاہور۔
- ۴۰۔ "، غلام مصطفیٰ، شاہ، بھاری، سید، المعصرت، اردو، ان کے، لغت، اردو، دینی، ضابطہ، خیر ملبورہ۔



۵۱. خواجہ سرمد قادری مفتی شاہ احمد رضا بریلوی سبیل
۵۲. فرخ شلیق تقرب اشاعت: رنجان نعت کراچی
۵۳. لڑان فقیری، لاکٹر اردو کی فقیر شاعری لاہور
۵۴. نیاں محمد سمیع ادبیات مسلمان پاکستان دہندہ "
۵۵. خدایہ قادری سید حاصل بریلوی درلودہ دعت زیر طبع لاہور
۵۶. گل بریلوی آزادی کی ان کی کہانی کتبہ حکوم اصل شریعت گروہا
۵۷. مصطفیٰ رضا خاں المفقود چار حصے نوری کتب خانہ لاہور
۵۸. محمد احمد قادری امام احمد رضا اور ان کا عربی کلام غیر مطبوعہ لاہور
۵۹. سیرۃ حماد اہل سنت غنۃ قادری بریلوی پوزیشن پر جلدت "
۶۰. حضرت کے گہر عربی شاعر دوسرے پیکار: خالوال "
۶۱. سر احمد شہیدی جلال رضا غیر مطبوعہ لاہور
۶۲. حضرت شہید کی نثریں کتبہ رضویہ لاہور
۶۳. عاقب رضا غیر مطبوعہ "
۶۴. حضرت علامہ خاں بریلوی زیر طبع لاہور
۶۵. محمد صادق قصوری غنۃ اہل سنت زیر طبع لاہور
۶۶. محمد ادریس خاں ایچ ایم اہل سنت کی ملی دادی خدمات مبارک ڈکٹریٹ زیر طبع لاہور
۶۷. مقبول حبیب علی امام احمد رضا علم روشن کا ہمارا لاہور
۶۸. محمد امجد مصباحی تذکرہ رضا حق کی مکتی ہمارے پورے جہاد
۶۹. انجی می بریلوی " "
۷۰. امام احمد رضا کا فقہی مقام غیر مطبوعہ "

- ۴۲۔ محمد احمد مصباحی امام احمد رضا کا محدث نظام الجمع موسوی لاہور
- ۴۳۔ " امام احمد رضا اور فقہ کدیاں خیر مطبوعہ
- ۴۴۔ " مکتبہ رضا " "
- ۴۵۔ محمد کرم صوفی قدرت اعظمی
- ۴۶۔ محمد عیوب قادری پروفیسر مکتبہ لوی سنی درالاشاعت لاہور
- ۴۷۔ محمد یوسف مکتبہ پروفیسر چودھری عسکری کی ایک عظیم شخصیت زیر بحث
- ۴۸۔ " داستان رضا خیر مطبوعہ
- ۴۹۔ محمد سعید احمد پروفیسر مکتبہ لوی
- ۵۰۔ " عنابر لوی مکتبہ پیدائش اسلام پنجاب یونیورسٹی لاہور
- ۵۱۔ " اردو سقزائی زبام اور تفہیم خیر مطبوعہ
- ۵۲۔ " فضل ربوب اور رک حالات مرکزی مجلس نظام دور
- ۵۳۔ " حاصل مری حارہ جاز کی نگرانی
- ۵۴۔ " گنہ جہ گاہی زیر بحث
- ۵۵۔ " حیات حاصل ربوبی لاہور
- ۵۶۔ محمد صدیق حاکم اعظمی خیر مطبوعہ
- ۵۷۔ محمد عظیم محمد نائب عربی انجمن نظام اعظمی لاہور
- ۵۸۔ محمد فضیل ساکب مولانا احمد رضا خان انجمن علماء اسلام پاکستان لاہور
- ۵۹۔ محمد شعیب امجدیسی جہاد امام احمد رضا اور علم حدیث مرکزی مجلس نظام دور
- ۶۰۔ محمد مقبول محمد عسکری ضیائی بیانات پریم رضا
- ۶۱۔ محمد نام محمد حق خندان پریم رضا
- ۶۲۔ محمد بران الحق مثنیٰ اکرام امام احمد رضا

- ۹۳۔ محمد عبداللہ بن نعمانی رشاد الی اعظمیؒ الجمع الاسلامی سہ ماہی کربلا
- ۹۴۔ " تصنیفات امام احمد رضا "
- ۹۵۔ " امام احمد رضا کے مکتوبات غیر مطبوعہ
- ۹۶۔ محمد حسین بدیع سات سارے مرکزی مجلس مثلاً لاہور
- ۹۷۔ " سوانح اعظمیؒ امام احمد رضاؒ غیر مطبوعہ
- ۹۸۔ محمد دین بکیم مورخ لاہور اعظمیؒ لاضل بریلویؒ کا بور پر فیضان "
- ۹۹۔ " شہد احمد رضا بریلویؒ کا بور پر فیضان "
- ۱۰۰۔ محمد عبدالکیم افغانی امام احمد رضا کے معانیات زیر طبع لاہور
- ۱۰۱۔ محمد وارث جمال مولانا امام شعر و ادب بدیع کور
- ۱۰۲۔ منظر حسین قاسم رضوی امام اہل سنت داد پشانی
- ۱۰۳۔ منظر عرفانی مولانا احمد رضاؒ فیروز سنز لاہور
- ۱۰۴۔ لور احمد قادری حصار دہلیہ مسافت کے نڈال کے بعد برصغیر میں ایجائے علم دین
- کے سب سے پہلے راہبر اعظمیؒ امام احمد رضاؒ بریلویؒ ماسٹر شاپراہ لکائنات کراچی
- ۱۰۵۔ لور احمد قادری سید اعظمیؒ کی فقیر شاعری پر ایک نظر مرکزی مجلس مثلاً لاہور
- ۱۰۶۔ " اعظمیؒ کی سیاسی ہجرت مکتبہ رضویہ کراچی
- ۱۰۷۔ نظام الدین دہلوی قاسم الشاہیر پابلیش
- ۱۰۸۔ نظام الدین عیسیٰ قاسم بدایونی امام احمد رضاؒ بریلویؒ کے قصیدہ مطبوعہ
- پر ایک تحقیقی مقالہ برم اہل سنت کراچی
- ۱۰۹۔ نسیم بٹوی احمد صاحب مولانا محمد ذوالاسلام لاہور

نے عن میں اس کتاب کا نام اختیار کیا۔ حضرت امام احمد رضاؒ بریلویؒ درج کیا گیا ہے۔ سب سے

نیم بسوی احمد صاحب مولانا اعظمی دہلوی دہلوی
 دہلیت باب خلد دہلیت احمد رضا دہلوی دہلیت دہلیت دہلیت دہلیت
 محمد عیسیٰ الرحمن بابان دہلیت دہلیت دہلیت دہلیت
 محمد عبدالحکیم شرن دہلیت دہلیت دہلیت دہلیت
 انوار دہلیت دہلیت دہلیت دہلیت

145. I.H. Qureshi: Ulama in Politioe
 P. 270 to 284 Kara

146. Muhar-ri Ibrahim: The Religious
 Spiritual Rev
 of this Countr
 (Sri Lanka).

147. Muhammad Masud: Neglected Geniou
 the East. (Lahor
 Ahmad.

148. Mian Abdur Rashid: Islam in Indo
 Pakistan
 subcontinent.
 (Lahore).

دہلیت دہلیت دہلیت
 دہلیت دہلیت دہلیت
 دہلیت دہلیت دہلیت

اخبارات و رسائل

بعض ایسے اخبارات و رسائل جو تقریباً ہر سال امام احمد رضا خیر شاہ کرتے ہیں
 میں ہر کثرت امام موصوف سے متعلق مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔
 انبار ترجمان اہل سنت کراچی اعظمی خیر ۶۰

| | | | |
|-------------|------|-----------------------------|----------------------------|
| ۱۰ مارچ ۷۷ | ۱۰۱۱ | حضرت نذر | ہندو اعظمیت برہمنی |
| یکم مارچ ۷۵ | | ضابنر | پندرہ دفعہ الحسن پشاور |
| | | اعظمیت نذر | ہفت ملوہ تیسویں لاہور |
| ۳ جون ۷۵ | | " | " ایماہ پشاور |
| ۱۸ مارچ ۷۷ | | حضرت عطاء اللہ ضابطہ برہمنی | ہندو سعادت لاہور فیصل آباد |
| ۲۶ جون ۷۷ | | ہمداد اعظم نذر | ہندو تہذیبیت بمبئی |
| ۱۶ اپریل ۷۶ | | امام احمد ضابنر | " پاسبان الہ آباد |
| ۷۶ | | " | " لیرین بمبئی |
| ۷۰ | | اعظمیت نذر | " فیض رضا لاہور |
| ۱۱ اپریل ۷۷ | | " | " ضابطہ مصطفیٰ مگر برہمنی |

" ضابطہ حرم مجروح سرگودھا

" الباسمہ محمد شریف ضابطہ جنگ

ادارہ قیامات اسلامیہ راولپنڈی

درجہ بی بی تبلیغی سلسلہ سوئے منزل

ہفت روزہ النی کراچی

ہندو فور اسلام شر قعود

" انوار المصطفیٰ تصور

" عرفات لاہور

" رضوان لاہور

" انفرج سائیدیل

درجہ بی بی تبلیغی سلسلہ انیس ایل منت فیصل آباد

بعض اہم اداروں کے نام: امام احمد رضا اور ان کے مشن پر تحقیقی تبلیغی کام لگے ہیں۔
 ادارہ معدن رضا، ناظم آباد کراچی۔
 مرکزی مجلس رضا، لودی سہہ، بالٹالی ریلوے سٹیشن لاہور، پاکستان۔
 انٹرنیشنل اسلامک میگزین، محمد صدر دفتر کراچی۔
 ورلڈ فیملی ٹین آف اسلامک مشن صدر دفتر کراچی۔
 ورلڈ اسلامک مشن صدر دفتر، برٹ فورڈ، برطانیہ۔
 دی سنی رضوی سوسائٹی، رپورٹ ٹوگس، ماریٹائمر۔
 ام احمد رضا ریسرچ اکیڈمی، مبارک پور، ضلع اجمہ، گجرات، انڈیا۔
 بعض ایسے ادارے ہیں جہاں سے ڈاک خرچ بھر کر مفت لٹریچر مل سکتا ہے۔
 مرکزی مجلس رضوی سہہ، بالٹالی ریلوے سٹیشن، لاہور۔

WAGP
P.H. 35

IMHLAS
FATIH

DAKUSAPAKA
ISTANBUL

GODDESI
TURKEY

مجلس رضا سرائے، عالمگیر ضلع، گجرات

بزمِ حضرت نیر در شاہ شریعت آدم، جامعہ لائسنس کھڈ کراچی۔

ادارہ اشاعت العلوم، افغان شریعت و سن پور، لاہور۔

انجمن خدام، حضرت سہہ، قاسم خاں صدہ، بازار لاہور۔

انجمن ارشاد اسلام، جٹو بیگ، مہر وچ پور ضلع، گجرات۔

پیر کڑی مجلس امیر ملت، برج کان تحصیل، ضلع قصور۔

اسلامی خانہ ادب و ثقافت، پاکستان چاہ میراں، لاہور۔

دی ورلڈ اسلامک مشن، ضلع فیصل آباد۔

۱۔ مرکزی جامعیت، خوشیہ، شریعت آباد، لاہور۔
 صدر دفتر، فیصل آباد، پاکستان۔

۱۰. انجمنیت القادریہ فرنگی روڈ سکھر۔
۱۱. جماعت رضائے مصطفیٰ کورنگ روڈ ۱۲۶ کراچی اسلام آباد۔
۱۲. انجمن پبلیکیشنز غازی پور۔

ماخذ و مراجع

۱. اجازۃ الرضویہ امام احمد رضا خاں بریلوی ۱۰۱۔ بغیر ضات المکیہ //
- ۲۔ جلی مصوت //
- ۳۔ الزور بشارہ //
- ۴۔ جمل النور //
- ۵۔ مقتل عمر فاروق //
- ۶۔ الذبذبة الزکیہ //
- ۷۔ خاص الامتداد //
- ۸۔ دافع الفساد //
- ۹۔ سل الجیون الجندی //
- ۱۰۔ سخن السجود //
- ۱۱۔ حسام الحرمین //
- ۱۲۔ حسن الحسم //
- ۱۳۔ مدقون بخشش //
- ۱۴۔ المقتدر المستند //
- ۱۵۔ حسام الحرمین //
- ۱۶۔ لہذا لہذا لہذا //
- ۱۷۔ انوار النفا۔ شرکت حلیہ شیداء لہور
- ۱۸۔ ابواب الحسرت امام ابو حنیفہ، مولانا محمد الدین احمد
- ۱۹۔ حیات الطہرت //
- ۲۰۔ تذکرہ علمائے ہند //
- ۲۱۔ مختلفہ //
- ۲۲۔ سیرت الخاتم النبیین پر ذمیرہ شیداء لہور
- ۲۳۔ شباب ثائب حسین احمد مدنی
- ۲۴۔ برہین قاطعہ لیل احمد انجمی
- ۲۵۔ تحفۃ الانس محمد عامر نوری
- ۲۶۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۲۷۔ نالہ ملی علی علیہ السلام لکھنؤ لکھنؤ
- ۲۸۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۲۹۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۳۰۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۳۱۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۳۲۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۳۳۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۳۴۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۳۵۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۳۶۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۳۷۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۳۸۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۳۹۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۴۰۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۴۱۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۴۲۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۴۳۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۴۴۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۴۵۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۴۶۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۴۷۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۴۸۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۴۹۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۵۰۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۵۱۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۵۲۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۵۳۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۵۴۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۵۵۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۵۶۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۵۷۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۵۸۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۵۹۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۶۰۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۶۱۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۶۲۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۶۳۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۶۴۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۶۵۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۶۶۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۶۷۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۶۸۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۶۹۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۷۰۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۷۱۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۷۲۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۷۳۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۷۴۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۷۵۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۷۶۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۷۷۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۷۸۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۷۹۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۸۰۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۸۱۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۸۲۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۸۳۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۸۴۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۸۵۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۸۶۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۸۷۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۸۸۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۸۹۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۹۰۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۹۱۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۹۲۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۹۳۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۹۴۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۹۵۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۹۶۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۹۷۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۹۸۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۹۹۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی
- ۱۰۰۔ حلقۃ الامان اشرف علی تھانی

۳۲. سراج المصابغ، امجد النعم شرنہوی، نئے پہلے زیر، اعظمیت امام احمد
 ۳۳. دصا پاشین حسین خاں رضا خاں بریلوی، حوازل امداد قادری۔
 ۳۵. اوراق المکتبہ رئیس احمد جھڑی ۵۰ انکلات قادیان، جرحا مہاجر قادیانی۔
 ۳۶. مجبور آدیز خاں عیون گا ۵۱ تحریک کلاوی ہندو سوادہا علم پانی پور احمد
 ۳۷. مکتب اقبال بزم اقبال دہلی ۵۲ اقبال کے حضور، سید علی غازی
 ۳۸. خطبات کلمۃ الہی کاغذ شریں چولہا تھوڑے ۵۳ تہذیب حق، سر غلام احمد قادیانی
 ۳۹. ماثل امداد پردیس منظور الحق ۵۴ مجرمین ہندوی، محمد ایوب قادری۔
 ۴۰. کلام اعظم کے مصلحتی صدر ۵۵ دعائی غرضیں جلیلہ مرزا غازی احمد قادیانی
 ۴۱. اعظمیت کی تکرار ایک نغمہ سوز نور محمد علی ۵۶ اعلیٰ تصدیقات احمد، مولانا خضر دین۔
 ۴۲. اعظمیت نامہ جنتی تمام اختر مجاہد ۵۷ اجازت القیام علیہما بکۃ زندگی، علامہ سید
 ۴۳. احسان الہدیٰ دستان سب کئی نینٹ ۵۸ مہمان کنڑھیان، حکیم شری محمد خاں
 مہاں حبیبہ رشید ۵۹ اقبال احمد رضا، راجہ رشید محمد۔
 ۴۴. نیکی کی دینش آت دی ہیٹ ۶۰ تقبیلت محمد علی مودودی
 پردیس احمد سواد احمد ۶۱ حیات صدقہ خاں، ملک حسین الدین نیسی۔
 ۴۵. مرقۃ المسو شریعہ اودا، جلال الدین بیٹا ۶۲ نادر انمول، عبد القادر شکیل
 ۴۶. کلام احمد رضا، مفتی محمد برادر الحق ۶۳ ذکر پاکاں، محمد طفیل زہری
 ۴۷. اعظمیت بریلوی احمد صبریم بستوی ۶۴ سو کھنڈل کابل بک ۵۰ تصانیف ہدایہ اودا
 ۴۸. معارف رضا احمد نیسی، سید محمد بیٹا ۶۵ مدد محمد ہم کھنڈ ۲۰ سنی ۱۹۲۱ء
 علی قادری، قرہین ۶۶ مبادیہ المکتبہ ۵۰ ۱۹۲۴ء
 ۴۹. عظمت علیہ کے دلال کے بند پر سفر ۶۷ ۵۰ دہشت شکن جبر محمد برادر
 ۵۰ ۵۰ سواد اعظم مراد آباد شوال ۱۳۵۰ء

- ۱۰۔ ہفت روزہ چٹان لاہور ۲۳۔ اپریل ۱۹۶۲ء
- ۷۰۔ ہفت روزہ الفتح کراچی ۳۰ مئی تا ۲۱ مئی ۱۹۶۶ء
- ۸۱۔ ہفت روزہ الفتح کراچی ۱۷ تا ۲۵ فروری ۱۹۶۸ء
- ۸۲۔ ہفت روزہ السلام لاہور ۲۶ مئی ۶۳ء
- ۸۳۔ ہفت روزہ زندگی لاہور ۲۲ تا ۳۰ ستمبر ۶۳ء
- ۸۴۔ دہ نئے سکھ کی راہنمائی ۱۰ جون ۶۶ء، ۷ جون ۶۷ء
- ۷۵۔ روزنامہ نوائے وقت لاہور ۷ جون ۱۹۶۸ء

اعلان

حضرت علامہ احمد ربیعہ کاظمی شاہ صاحب کی کتاب
توحید اور شرک شائع ہو چکی ہے۔ ہم پیسے کا
ڈاک بمکتب بھیج کر مفت حاصل کریں۔

دُعا

یا اہنی ہر جگہ تیری صل کا ساتھ ہو
 جب پڑے شکل نہ شکل کش کا ساتھ ہو
 یا اہنی بھول بھادوں نزع کی تکلیف کو
 شادی و دیار حسن مصطفیٰ کا ساتھ ہو
 یا اہنی گرمی عشر سے جب جھڑکیں بدن
 دامن محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
 یا اہنی جب ہمیں آگئیں صاب جرم میں
 ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو
 یا اہنی دھج لائیں جب مری بے ہکیاں
 ان کی بچی بچی نعروں کی صبا کا ساتھ ہو
 یا اہنی جب سر شمشیر پر چلنا پڑے!
 رب تسلیم کچھ داسے غمزدہ کا ساتھ ہو
 یا اہنی جب دُعا عذاب گراں سے سر اٹھائے
 دولت بیدار عشق مصطفیٰ کا ساتھ ہو

— تعارف —

دی ولڈ اسلامک میشن

الدعوة الإسلامية العالمية

THE WORLD ISLAMIC MISSION

دی ولڈ اسلامک میشن مسک ہسٹنٹ کی مالی نمانندہ جس کی تہنیتی
تخلیسیں اکثر و بیشتر ملک میں قائم ہیں۔ جو اپنے تہنیتی پر دیگر ملکوں سے غیر مسلموں کو ستر
گرمہ کے ملحقہ گوش اسلام اور مسلمانوں کے دلائل میں انٹنوش اللہ عشق مسطفی
صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع روشن کر رہی ہیں اس تنظیم کا قیام ۱۳۹۲ھ بمطابق
رجبہ ۱۹۷۳ء میں مدج کے ستر پر کر کر میں ہوا۔

مالی سطر پرہ دینیت کی نمانندہ رکھنے اور مسلمانوں کے دلوں میں دین کا
اترہم اور اسلامی زندگی کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے جنہی جنہی ۱۹۷۳ء کو کر میں ،
منف ملک کے مذہبی پیشواؤں کی ایک مجلس مشاوت منقہ ہوئی جس نے
مالی مشاوت کو سامنے رکھ کر اپنے ش کی تکمیل کے سے دائرہ کار متعین کرنے کے لئے
کانی بٹ و تمیس کی اور پسے غور و خوض کے بعد جاوت کا نام عربی میں الدعوة
الاسلامیة، العالمیة اور انگریزی میں دی ولڈ اسلامک میشن تجویز کیا اور
نے پایا کہ مسلمانوں کو قرآن و سنت کی تسلیم سے آگاہ کیا جائے اور قرآن و سنت
کے مطابق زندگی گائے کی ترفیٹ دی جائے اور اسلام کے ملاف لادینی

۱۴۰
 قوت کی سادشوں کو بچے قریب کیا جائے خاص کر یمن و بن اے نکال کر یمن
 اسلامی ماسحوقہ قصہ پر یاد کیا جائے اور شہید کیا جائے نیز مہاس خیر
 طے کیا کہ انتقامی ہولتوں کے پیش نظر طمانیہ کے شہرہ شہرہ و مذہبوں میں اس کا مکمل
 دفتر قائم کیا جائے۔ بعد اس سلسلے کے کام کی طرف توجہ کی حضرت قائد ابھست سید
 اسماعیل شاہ احمد زلفانی صدیقی کو سبھی جی جنوں نے طے شدہ پروگرام کے مطابق
 دسمبر ۱۹۴۳ء کو بریڈ فورڈ میں تنظیم کا مالی مرکز قائم کیا۔ برطانیہ میں مقیم مسلمانوں نے اس
 کا پر تپک نیر مقدم کیا اور مذہبی مقلوں میں اس کا ہر جا شروع ہوا تبلیغی سرگرمیوں کو
 آہستہ بڑھ گیا۔

مالی سطح پر کام کرنے کے لئے طریق کار وضع کرنے اور انجیل و نور و قریب
 کرنے کے لئے ۱۲ اپریل ۱۹۴۴ء کو بریڈ فورڈ کے سینٹ جیمز ہال میں زیر ہدایت
 مبلغ اعظم قائد ابھست حضرت اولنا شاہ احمد زلفانی صدیقی اس کی پہلی کانفرنس منعقد
 ہوئی جس میں پاکستان، ہندوستان، عراق، یمن، برطانیہ، فریقہ اور دیگر اسلامی
 ممالک سے تقریباً ایک سو نو سو بیس ہزاروں باور متاثرہ نائنڈل نے شرکت فرمائی اور
 ڈبلیو گیسٹ ٹیبل میں تنظیم کے دستہ کا سوسہ ہیش ہر اس کو کہہ تفریق تبدیل کیساتھ
 منظور کیا گیا۔ اور تبلیغی کام کا نام اس سے شروع ہو گیا۔

قائد ابھست مبلغ اعظم سلسلہ م نے دہاکے اکثر و بیشتر ممالک میں تبلیغی کام
 کھلے اور پانی اتھک کر کششوں اور مصلحتوں سے ہمیشہ سے زائد ممالک
 میں جامعیت کے تبلیغی مرکز قائم کئے جو اپنے تبلیغی پروگراموں کو باقاعدہ پر سرکار کام سے
 چھپے تبلیغ کے لئے تحریری تحریری ادنیٰ پائبریلوں کا سلسلہ شروع کیا اس
 کی بہت پذیرائی ہوئی کہ لوگ گھر بیٹھے ٹیپ کے ذریعہ تقاریر سن رہے ہیں اور

اس تنظیم نے پوری دنیا میں مومنوں کو غیر مسلم ممالک میں ماموں کی کامیابی حاصل کی ہے اور تنظیمی سطح پر اپنے ممالک میں کام کر رہے ہیں اور پاکستان میں بھی اس تنظیم نے کام کر رہا ہے۔

بہذا فیصل آباد میں نبیوں اللہ و نبیوں الرسول اس تنظیم کے پروگراموں کی نسبت پرانی برائی ہے اور اسلامک مشن ضلع فیصل آباد کے صدر مخدوم ہجرت پرستہ حسین شاہ صاحب نے اپنے ضلع کو ۲۰۰ سے زائد موقوفوں میں تقسیم کیا ہے اور فیصل آباد میں ۲۳ موقوفے قائم کئے ہیں۔ ہر موقوفہ میں تبلیغی دعوامانی پروگراموں کا طریقہ کار کیا گیا ہے۔ ہر موقوفہ کے موقوفہ دار صاحب نے اس پر ہر موقوفہ کے موقوفہ دار کو دقت کو رفع و بحال کرنے کے بعد ہر موقوفہ کا سلسلہ شروع ہو رہا ہے اور آخر ذکر الجہاد موقوفہ کو سونپ دیا گیا ہے۔

عوام میں تبلیغ ماموں کے لئے قاضی بریل قائم ہو رہی ہیں اور قاضی بریل کا سلسلہ شروع ہو رہا ہے۔ عوام کے ترجمانی تعاون اور خوش و خوش سے پروگراموں میں شمولیت سے عوام کو تکلیف دہ موقوفہ کے موقوفہ دار کا احساس عوام کو پہنچ رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان تبلیغی پروگراموں میں شامل ہو سکے۔
پیش اور پیش ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صلوات حاصل کرنے کے توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

بجاء سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ واصحابہ اجمعین وسلم۔

شعبہ نشر و اشاعت اسلامک مشن ضلع فیصل آباد۔

انتظامیہ مرکزی جماعت غوثیہ فیض آباد

بانی و سرپرست مخدوم اہلسنت پیر طرہیت رہبر شریعت حضرت

سید نذر حسین شاہ صاحب بخاری قادری نقشبندی

مرکزی صدر - محمد ارشد اختر - نقشبندی قادری

نائب صدر - عبدالستار کھوکھر

جنرل سیکرٹری - احمد خان لودھی

جوینٹ سیکرٹری - سید انور حسین بخاری

سیکرٹری نشر و اشاعت - مولانا محمد انور نقشبندی

خازن - مولانا عبدالشکور

مجلس عاملہ

محمد ظفر اقبال ، میاں گلزار احمد

محمد نعیم احمد ، ظفر احمد

تعارف

جس مٹن کو بزرگانِ دین نے پھیلا یا اور غامی کر وہ جن حضرت میران دھیر
شیخ عبدالقادر جیلانی اور شیخ احمد سرہندی حضرت مجدد الف ثانی اور
حضرت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلی سے محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا
ابوالفضل سرور احمد صاحب اس عظیم مٹن کو دنیا میں پھیلا اس مٹن کی ایک
اولیٰ اسی جگہ سے مرکزی جماعت طوٹ رہی ہے۔

اس جماعت کے لیے لازم کیا ہے کہ وہ ہر صورت میں اپنے اکابرین کے
تعلیق قدم پر ہی کر دیں مصطفیٰ کی تبلیغ سرانجام دے گی۔ جماعت کا قیام عرصہ میں
سال قبل ۸۰۰ رینج مقرر کر دینے کو زیر نگرانی جماعت خوشی کے بلبل و سر پرست فزوم
اہلسنت پر فرشتہ و مہر شریعت حضرت پیر سید نذیر حسین شاہ صاحب بخاری
نقشبندی قادری مدظلہ میں لایا گیا۔

المحدث جماعت نے اپنے منشور کے مطابق دینی مصطفیٰ کی خدمت سرانجام
دی۔ جماعت کے قیام کا واحد مقصد دینِ مصطفیٰ کی تبلیغ بذریعہ اشاعت کرنا
ہے اور یہ اشاعت لوگوں کو مفت ہتیا کی ہائی ہیں۔ جماعت کے اس غلو سے
سے وقت میں تقریباً ۱۰ ملین پر ہزاروں کی تعداد میں کتاچے، اختصار اور
کتاچے میں شائع کئے ملک میں اور بیرون ملک مفت تقسیم کی گئیں اس جماعت
خوشی کی اس مجلس کا سال پر ہم اپنے معارفین کے غلوں دل سے شکر گزار ہیں جنہوں
نے جماعت کی مالِ تعالیٰ فزادہ کر دیا ہے ہمت کر دیا۔ اور اس عظیم کامیابی
کی اصل وجہ جماعت کے بلبل و سر پرست حضرت فزوم اہلسنت جناب پیر سید
نذیر حسین شاہ صاحب کی انصاف کی وجہ سے اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے
کہ جماعت کی سرپرست مگر نہ سادات کے پڑ رہے اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ

حضرت صاحب کاسایہ جماعتِ خونیہ اور عوامِ اہلسنت پر سدا قائم رکھے۔ کہ
 ان کے زیر سایہ ہم زیادہ سے زیادہ کامیابی حاصل کر سکیں۔ آمین۔ اس
 کے علاوہ جماعت کا یہ پروگرام ہے کہ ملک کو ہر ماں سے دکھ کیا جائے۔ اور جہاں
 اسلامی معاشرہ کے قیام کے لئے جدوجہد کی جائے

اس وقت ہماری ملک میں جو برائیاں کی جڑیں وہ بے بے پردگی۔ بے
 پردگی ایک ایسی لعنت ہے جس سے بدکاری، فحاشی اور بے حیائی جیسی
 لعنتیں جنم لیتی ہیں۔ قرآن پاک بھی بے پردگی کو پسند نہیں کرتا۔ اور اس کی سخت
 لعنت کرتا ہے۔ جب کہ ہمیں معلوم ہے کہ سو میں ایسی برائیوں کا وجود
 نہیں ہے تو اس کے خاتمے کے لئے ہمیں کوشش کیوں نہیں کرتے۔ ہم یہ چاہتے
 ہیں کہ ہم بے پردگی کے خاتمے کے لئے ہر شخص اس تحریک کا آغاز اپنے گھروں
 سے کرے اور اپنی ماؤں بہنوں اور بچہوں کو سنتی سے پردہ کی تاکید کرے۔
 تاکہ مجھڑے ہوئے حالات کو سنوارا جائے۔ جب ہم اس کام کا آغاز کریں
 گے تو کوئی وجہ نہیں کہ برائیاں ختم نہ ہوں۔ اور اس سے ملک میں نظامِ معطلی
 صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ میں بھی مدد مل سکتی ہے۔ اور نظامِ معطلی کے
 کامیابی کے لئے مقامِ معطلی کا تحفظ کیا جائے۔ اچھے امید ہے کہ میاں پڑھان
 بھال اپنی اس ذمہ داری کو پورا کرنے کا لہر ملک میں سے بدکاری اور فحاشی
 جیسی لعنت کے خاتمے کے لئے اس تحریک کا آغاز اپنے گھروں سے کریں گے۔
 انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔

خاکِ پلے خونیہ

لہذا شرافتِ خدامِ جماعتِ خونیہ

نوٹ: یہ کتب کی فہرست میں چودھری مدنی بری کی تعلیمِ شریعت کو ضل سے بڑھایا گیا ہے
 نہ مندرجہ بالا ہیں۔ ادارہ

وقت کے اہم ضرورت عشق مصطفیٰ ﷺ کو اجاگر کرنا

صنوبر پور محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق ہی دین میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ ملک میں اس وقت کیونٹسٹ اور سوشلسٹ طاقتیں اسلام کو روز بروز کمزور بنانے میں ہمدن مصروف ہیں۔

عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ایک ایسی طاقت ہے جسے غریب ناما ممکن ہے وقت کی اہم ترین ضرورت لوگوں کو اسلام کی طرف راغب کرنا ہے اور اس کی یہی ایک صورت ہے کہ ان کے دلوں میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کیا جائے۔ اگر اس وقت لوگوں کے دلوں میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا نہ کیا گیا تو اسلام کی مخالفت مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔ اور اسلام دنیا سے (خدا نخواستہ) نابود ہو جائیگا۔

آئیے، عہد کریں!

کہ ملکیت خدا واد پاکستان کو اسلام کا مضبوط قلعہ بنانے اور نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کے لئے لوگوں کے دلوں میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجاگر کریں گے۔

مک محمد اسلم نقشبندی قادری

ایم۔ بی۔ ایس (پنجاب)، ایم۔ سی۔ پی۔ ایس (پاکستان)

اِغْرَاضُ مُتَعَاَصِدِ

مرکزی جماعت غوثیہ فیصل آباد (پاکستان)

26

26

26

26

10

10

اسلام کے ذریعہ، مولوں کا فروغ۔

نظریات باطلہ کا مؤثر رد۔

سوشلزم، کمیونزم اور دیگر نظریات جاہلی ترویج اور

اسلامی نظریات کا فروغ۔

تجلیاتِ یدِ ناغوث، عظیم رضی اللہ عنہ کی ترویج اور ان کی دینی و ملی خدمات

سے اہل اسلام کو روشناس کرنا۔

تمثیلی ناموس رسالت، تحفظِ عظمتِ صحابہ، تحفظِ عزتِ اہل بیت اور تحفظ

مقاماتِ اولیاءِ عظام کے لئے جدوجہد۔

حکومتِ خدا و لو پاکستان میں نظامِ معیشت، صلی اللہ علیہ وسلم کے نظام کے لئے

مؤثر تبلیغ۔

ایسی لاٹیریوں کا اہتمام کرنا جن میں گائے اہل سنت و جماعت کی کتب موجود ہیں۔

آئیے !

ان مقاصد کے حصول کے لئے عملی جدوجہد کریں :

”روزنامہ سعادت“ فیصل آباد اور لاہور سے ہیک وقت شائع ہونے والا

جماعتِ اہلسنت کا واحد ترجمان، جماعتی مرکزوں اور کارکنین کے

سے آگہی کیلئے سعادت کا مطالعہ ضرور کریں۔

F-A-0614